UNIVERSAL LIBRARY
OU_222065
UNIVERSAL LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ جو مقدمۃ الجیش ناظمان نکتہ پرور سرآمد منشیان عالی جوہر منشی خواجہ غلام غوث بیخبر نے اس کتاب کے عنوان پر زیب تحریر فرمایا

مردم دیدہ آج گھر بیٹھے بہشت کی سیر کرتے ہیں اللہ اللہ صفحہ قرطاس پر کیا جوشن بہار معانی ہے تارنگاہ میں بے تکلف موتی پروئے جاتے ہیں واہ واہ کلک گہربار کی کیا ورفشانی ہے سبحان اللہ یہہ کیسی انشا ہے جسکے دیکھنے سے یہہ لطف اوٹھتا ہے کتاب ہے یا گلزار بے خزاں جس صفحہ کو دیکھیے حاشیہ فردوس کی روشون پر حاشیہ لکھتا ہے جدول کے خطوں پر سلسبیل اور کوثر کا جی پانی پانی ہوتا ہے سطرین سنبلستان ہیں الفاظ گلستان ہیں حروف کی کشش پر سرو اور شمشاد کا یقین ہوتا ہے وایروں سے نرگستان آنکھوں کے تلے پھر جاتا ہے حرفوں کی سیاہی سے کاغذ کی سفیدی وہ کیفیت دکھاتی ہے گویا درختوں سے چاندنی نے کہیت کیا ہے کاغذ کی سفیدی پر حرفوں کی سیاہی سے وہ بہار نظر آتی ہے جیسے صحن باغ پر بادل چھا رہا ہے وہاں قوت نامیہ سے درخت ہر سال پھولتے پھلتے ہیں یہاں فکر رسا کے سے جب دیکھیے فقرات برجستہ سے معانی تازہ نکلتے ہیں مجموعہ یا گنج شایگان ہر باب میں ایسے بے بہا جواہر حکمت کے بھرے ہیں کہ جسے دیکھہ کے جوہری عقل کی عقل چکراتی ہے ہر فصل میں اتنے نقد کامل عیار دانش کے انبار دھرے ہیں کہ تعداد اوسکی صیرفی ذہن کے ذہن نشین نہیں اتنی یہہ وہ جوہر ہے جسکے رکھنے کو حلقۂ چشم درج ہو تو بجا ہے

اور یہہ وہ نقد ہے جسکے پرکہنے کو سویدای دل محک ہو تو زیبا ہے شہر علم کی مفلسونکو
صلائے عام ہے کہ اسکی سیر کو آنکہین کہولین دامن نگاہ مین موتی رولین دیار دانش کے
...اردونکو اجازت تام ہے کہ اس گنجینہ کے دیکہنے کو آئین جتنا حوصلہ ہو اوتنا بہر لین خالی ہاتھ
نہ جائین کتاب ایسی کیون نہو جب مصنف اوسکا وہ ہے جسکے فصاحت نے سحبان کے
منہ مین قبر کی مٹی سے خاک بہری اور جسکی جادو بیانی نے سحر بابل کے قدر مٹی کی لینے فا...
جبے بدل عالم عدیم المثل منشی اعجاز نگار شاعر سحر گفتار مولانا غلام امام شہید جسکا ثانی فضل و
کمال مین نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ تحریر عربی سے اونکی اعشی اور جریر کے پیٹہہ قبر مین نہ لگتی تہی نثر
فارسی سے ظہوری آور طغرا کے خواب عدم مین چین سے سوئے تہے شعر سے انوری کو بے نور
خاقانی کو ٹکر گدا کر دیا تہا اب اونکی اردو سے سودا کی روح کو سودا ہوگا میر اپنا مرنا غنیمت
جانیگا ہوس کو پہلے ہی خوب سوجہی جو یہہ تخلص اختیار کیا یعنے در پردہ معذرت چاہی کہ مین تو
ہوس کرتا ہون کمال حق اور کسی کا ہے سوز کو بھی کچہہ اونکی خبر پہونچ گئی تہی کہ آتش رشک سے
جلکر یہہ تخلص اپنے حسب حال رکہا ناسخ اب ہوتا تو مصنف سے تخلص اپنا منسوخ مشہور کرتا
آتش نہ مرتا تو کیسا کیسا جلتا اونکی اس نثر نے رتبہ نظم کا کہو دیا اوستادونکا سفینہ دریا
مین ڈبو دیا سچ تو یون ہے کہ اونکی حیثیت اور اردو نویسی زمین آسمان کا فرق ہی اس پر
اگر تفنن طبیعت کے لئے ادہر کچہہ میل کرتے تو ایسی لکہتے کہ اونکی اردو انشا کی سامنے علامی
اپنی انشا سے خط غلامی لکہتا بہار دانش کی بہار پر خزان کا وقت آجاتا سہ نثر ظہوری کو
لوگ چہپا ڈالتے طغرا کی تحریر کو خط باطل کی طرح مٹا ڈالتے پر اس سے مجبور ہوے کہ فرمایش نثر
عاری سکے تہے گو اونہین اوس سے عار تہا پر حکم ماننا ناچار تہا لیکن لوٹ جانی کی جا ہے کہ اس
سادگی مین سینکڑون طرحدار یکا مرا بہرا ہے اپنے نزدیک گو کچہہ نہ لکہا ہو پر کیسا کچہہ لکہ ہے
اگر انصاف کیجئے تو ایسی کتاب اردو مین آج تک کوئی نہین ہوئی اردو کو رتبہ فارسی کا بخشا ہے
اردو نویسونکو سامان انشا پردازیکا عطا کیا ہے اسکی بدولت ہر ایک اردو نویس اب البتہ
منشی بکتا ہے کہ فارسی کی استادونکو اونکے آگے سکتہ ہے ان مین سے کب کوئی ویسا
لکہہ سکتا ہے بلکہ یہہ کتاب اردو نویسون ہی کے حق مین مفید مطلب نہین ہر ایک جا...

اسکا قاری والون کے حق مین بھی اکسیر کا نسخہ ہے مصنف نے جو اس کتاب کی تصنیف
عاجز کے تکلیف دینے سے اختیار فرمائی میری زبان مین کیا تاب و توان ہے کہ اسکا
شکر ادا کرون یہہ دیباچہ تو کیا اگر دفتر کے دفتر لکھون ایک حرف ادا نہو اسلئے دعا پر
ختم کرتا ہون الہی جب تک معنی سخن مین اور سخن حرف مین حرف خط مین اور خط جان
قالب کتاب ہو دانشمند ونکا تعویز جان اس کتاب کا ہر ایک باب ہو یہہ دعا بیخبر کی مستجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاکم حقیقی کے احسانون کا شکر کس زبان سے ادا اور کس قلم سے انشا کیجئے جسنے آدمی کے
زبان کو بات چیت سکھائی اور خط کتابت کی حکمت ایسی بتائی کہ ہزارون منزل تک جی کا حال
جسے جو چاہے لکھ بھیجے اور دوسرے کو کچھہ خبر نہو یہہ بات بے شک اسی لکھنے پڑھنے سے
حاصل ہوتی ہے کہ پیام اپنا وہان تک بے تکلف پہونچ جاتا ہے جہان اپنا گذر نہو اور اوسکے
محبوب پر درود اور سلام جسنے سر خط ہماری آزادیکا ہم تک پہنچا اور منشی قضا و قدر سے لکھا لیا
اور اگلا پچھلا علم سیکھہ کر جتنا ضرور سمجھا موافق ہمارے سمجھہ کے ہمکو بھی سمجھا دیا صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم بعد اوسکے کہتا ہے فقیر غلام امام شہید کہ جب کچہری صدر دیوانی کی الہ آباد
سے اکبرآباد آئی اور بندہ بھی جناب فیاض زمان عالی شان کہ قدردانی اور غریب پروری اونکی
زمانہ مین مشہور اور عالم اونکے عدل اور انصاف کا مشکور ہے یعنی جناب بیجمن بٹلیر صاحب
بہادر کی رفاقت مین یہان آیا تھوڑے عرصہ کے بعد نواب عالیجاہ جنکی تعریف بیانسے باہر اور
قدردانی مین نہ کوئی اونکا مثل نکوئی ہمسر ہے زمانہ مین اونکے انصاف کے دبدبے سے شیر
اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتی ہے اور خلقت اونکے اخلاق اور پرورش کے سہارے سے دنیا مین
جیتی ہے جہا مین سخاوت اونکی عالمگیر اور عالم مین وسیلہ اونکا اکسیر ہے اگر اونکی عمل مین کوئی فریب سے
جھوٹ کو سچ کے ساتھہ ملائے تو انصاف اونکا صاف دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دکھائے
روشنی اونکے اقبال کی کیا کہون نظر ایسی پہیلی ہے کہ چاندکی چاندنی اوسکے سامنے میلی ہے حاکم انکے

حاکم بے نظیر نواب مستطاب جناب جنرل جمیس تامسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے
حضور سے حکم پہونچا کہ ایک انشا مختصر کہ لڑکے اوسکو سمجھہ سکین اور اوس سے لکھنے پڑھنے کے
تعلیم پاوین اردو مین طیار ہو ہرچند کہ فقیر کے جاننے والے اچھی طرح جانتے ہین کہ اگر کسی نظم
خواہ نثر فارسی کی فرمایش ہوتی تو وہ زیادہ تر مناسب حال فقیر کی تھی لیکن بجالانا حاکم کے حکم کا
سبب جانکر اور یہہ اوراق لکھکر اوسکے پانچ باب مقرر کرکے اور بہار بے خزان اوسکا نام
رکھا پہلا باب نظم و نثر کے بیان مین دوسرا باب بعضے دستورات اور خطوط کے
قاعدون کے بیان مین تیسرا باب رقعات مین چوتھا باب تحریر کاغذات عدالت کی تعلیم مین
پانچوان باب اردو کے بعضے قاعدون اور ضروری فایدون کے بیان مین کہ جاننا اوسکا
لڑکون کو ضرور ہے خدا قبول فرماوے اور لڑکون کو اوس سے نفع پہونچاوے **پہلا باب نظم**
اور نثر کے بیان مین جاننا چاہیئے کہ جو لفظ معنی دار زبان سے نکلے اوسکو کلمہ کہتے ہین
جیسے آنا جانا کہانا پینا زید عمر اور جسمین دو کلمہ یا دو سے زیادہ ہون اوسکو کلام کہتے ہین
جیسے زید نے دیکہا اور خالد نے کہانا کہایا پہر یہہ کلام دو حال سے خالی نہین ہے نظم ہوگا
خواہ نثر اب ان دونونکا بیان دو فصلون مین لکھہ دیتا ہون **پہلی فصل** ہرچند کہ نظم کے
قواعد بہت طول اور طویل اور مشکل ہین لیکن یہان سہل سہل باتین جو سمجھہ مین آئین اور جاننا
اوسکا مبتدیون کو ضرور ہے لکھے جاتے ہین نظم اوس کلام کو کہتے ہین جو وزن اور قافیہ رکھتا
ہو اگر یہہ ایک ہی فقرہ کسی وزن پر پایا جائے تو اوسکو مصرع کہتے ہین جیسے مصرع دل تیری
زلف مین اسیر ہوا + اور اگر دو مصرع ہون تو اوسکو شعر اور بیت اور فرد کہتے ہین جیسے
شعر گلگیر نے کاٹ کر سر شمع + پروانہ سے شب جلی کٹی کی + اور نظم کی دس قسمین ہین
۱ غزل ۲ قصیدہ ۳ تشبیب ۴ قطعہ ۵ رباعی ۶ فرد ۷ مثنوی
۸ ترجیع بند ۹ مسمط ۱۰ مستزاد **غزل** لغت مین عورتون سے بات کرنے اور عورتون
کی باتون اور عورتون کے عشق کے باتون کو کہتے ہین اور شاعر غزل اوس نظم کو
کہتے ہین جسمین عشق اور محبت اور معشوق کے حسن اور جمال اور جدائی کے قلق اور
رنج اور وصل کی خوشی کا احوال ہو غزل مین پہلے شعر کے دونو مصرع کا قافیہ برابر ہوتا ہے

اور اوسکو مطلع اور دوسرے شعر کو زیب مطلع اور حسن مطلع اور اخیر کے شعر مین شاعر کا نام جسکو تخلص کہتے ہین ہوتا ہے اوسکو مقطع کہتے ہین حال کے شاعر مقطع مین اپنا تخلص ضرور لاتے ہین اگلے شاعرون کو اوسکی کچھہ قید نہ تھی اور غزل مین ہر شعر کا مضمون علیحدہ اور مختلف ہوتا ہے یعنے جایز ہے کہ اگر مطلع مین وصل کا حال باندہین تو زیب مطلع مین جدائی کا ملال بیان کرین عربی مین مرد کا عشق عورت کے ساتھہ اور فارسی مین مرد کا عشق امرد کے ساتھ اور یہاں کا ہین عورت کا عشق مرد کے ساتھہ باندہتے ہین اردو مین اکثر فارسی ہی کی پیروی ہوتی ہے مگر کبھی عربی کے طور پر مرد کا عشق عورت کے ساتھہ بھی بیان کرتے ہین اور اصل تعریف غزل کی یہی ہے کہ اوسمین مضمون عشق کا ہو اور اب لوگ شراب اور کباب اور وعظ ونصیحت اور معرفت کے مضمون بھی باندہا کرتے ہین اور ایک نئی طرح اور بھی نکلی ہے کہ اپنے معشوق کو دوسرے کا عاشق ٹھہرا کر کچھہ اوسکی بیتابی کچھہ اپنا رشک کچھہ اور چھیڑ چھاڑ کی باتین لکھتے ہین اوس سے عجیب وغریب لطف اور بہت مزہ حاصل ہوتا ہے محققین کے نزدیک غزل پانچ[٥] شعر سے کم نہین ہوتے اور گیارہ[١١] سے زیادہ نہین پر اس زمانہ مین سترہ اور انیس[١٩] اور اکیس[٢١] بلکہ اوس سے زیادہ بھی کہتے ہین لیکن بعضے اگلے شاعرون کے نزدیک غزل کی تعداد کم سے کم تین[٣] شعر اور انتہا پچیس[٢٥] شعر تک ہے **مثال اوسکی**

مہر کی تجہہ سے توقع تھی ستمگر نکلا	موم سمجھے تھے ترے دلکو سو پتھر نکلا
داغ ہون رشک محبت سے کہ اتنا بیتاب	کسکی تسکین کے لیئے گھر سے تو باہر نکلا
جیتے جی آہ ترے کوچہ سے کوئی نہ پھرا	جو ستمدیدہ رہا جاکے سو مر کر نکلا
اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل	ایک سے ایک عدو آنکھہ سے بہتر نکلا
ہمنے جانا تھا لکھیگا تو کوئی حرف ای میر	پر ترا نامہ تو ایک شوق کا دفتر نکلا

قصیدہ لغت مین گاڑہے مغز کو کہتے ہین اور شاعروں کی نظم کو قصیدہ کہتے ہین جسمین ایک مطلع خواہ دو مطلع یا اوس سے زیادہ ہون اور شعر اوسکے پندرہ[١٥] سے کم نہون انتہا سترہ[١٧] شعر تک بعضون کے نزدیک تعداد اوسکی کم سے کم پچیس[٢٥] شعر اور انتہا ایکسو ستر شعر تک ہے اور عرب کے شاعر تا پانسو شعر کا بھی قصیدہ لکھتے ہین اور بعضے فارسی کے شاعر بھی ایکسو

بیس ۲۱ شعر قصیده کی حد مقرر کرتے ہین لیکن اب تو اردو اور فارسی مین قصیده کے دو دو سو شعر ہوتے ہین اور قصیده مین کچھ قید ابیات کی نہین ہے کہ صرف عشق اور محبت اور معشوق کے حسن اور جمال ہی کا اوسمین بیان ہو بلکہ تمہید مین کبھی بہار اور گلزار کی تعریف ہوتی ہے تو اوسکو بہاریہ اور معشوق کی صنعت اور جدائی کی حال مین ہو تو عشقیہ اور گردش زمانہ کی شکایت ہو تو حالیہ اور اپنی تعریف مین ہو تو فخریہ کہتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آخر مین جو حرف واقع ہوتا ہے اوسی حرف کے ساتھ قصیده کو نسبت دیتے ہین یعنی اگر جیم ہو تو جیمیہ اور لام ہو تو لامیہ اور میم ہو تو میمیہ کہتے ہین اور کبھی قصیده کا نام اوسکے رتبہ پر لحاظ کرکے رکھتے ہین چنانچہ فقیر کے ایک قصیده فارسی کا نام الہامیہ ہے جسکا ہر شعر ایک صنعت خاص مین لکھا گیا اور دوسرا قصیده شمسیہ ہے جسکے ہر شعر کی ردیف آفتاب ہے اور جس قصیده مین دو مطلع ہون اوسکو ذو المطالع کہتے ہین اور جب قصیده کی ابتدا مین کچھ شعر بہار کی وصف یا زمانہ کی شکایت خواه عشق اور حسن وغیره کے بیان مین لکھکر مطلب کے طرف متوجہ ہوتے ہین اور مدح یا ہجو جو منظور ہو لکھا چاہتے ہین تو اوسکو گریز اور حسن تخلص اور تخلیص کہتے ہین گریز اس وجہ سے کہ جس بیان کو اصل مطلب کے پہلے شروع کیا تہا وہان سے بہاگ کر مدعا بیان کرنے لگا اور حسن تخلص بھی اسی سبب سے کہ جس بیان مین اصل مطلب سے پہلے پہنس گیا تہا وہان سے خوبصورتی کے ساتھ خلاصی حاصل کرکے مطلب پر آپہونچا اور اس اراده پر ایک اشاره معقول بھی کر دیا کرتے ہین اور ممدوح کو ایک ہے قصیده مین غایب فرض کرکے مدح کرتے ہین پھر خطاب پر اگر مخاطب کے طور پر تعریف کرتے ہین اور اس اراده پر بھی اشاره کرنیکا معمول ہے اور آخر قصیده جو مدح مین لکھا جاتا ہے دعاے ممدوح سے خالی نہین ہوتا اوس مقام کو دعائیہ کہتے ہین اور ایک بات اور بھی ہوتی ہے کہ دعا شرط کے ساتھہ ادا کرتے ہین اسطرح کہ تیرا اقبال رہے جب تک زمین اور آسمان رہے اسکو شرطیہ کہتے ہین اور بعضے صرف دعائیہ ✱

مثال اس قصیده کی جو تشبیب کے ساتھ ہے انتخاب کے طور پر

یہ قدرت لقب ہے میرے کلک گوہر افشان کا	بیاض صبح ایک ساده ورق ہے میری دیوان کا

سحاب ملک جہان ہون گر مین برسون کشت گردون پر
رواں ہوجوے خشک کہکشان مین چشمہ حیوانکا

دلو مین شاعرون کے گوہر معنی نہ پیدا ہو
نہ ٹپکی گر صدف مین اونکی قطرہ میرے نیسانکا

نیابت اپنی بخشی مبدء فیاض نے مجھکو
زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسانکا

میری زیر قدم ہے تخت شاہی جس ولایت مین
وہ انکی دام و دد کو عار ہے منصب سلیمانکا

رہا مین دہر مین اندیشۂ آسیب سے ایمن
گہر کو کیا خطر ہے لطمۂ گرداب عمان کا

میری خاک قدم سے تاج خسرو استعانت لے
میری نعلین کو دے نعلبندی تاج سلطانکا

جسے کہتے ہین سب فردوس پایٔن باغ ہے میرا
مجھے ہے تحفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

فنافی المرتضی کی رمز سے جسکو ہوا آگاہ ہے
مقام اوس شخص پر ہے کشف میری عزت و شانکا

عروس دین کو میری عقد سے سو سو تفاخر ہے
شہیدے منقبت خوان ہون جناب شاہ مردانکا

میرا سینہ ہے بیشہ بود و باش شیر یزدانکا
فضائی لامکانی ورتب ہے میرے نیستانکا

جو پوچھا مینے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے
بتایا کا مین مجکو علی ہے نام یزدان کا

بتون کی توڑ مین اوسکا ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا

تو اوسکے یہہ معنی جب لکہا شعر اوسکے مدحت مین
میری مضمون سے مضمون لڑگیا ہے نظم قرآنکا

بہت دشوار تھا دیوا کیونکہ یہانتی امت
اگر وہ در نہوتا مصطفے کے شہر عرفانکا

شرف حاصل ہوا ہے کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستشگاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

حقیقت جزو کل کی آپ پر یا شاہ روشن ہے
کہون کیا حال اپنے حسرت و درد فراوانکا

نہ ایک لحظہ مئے گلرنگ بے کر مینے مستی کی
نہ ایک لمحہ رہا نظارگی مین روئے خندانکا

ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے
کرو کے جبر دم مین تم میرے صد سالہ نقصانکا

تصور آپکی صورت کا وقت نزع مجکو ہو
میرا ماتم سرا مشرق بنے مہر درخشان کا

شہیدے مصطفے کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون
مجھے کیا خوف ہے بردہ ہون مین جس شاہ شہیدانکا

تشبیب لغت مین جوانی کی دنون کا مذکور اور عشق کا حال بیان کرنیکو کہتے ہین اور شاعرون کی نزدیک شعر تشبیب اوسکا نام ہے جو قصیدہ مین چند اشعار تمہید کے طور پر مدح یا ہجو سے پہلی لکھے جاتے ہین شاید پہلے یہی عادت ہو کہ اون شعرون مین مضمون عشقیہ ہے لکھتے ہون لیکن اب

لیکن اگر اوس وزن خاص پر نہو گا تو اوسکو عروض والے رباعی نہ کہینگے اگرچہ عوام ناواقفیت سے اوسکو رباعی کہتے ہون مثال اوسکی

جب پاس وفا اوسے ہمارا نہ رہا ✚ قربان ہین کس ادا سے کہتا ہے تمہین
ہمکو بھی خیال دوستی کا نہ رہا ✚ اتنے سے ہین عاشقی کا دعوا نہ رہا

ایضاً

کیا ظلم یہہ اسے نالۂ بیباک کیا
اوس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا
افسوس وہ لعل لب نہین گرم سخن
اس آتش خاموش نے بھی خاک کیا

ایضاً

کیا خوار و زبون کیا وفا نے مجھکو
کوچے مین بٹھا دیا حیا نے مجھکو
نظروں سے بتون کے گر پڑا تھا مومن
صد شکر اوٹھا لیا خدا نے مجھکو

فرد دو مصرعہ کے ایک شعر کو کہتے ہین خواہ دونو مصرع کا قافیہ موافق ہو یا مخالف یہان سے معلوم ہوا کہ فرد کے واسطے یہہ بات ضرور نہین ہے کہ شاعر جب ایک ہی شعر کہے تب اوسکو فرد کہینگے بلکہ غزل خواہ قطعہ یا قصیدہ یا مثنوی کا بھی اگر ایک شعر لکھا یا پڑا جائے تو وہ بھی فرد ہے اور اسکو بیت بھی کہتے ہین لیکن بعضون کے نزدیک فرد اوسی شعر کو کہنا چاہیئے جو تنہا ایک ہی شعر ہو اور بیت اوسکو کہتے ہین جو قطعہ اور غزل اور قصیدہ کا کوئی شعر ہو خواہ تنہا ہو پس فرد خاص ہے اور بیت عام مثال اوسکی

ڈسا ہو کالی نے جسکو ظالم تو دیہہ فسون کی اثر کو کہیلے
وہان وہ کاکل کا تیرا مارا نہ منہہ سے بولے نہ سر کو ہیلے

ایضاً

ہجر کی شب تہا سیہ خانہ میرا ایسا مہیب
چاندنی اوتری نہ ماری خوف کے دیوار سے

مثنوی اوس نظم کو کہتے ہین کہ کچھہ اشعار جسکی تعداد کی کوئی حد مقرر نہین ہے اون اوزان مین سے جو مثنوی کے لیئے مقرر ہین ایک وزن خاص پر لکھی جائین اور دو دو مصرع کا قافیہ متفق یعنے ہر شعر کا قافیہ علیحدہ اور مختلف ہو جیسے اردو مین مثنوی میر حسن اور میر تقی کی اور بہت مثنویان مشہور ہین اور فارسی

مین بوستان اور سکندر نامہ اور یوسف زلیخا اور نل دمن وغیرہ مثال اوسکی

یہہ تھی رمز جو اوسکے سایہ نہ تھا — کہ زنگ دوئی وہان سمایا نہ تھا
نہونے کا سایہ کے تھا یہ سبب — ہوا صرف پوشش مین کعبہ کے سب
جہان تک کہ تھے یہان کے اہل نظر — سمجہہ مایۂ نور کحل البصر +
سبہون نے لیا پتلیون پر اوٹھا — زمین پر نہ سایہ کو گرنے دیا

ترجیع بند ترجیع لغت مین پھیرنے کو کہتے ہین اور شاعرون مین اوس نظم کو کہ چند شعر غزل کے طور پر مع مطلع کے ایک وزن اور قوافی کے لکہہ کر ایک خانہ قرار دین اوسکے بعد ایک مطلع دوسرے قافیہ پر کہ معنی مین اون اشعار سے کچہہ علاقہ رکہتا ہو داخل کرکے بند کے طور پر گرہ دین تب دوسرا خانہ اوسیطرح دوسرے غزل کے طور پر دوسرے قوافی مین لکہہ کر اور مطلع کے ساتھ تضمین کرین اسیطرح خانہ بخانہ جس قدر چاہین بند لکہتے جائین پھر اگر بند کا مطلع جو بعد غزل کے داخل کرتے ہین ایک ہی ہر بند مین مکرر آتا جاوے تو اوسکو ترجیع بند کہتے ہین اور اگر بند کا مطلع مختلف ہو تو اوسکو ترکیب بند بولتے ہین اور یہہ مطلع ترکیب بند کا جایز ہے کہ ہر مطلع کا قافیہ علیحدہ ہو یا سب ایک قافیہ پر ہون اور یہہ جو بعضون نے لکہا ہے کہ اگر قوافی ہر مطلع کے علیحدہ ہون تو جمع کرنے سے مثنوی ہو جائین اور موافق ہون تو سب ملکر ایک خانہ ہو جائین اسمین گفتگو ہے کسواسطے کہ وے سب مطلع بند کی اگر قوافی مین مختلف ہون اوسوقت البتہ مثنوی ہوسکتی ہین جب اصل وزن ترجیع بند کا اوزان معینہ مثنوی مین سے کسی وزن خاص پر ہوگا اور یہہ قید کسی کتاب مین دیکہے نہین گئے کہ ترجیع بند اوزان مخصوصہ مثنوی مین سے ایک وزن خاص پر ہونا چاہیئے اور دوسرا امر کہ سب مطلع متحد القوافی ملکر ایک خانہ پر ہو جائین کبہی ممکن ہے نہین ہے کسواسطے کہ ترجیع بند کی تعریف سے معلوم ہو چکا ہے کہ ہر خانہ کے شعر مثل غزل کے ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ غزل مین صرف مطلع کی دو مصرع ایک قافیہ پر ہوتے ہین باقی اشعار کا صرف مصرع ثانی اوسی قافیہ پر آتا ہے اسصورت مین وے سب مطلع جو ایک قافیہ پر ہونگے جمع کرنے سے

سب کے سب ایک قافیہ پر مطلع ہونگے غزل کی صورت نہین پیدا کر سکتے اور جب
غزل نہین ہو سکی تو ترجیع بند کا ایک خانہ سب ملکر کیونکر بن جائینگی مثال ترجیع بندکی

تو چھوڑ کے مجھے چلا گیا دل   سچ ہے اوسے زیادہ بیوفا دل
دلدار کے کھینچنے پڑے ناز   افسوس کہ میرے پاس تھا دل
یہہ دشمن جان تمہین مبارک   یعنی تمہین میرے کام کا دل
کیون دعوے دلربائی اتنا   مائل اودہر آپ سے ہے ہوا دل ✦
دیتا ہون دم ایسے فتنہ گر پر   انصاف سے دیکھنا میرا دل
اس چشم نے کردیا خراب آہ   تھا ورنہ بہت ہے پارسا دل
کیسی میری جان پر بن آئے   اللہ بگڑ گیا ہے کیا دل
گہونٹے ہے گلے کو کوئی ہمدم   کیا بات کرون کہ ہے خفا دل
اے محرم راز کیا کہون مین   کس آفت جان سے لگا دل
اے مونس غمگسار ہردم ✦   کیا پوچھے ہے کیونکہ لگیا دل

آن شوخ چنان ربود از من
گویا کہ دلم نبود از من ✦

پردے مین ہے رشک ماہ میرا   کیونکر نہ ہو دل سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پانو پھیلائے   سینہ ہے مقبرہ خواب گاہ میرا
بس آپ مین آؤ تم کہ شاید   ہو دل مین گذار گاہ میرا
اس سد سکندری کو توڑو   آئینہ ہے سنگ راہ میرا
مین کشتہ شہید بے دیت ہون   ہے شوق ستم گواہ میرا
دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا   اے شوخ فسون نگاہ میرا
اے دوستو ہاتھ سے چلا مین   قابو مین نہین دل آہ میرا
مرنا نہین اختیار کی بات   خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پہنیک تدبیر   ہے حال بہت تباہ میرا

ناصح انصاف تو ہے کر یار
دل دینے مین کیا گناہ میرا

آن شوخ چنان ربود از من
گویا کہ دلم نبود از من +

اور فارسی مین ترجیع بند حضرت شاہ علاء الدین ماہرو رحمۃ اللہ علیہ کا جسکے ہر بند کا یہہ مطلع

کہ بچشمان دل مبین جز دوست
ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست

مکرر آیا ہے مشہور اور معروف اور ایسا مقبول ہے کہ کوئی لڑکا اوسکے پڑہنے سے محروم نرہا ہوگا

مثال ترکیب بند کی

دلکی طرح سے یہہ بھی چلی جان کو کیا ہوا
دم مین نہین ہے دم میرے جانانکو کیا ہوا

سر پیٹتا ہے شانہ پڑا دونو ہاتھ سے
کیا جانے اوسکی زلف پریشان کو کیا ہوا

پیتے ہی اپنا خون دل افسوس سے حنا
اوس دست رشک پنجۂ مرجانکو کیا ہوا

شبنم کو پھر ہے جانب خورشید التفات
شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا

دلمین شکن ہے زلف مسلسل کدہر گیے
برہم ہے حال کاکل پیچان کو کیا ہوا

لذت ذرا نہین الم اوس لب کو کیا بنے
کچہہ زخم بے مزہ ہے نمکدان کو کیا ہوا

بوئے قبائے یوسف گل ہے نسیم مین
اوسکے شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا

گردش پر اپنے ناز ہے پھر روزگار کو
اوس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا

دعوی ہے شوخیون کا غزالان دشت کو
اوس خوش نظر کی جنبش مژگانکو کیا ہوا

کتان ہے سینہ چاک رخ ماہ دیکھہ کر
اوس روئے غیرت مہ تابان کو کیا ہوا

عیب حجاب شمع رخان جہان گیا
وہ مہر آسمان نکوئے کہان گیا +

یہہ گلستان سرائے تماشا نہین رہا
وہ نو بہار گلشن دنیا نہین رہا

افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین
وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا

حیف اپنے تلخ کامی و شوریدہ طالعی
جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا

ای چرخ چاہنے سے رہے مہر و ماہ کو
کیا چاہین روزگار تمنا نہین رہا

اپني خرابيون کو کهان جاکے رويئے — وه شمع روئے انجمن آرا نهين رها
دلمين جگهه نهونے کا کس سے گله کرون — وه قدردان شکوهٔ بيجا نهين رها
کس کو گلے لگائے اي شوق همکنار — وه خوش گلوئے سينه مصفا نهين رها
کس سے نباهيے کہ سواے وفات کے — دنيا مين هاے نام وفا کا نهين رها
اب کسکو ديکهيے کہ کسيکو نه ديکهيے — وه پرده سوز چشم تماشا نهين رها
اوس عين نور حسن کو کيونکر نه رويئے — آنکهون مين جورسے کوئي ايسا نهين رها

هردم جبين آئينه آلوده نم سے تهي
يهه آب وتاب حسن اوسي مهر کے دم سے تهي

مُسمّط تسميط لغت مين موتي پرونے کو اور مسمط پروئے هوئے موتيون يعني موتيون کي لڑي کو کهتے هين اور شاعرون مين مسمط اوس نظم کا نام هے کہ پهلے اکا بند کي مصرع کا ايک وزن اور قافيه پر لکها جائے پهر دوسرے بند کا آخري مصرع اوسي قافيه پر آتا جائے اور باقي مصرع اور قوافي پر هون اسي طرح تيسرا اور چوتها بند اور جسقدر چاهين لکهين اور يهه بند تين مصرع سے کم اور دس سے زياده نهين هوتا هے پس اگر تين هي مصرع کا بند هو تو اوسکو مثلث اور چار مصرع کا هو تو مُربع اور پانچ کو مخمس اور چهه کو مسدس اور سات کو مسبع اور آٹهه کو مثمن اور نو کو متسع اور دس کو معشر کهتے هين اردو مين مُربع اور مخمس کي رواج زياده هے باقي کم يهان سمجهنے کے واسطے هرايک قسم کے دو دو بند علحده علحده لکهے جاتے هين

مثلث کي مثال

يهه زمانه بهي عجب طور کا هے سفله پرست — ابلهان را همه شربت زگلاب وقند است
قوت دانا همه از خون جگر مي بينم

بوم هے فتنه سرا بلبل مسکين نالان — اسپ تازي شده مجروح بزير پالان
طوق زرين همه درگردن خرمي بينم

يهه مثال اوس تضمين کي هے کہ غزل کو ايک مصرع بڑها کے مثلث

کیا ہے اور کبھی بدون تضمین کے بھی ہوتا ہے **مثال اوسکی**

برقع جو اپنے مونہہ سے صنم نے اوٹھا دیا　　سب کو خدا کے نور کا جلوہ دکھا دیا

سجدہ کو مہر و ماہ نے بھی سر جھکا دیا

یوسف کا حسن قصۂ پارینہ ہوگیا　　دل اوسکے عکس نور سے آئینہ ہوگیا

قامت نے اوسکے فتنۂ محشر جگا دیا

مربع کی مثال

اوسکو مجرا ہے جو کہتا زار آگے جور ضا　　عشق میں دلبر کے ہوں بیمار آگے جور ضا

یار سے کہتا تھا یہہ ہر بار آگے جور ضا　　آبرو رکھیو میری ایسے یار آگے جور ضا

اسقدر اپنی لگادی ابتو میرے دلکو چاہ　　جو نظر آوے تو ہے ماہی سے لیکر تا بماہ

جسطرف کو آن کر چمکے تیری برق نگاہ　　سر جھکاؤں واں میں سو سو بار آگے جور ضا

مخمس کی مثال

کوئی جاوے جو اودہر شام و پگاہ ہے گا ہے　　تو کہے اوس سے یہہ بانالہ و آہ ہے گا ہے

چاہیے رسم سر حال تباہ ہے گا ہے　　اسطرف بھی تمہیں لازم ہے نگاہ ہے گا ہے

دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہیں گاہے گاہے

دلپہ سوزش ہے سدا لب پہ ہے ہر دم دم سرد　　اشک سرخ آنکہوں میں ہے رنگ ہے رخسار کا زرد

ہمدموں پوچھو نہ تم حال دل غم پر درد　　ہے بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد

دل کو فرصت نہیں اتنی کہ کراہے گاہے

اور مخمس میں کبھی پانچوان مصرع ترجیع بند کے طور پر ہر بند میں مکرر بھی لاتے ہیں **مثال اوسکی**

جب سے اے راحت جان تجھسے جدا رہتا ہوں　　کیا کہوں سخت مصیبت میں پہنسا رہتا ہوں

مضطر و ششدر و حیران و خفا رہتا ہوں　　کسی چرچے میں تو مشغول میں کیا رہتا ہوں

مونہہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

نہ تو دلمیں ہے وہ طاقت کہ کروں جوش و خروش　　اور نہ کچھ بات ہی کرنیکا رہا ہے مجھے ہوش

قبر میں جیسے کہ ہوتے کوئی مردہ رو پوش　　اوسطرح خانۂ تاریک میں تنہا خاموش

موہنہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

اور کبھی غزل مین تین مصرع ہر شعر کے ساتھ ملا کر مخمس بناتے ہین اور یہہ بہت مروج ہے

مثال اوسکی

ہے داد خواہ تجھسے وفا اور وفا سے ہم — راضي ہے تیري خو سے جفا اور جفا سے ہم
کیا لگ چلے ہے تجھسے ہوا اور ہوا سے ہم — نکہت کو تجھسے لے ہے صبا اور صبا سے ہم
سیلے عطر تیرے تن سے قبا اور قبا سے ہم

رہتے ہین روز رات کو روتے سحر تلک — بجلي سي ایک لگتي ہے دو دو پہر تلک
پائي نہ پہر دعا کي رسائي اثر تلک + — پہونچے نہ ایک بار اجابت کے در تلک
تنگ آئي ہے اثر سے دعا اور دعا سے ہم

مثال مسدس کي

ہے دام بلا طرۂ دلدار کسي کا + — نا دیدہ ہوا دل ہیہ گرفتار کسي کا +
یہان ہجر سے جینا ہوا دشوار کسي کا — وہان بات بھي کرنے کو نہین بار کسي کا
یہان دیدہ تو ہے طالب دیدار کسي کا
وہان بند ہوا روزن دیوار کسي کا +

یہان لب پہ مرے آہ ہے پہر جان حزین ہے — جو دم کہ گذرتا ہے دم بازپسین ہے
وہان اوس بت عیار کو پرواہي نہین ہے — غافل مرے احوال سے وہ پردہ نشین ہے
کہتے ہین جو کچھہ لوگ جواب اوسکا نہین ہے
کہنا نہین سنتا ہے وہ زنہار کسي کا +

پس یہہ مثال اوس مسدس کي جو مسمط کے اقسام مین داخل ہے البتہ ٹھیک ہے نہ وہ مسدس کہ اردو کے بعضے قاعدہ نویسون نے لکہا ہے یعني ہر بند مین دو شعر کے چار مصرع ایک قافیہ پر اور تیسرے شعر کے دونو مصرع قافیہ جداگانہ پر اوس مثال کے ہر بند مین مکرر موجود ہین اسطرح

جائے عبرت ہے مرا حال پریشان یارو — آس توڑے ہے یہہ مایوسي و حرمان یارو
دل لگا کر ہوا مین سخت پشیمان یارو + — ہاے افسوس نہ نکلا کوئي ارمان یارو

جي کے چمن ہي رہے بات نہ ہونے پايئے
ايک ہي اوس سے ملاقات نہ ہونے پايئے

اور بعضون نے يہہ مثال لکہي ہے

کيا کہون کچہہ نہ پوچہہ ہاي اسکا حال ہمنفس	بعد زمانہ وصل پر ہمکو ہوا جو دسترس
کچہہ نہ برآئي آرزو رہگئي دلمين سب ہوس	يعني وفور عشرت و جوش نشاط تہا کہ بس

صبح دميد شب گذشت ماہ شبانہ خانہ رفت
روي صحيفہ کنيد بار بدين بہانہ رفت

بعد چار مصرع کے جسطرح اردو کا شعر مثال سابق مين مکرر آتا گيا ہے اس مثال مين يہہ فارسي کا شعر ہر بند مين مکرر ہے اور لطف يہہ ہے کہ آپ ہي مسمط کي تعريف مين يون لکہتے جاتے ہين کہ پہلے بند کے چند مصرع قافيہ مين متفق ہون اور بعد اوسکے اوسي قدر اور اس طرح کے ہون کہ مصرع اخير کا قافيہ موافق اون چند مصرع کے يعني پہلے بند کے ہو اور آپ ہي مثال اوسکي ايسي لکہتے ہين کہ يہہ تعريف اوسپر صادق نہين آتي کسواسطے کہ اون دونو مثالون سے ظاہر ہے کہ کسي بند کے مصرع اخير کا قافيہ بند اول کے قافيہ پر نہين ہے بلکہ ہر بند مين تيسرا شعر مکرر آتا گيا ہے پہر وہ مثال مسمط کي کسطرح ہوسکتي ہے يہانسے معلوم ہوا کہ جو مسدس موافق مثال مندرجہ اس کتاب کے ہوگا وہ مسمط کے اقسام سے ہے اور جسمين کوئي شعر مکرر خواہ ہر بند مين شعر جداگانہ قوافي مختلف پرآيا کرے وہ مثل ترجيع بند يا ترکيب بند کے ہے گو تعداد اوسکے شعرون کے ترجيع بند کے تعداد سے کہ حد اوسکے برابر ايک غزل کے مقرر ہے کم ہو نہين تو مسمط اور ترجيع بند اور ترکيب بند مين کچہہ تفرقہ باقي نہين رہتا

مسبع کي مثال

افسوس اس چمن مين وہ سرو روان نہين	لطف بہار تازگي گلستان نہين
ايسا کوئي چمن نہين جسمين خزان نہين	گل خندہ زن نہين کہ وہ آرام جان نہين
سنبل مين بوئے کاکل عنبر فشان نہين	بلبل کا شاخ گل پہ کوئي آشيان نہين

ده چهچهے نهین هین وه شور و فغان نهین

سر پر اوڑائی خاک ہے باد سحر کہین — شبنم سرشک گرم ہے چشم تر کہین
پتھر پہ باغبان ٹپکتا ہے سر کہین — بلبل کا آشیان ہے کہین بال و پر کہین
لالہ سے آشکار ہے داغ جگر کہین — خالی نہین ہے درد مصیبت سے گھر کہین

دل مین جگر مین آنکھہ مین سر مین کہان نہین

مثمن کے مثال

قلق اوس مہ کی جدائیکا ستاتا ہی مجھے — شمع سان داغ دل خستہ جلاتا ہی مجھے
عشق اوس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے — مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہی مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے — موج کے ساتھ ہی دریا تو بہاتا ہے مجھے

قیس محزون جو کبھی آپ مین پاتا ہے مجھے
ناتوان جان کے سایہ سے ڈراتا ہے مجھے

ہے تجھے زلف دوتا کی قسم اے باد صبا — اگر اوس شوخ کے کوچہ مین گذر ہو تیرا
کہیو پیغام یہہ اوس ماہ لقا سے میرا — کہ برا حال ہے ظالم ترے سودائیکا
ہو گیا آہ غم ہجر سے لاغر اتنا — کہ مرے سایہ کا ہوتا ہے مجھی پر دھوکا

جس طرح پلکے پر کاہ کو اوڑتی ہے ہوا
رنگ چہرہ کا اوڑا سا لئے جاتا ہے مجھے

مسبع کے مثال

ہو گیا زلف گرہ گیر کا سودا ہمکو + — طوق زنجیر سے اب انس ہے زیبا ہمکو
بیٹھنے دیتے نہین آبلۂ پا ہم کو — پانوٗ پڑ پڑکے لئے جاتے ہین صحرا ہمکو
کبھی ہنستے ہین کہ اوس گلنے رولایا ہمکو — کبھی اس ہنسنے پر آجاتا ہے رونا ہمکو
بزور وحشت نے دکھایا ہے تماشا ہمکو — آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہمکو

آپ ہی بہاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو

سنبل تر کے قسم زلف چلیپا کی قسم — شور محشر کی قسم قامت رعنا کی قسم

گل خنداں کی قسم عارض زیبا کی قسم — دل نالاں کی قسم بلبل شیدا کی قسم
چشم جادو کی قسم نرگس شہلا کی قسم — دُرِ دنداں کی قسم عقد ثریا کی قسم
غم مجنوں کی قسم عشوہ لیلے کے قسم — حُسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم

کہ سوا تیرے کبھی کوئی نہ بھایا ہمکو

اور ان سب قسموں میں ہو سکتا ہے کہ جسمیں چاہیں دو دو مصرع غزل کے تضمین کریں چنانچہ اس معشر میں میر کی غزل کے دو دو مصرع اور آٹھ آٹھ مصرع اور ہیں

معشر کے مثال

نہ اوسے پاس آشنائی ہے — نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر یوں لگائی ہے — عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے — اپنے طالع کی نارسائی سے
ورنہ مرنے میں کیا بُرائی ہے — زندگی سخت بے حیائی ہے

کوفت سے لب پہ جان آئی ہے
ہمنے کیا چوٹ دلپہ کھائی ہے

اوسکے جور و جفا سہے پیہم — نہوا شوق اپنے دل سے کم
بوسۂ لعل لب سے وائے ستم — نہوئی کامیاب مرتے دم
اوس دہن نے دکھائی راہ عدم — آبحیواں تھا اپنے حق میں سم
کیا کہیں دوستو حکایت غم — اوسکے کوچہ میں مثل نقش قدم

ہو گئے خاک سے برابر ہم
وہاں وہی ناز و خود نمائی ہے

مستزاد ایک فقرہ نثر کا چھوٹا سا بعد ایک مصرع یا ایک بیت کے بڑھایا جاتا ہے اور شاعروں کے نزدیک لطف اور خوبی مستزاد کی یہی ہے کہ یہ فقرہ نثر کا جس مصرع یا شعر کے بعد آئے کلام اور معنی میں ربط بھی رکھتا ہو لیکن زاید بھی ایسا ہو کہ مصرع اور بیت محتاج اوسکا نہو یعنی اگر وہ فقرہ نہو تو مصرع اور بیت اپنے معنی میں تمام ہو جائے مگر حال میں کچھ اسکی قید

باقی مخفین رہے ہے اور مستزاد مین کبھی مضمون عشقیہ مثل غزل کے ہوتا ہے کبھی اور مضمون بہی باندہتے ہن چنانچہ مثالون سے معلوم ہوگا +

مثال اوس فقرہ مستزاد کی جو ایک شعر کے بعد آتا ہے

جس باغ مین وہ سرو گل اندام مخفین ہے	
جس بزم مین وہ شمع دل آرام مخفین ہے	ویرانہ ہے گویا
پروا مخفین گر آتش جان سوز جلا وے	
عاشق کا تو جلنے کے سوا کام مخفین ہے	پروانہ ہے گویا

مثال اوس فقرہ کے جو ہر مصرع کے بعد آتا ہے

لینے جو بلائین لگے ہم آپ کی جھٹ پٹ	تب بول اوٹھے جھٹ
چل جا ارے رے واہ زبر رو ہو پرے ہٹ	ہے سب یہہ بناوٹ
ان آنکھون کو مین حلقۂ زنجیر کرون گا	ایسا ہے بلا ہون
چھوڑون ہون کوئی آپکے دروازہ کی چوکھٹ	جب تک نہ کھلین پٹ
ہے معدن انوار اسلئے دل عاشق +	سوچو تو عزیزو
اس چھوٹے سے جاگہہ مین یہہ وسعت یہہ سماوٹ	اللہ رے حکمت
کیا بیٹھے ہے ایسے نام خدا واہ چھڑے اچھا	ہونٹو شیہ تمہارے
ایک بوسہ کے صدمہ سے دہوانداز نلاہٹ	مستی کی اوداہٹ
مین روپ بدل اور ہے چپکے سے جو پہونچا	بیٹھے تھے جہان وہ
سن کھنے لگے میرے وہ بیرے پاؤن کی آہٹ	ہے ایک تو نٹ کھٹ
ایعشق اچھے آو مہاراجون کے راجا	ڈونڈوت ہے تمکو
کر بیٹھے ہو تم لاکھون کروڑون ہیکی سر جھٹ	ایک آئین جھٹ پٹ
سمجھا تا ہے سمان آنکھون مین اب تک وہی انسا	ہے ظالم ارے کیون
باہم وہ لپٹ سوئے مین آجاسے رکاوٹ	وہ پیار کی کروٹ
وہ سیج بھرے پہولون کے محمل کے وہ تکئے	کمخواب کے پوشش

پر دیے وہ تمامی سے کے وہ سونیکی چہیر کہیٹ	اوراوسکی سجاوٹ

قطعہ ظرافت کے طور پر

کیون جاتے ہو اوس شوخ کے دروازہ پہ اسدم	ای شیخ جی صاحب
پہرے پہ کھڑا ہوگا کوئی وان جو تلنگا	تب ہوگی قباحت
بالفرض گئے تم تو کہے گا وہ یہہ تمکو	یون بولے مین اپنے
ٹر سار مورے ٹھار سے مر ہون اہی گُندا	پہر جات رہے پت
آوا تو کہان جہیے تو کہہ پاس سسر کے	ہمکا تو بتا دیے
امراؤن کے مجلس مین سے چلے سیکہہ جی کہلا	بہل ہوئے سے پہبت
اوبہائی کبہی کہا سے ہو پر کاس ہو ملبد یو +	ہتون سنبے الو
دیکہو تو تنک آئیگی سے کون یہہ شہدا	ہم تو تہین جنیہت
آدا سے د دار سے پہ ہیان ٹہارے مہنیکا	گر بات ہے سارا
دیکہو تو سسر کیرا او تارت ہُون مین پگرا	اور ہیت ہون مارت
یہہ باتین جو منظور ہون تو جائے حضرت	مختار ہو اپنے
سمجہا چکے ہم تمکو جو سمجہانیکا حق تہا	از راہ نصیحت
از بہر تفنن یہہ غزل خوب لکہی ہے	رحمت ہو خدا کی
کچہہ اندنون شعر وسخن کا بڑے زور سے چرچا	صد آفرین ثروت

واسوخت بیزاری کو کہتے ہین اور شاعرون مین اوس نظم کا نام ہے جسمین معشوق سے بیزاری اور عاشق کی بے پروائی کا مضمون اور دوسرے معشوق سے دل لگانے کی چہیڑ کر اوسکو جلے کٹی کہتے ہین لکہین اور حقیقت مین واسوخت اقسام شعر مین سے کوئی قسم علیحدہ نہین ہے بلکہ اکثر مسدس خواہ مثمن یعنے چہہ مصرع خواہ آٹہہ مصرع کا ترجیع بند یا ترکیب بند کے طور پر دیکہنے مین آیا ہے اسی واسطے استادون نے اوسکی قسم جداگانہ نہین مقرر کی ہے لیکن مضمون کے لحاظ سے جو اوسکا نام واسوخت رکہا ہے تو لکہنا اوسکا ضرور ہوا

مثال واسوخت کے

آشنا آنکھہ نہ غمزہ سے ذرا تھی واللہ
تھا نہ یہ ناز و کرشمہ نہ یہہ شوخی کی نگاہ
دلبری کی نہ کچھہ انداز سے تو تھا آگاہ
مین تو حیران ہون تجھے دیکھہ کے سبحان اللہ

بیوفا ایسے بھی ہوتے ہین جہانمین محبوب
اپنے اس خوبی پہ مغرور ہوا تو کیا خوب

جامہ زیبی سے کہان زیب بدن تھا یہ لباس
گفتگو غیر محل تھی تیری چیتون تھی اداس
آئی مخمل سے بدنہین تھی یہہ کب گل کی باس
پاس ان سب کا ہوا بیٹھنے سے اپنے پاس

اب جو کچھہ اور بنا تو تو ہمین سمجھا غیر
گر یہی بات تیرے جیمین سمائی ہے تو خیر

مل نہ مل پاس میرے بیٹھہ نہ بیٹھہ آ کہ نہ آ
میرے ملنے سے اٹھا تا تھا اونہین پاس بٹھا
تجھکو بہکایا جنہون نے اونہین گھر اپنے بلا
پر یہہ تو دیکھہ کہ کیا اسکا مزا دیکھیگا

ایسے محبوب سے دل اپنا لگاون مین بھی
کہ جو کچھہ تو نے دکھایا سو دکھاون مین بھی

چشم پوشی نے تیری ابتو سجھایا ہے یہی
چار سو دھوم ہو خوبان جہان مین جسکے
کہ لگاونہین کسی ایسے ہی محبوب سے جی
ناز بیجا سے جو آزردہ کرے دل نہ کبھی

قد قیامت ہو رخ آفت ہو بلا زلف سیاہ
چیتونون مین یہہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ

مرثیہ دستور قدیم ہے کہ کسی عزیز اور قریب یا دوست خواہ امیر اور رئیس کے وفات کا واقعہ اور حزن اور ملال کا حال اوسمین لکھتے ہین اور یہہ وضع صرف اہل فارس کے نہین ہے بلکہ عرب مین بھی یہہ دستور قدیم سے جاری ہے اور مرثیہ کبھی قصیدہ اور غزل کی صورت پر اور کبھی مستزاد اور مسدس وغیرہ کے شکل پر ہوتا ہے اس صورت مین اقسام دہ گانہ سے باہر نہ ٹھہرا لیکن مضمون کے لحاظ سے جسطرح واسوخت کا نام علحدہ ٹھہرایا ہے اوسیطرح مرثیہ کو بھی قیاس کرنا چاہئیے اور اب مرثیہ اکثر وہی کہلاتا ہے جسمین جناب

سید الشہدا علیہ و علی جدہ و ابیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہادت کا حال اور واقعہ کربلا لکہا جاتا ہے پس یہہ اگر قصیدہ کے طور پر ہوتا ہے تو اوسکو مجرا اور سلام کہتے ہین لیکن ایسے نظم کے مطلع مین مجرا خواہ سلام یا مجرائی اور مجلی خواہ سلامی کا لفظ بہی اکثر مستعمل ہے اور اگر مستزاد کے وضع پر ہو تو بیشتر اوسکو نوحہ کہتے ہین اور اگر مسدس یا مثمن ترکیب بند خواہ ترجیع بند ہو تو اوسکو مرثیہ کہتے ہین اور یہہ بہت مروج ہے

سلام کی مثال

مجرئی اصلا نہ شہ نے شکوۂ خنجر کیا	سر دیا اور آشکارا صبر کا جوہر کیا
بولے شہ میدان مین ہے اسدم خوشی اپنی مجھے	فدیۂ راہ خدا مین سے ہر ایک دلبر کیا

ایضاً

سلامی ہے یہہ وظیفہ ہر ایک دم اپنا	شفیع روز جزا ہے شہ امم اپنا
امام بولے عدو ظلم سے نہ باز آئین ٭	رہ رضا سے ہٹینگے کسطرح قدم اپنا

نوحہ کے مثال

میدان مین وم جنگ یہہ بولے شہ ابرار	یا حیدر کرار
مین بہی ہون مدد اور حمایت کا سزاوار	یا حیدر کرار
جی مین ہے کہ سر تیغ تلے آپسے دہر دون	میدان بلا مین
اب صبر و شکیبائی کے جوہر کرون اظہار	یا حیدر کرار
اسواسطے سر دینے پہ موجود کھڑا ہون ٭	مین راہ رضا مین
بخشتے ہین اللہ تعالے سے گنہگار	یا حیدر کرار

مرثیہ کی مثال

نور تجلیات سے میدان کربلا	معمور ہوگیا صفت عرش کبریا
کہتے تہے سب ملایکہ اور جبریل انبیا	جس بحر بیکنار کا ملتا نہین پتا

اوس بحر معرفت کا شناور حسین ہے
محبوب خاص حضرت داور حسین ہے

غل تہا کہ پشت زین سے گرتے ہین اب امام	گہبرا کے لی نبی و علی نے رکاب تہام
اور فاطمہ کے ہاتھ مین گہوڑے کی تہی لگام	آرایش زمین کا ہوتا تھا اہتمام

جبریل نے قدم کے تلے پر بچہا دیئے
حورون نے اپنے موئے معنبر بچہا دیئے

وہان حلق پر تہا خنجر بیداد چل رہا	یہان مل رہا تہا شربت دیدار کا مزا
جانانہ جان عاشق شیدا سے مل گیا	تن تہا تمام وقف تماشائے مدعا

یہہ جذب عشق آل محمد کا کام ہے
جل جائین پر فرشتون کے یہہ وہ مقام ہے

تاریخ اوسکو کہتے ہین کہ ایک لفظ یا فقرہ خواہ مصرع یا شعر ایسا تجویز کیا جائے کہ اوسکے مکتوبی حروف کے عددون سے سنہ اور سال کسی واقعہ وفات اور نکاح خواہ تولد فرزند یا تصنیف کتاب خواہ لڑائی کی فتح یا بادشاہ کے جلوس کا یا اور کسی امر کے وقوع کا زمانہ سمجہا جائے اب قاعدہ حروف کے اعداد کا سمجہنا چاہیئے کہ پہلے منجملہ اٹھائیس حروف تہجی کے دس حرف کے ایک سے دس تک عدد مقرر کر کے جلدی سے سمجہہ مین آنے کی واسطے ترکیب اون حرفون کے یون قرار دیئے ⁜

ابجد ہوز حطی اسکو آحاد کہتے ہین تفصیل اوسکی یہہ ہے الف کا ایک بے کے دو جیم کے تین دال کے چار ہے کے پانچ واو کے چھ زے کے سات حے کے آٹھ طو کے نو یے کے دس پھر گیارہوین حرف سے آٹھ حرف پر دس دس بڑھا کر نوے تک پہونچایا اوسکو عشرات کہتے ہین اور کلمہ مرکب اوسکا یون ٹھہرایا کلمن سعفص تفصیل اوسکی کاف کے بیس لام کے تیس میم کے چالیس نون کے پچاس سین کے ساٹھ عین کے ستر فے کے اسی صاد کے نوے پھر انیسوین حرف کے سو عدد ٹھہرا کر نو حرف پر سو سو بڑھایا اور ہزار تک پہونچایا اسکو مئات کہتے ہین اور مرکب اوسکا اسطرح ٹھہرایا قرشت ثخذ ضظغ تفصیل اوسکی قاف کے سو رے کے دو سو شین کے تین سو تے کے چار سو

سے فے کے پانسو شے کے چھ سو ذال کے سات ضاد کے آٹھ سو ظو کے نو سو غین کے ہزار یہ سب اٹھائیس حرف ہوئے اور ہمزہ کو الف کے حساب مین کہا بعد دریافت ہونے اس قاعدہ کے سمجھنا تاریخ کا سہل ہوگیا مثلاً اگر کوئی لڑکا بارہ سو چار فصلی خواہ ہجری مین پیدا ہوا ہو تو اوسکی تاریخ چراغ ہے اور کسی اہل اسلام کا لڑکا جو بارہ سو پچپن مین ہوا ہو تو اوسکا نام تاریخی منظہر علی نہایت خوب ہے اور اسیطرح اگر بارہ سو اونتیس مین مرگیا ہو تو داغ جگر تاریخ اوسکی فوت کی بہت زیبا ہے اوسکو مادہ تاریخ کا کہتے ہین اور مصرع اور فقرہ اور شعر کی مثالونکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مادہ تاریخ کا مناسب حال ہاتھ آگیا مگر اوسمین ایک دو خواہ تین چار عدد کم ہوتے ہین تو اوسکے واسطے کسی اور لفظ سے کوئی حرف اوسی عدد کا جو کم ہوتا ہے تلاش کرکے ملاتے ہین اور اوسکے ملانیکے واسطے خوبصورتی کے ساتھ اشارہ بھی کردینا واجب اور ضرور ہے جیسا رنج کے مقام مین ایک عدد کے واسطے سرِ آہ اور چار کے لیئے سر درد اور خوشی کے مقام مین دو کے واسطے سرِ بشارت وغیرہ اور اس بات کا نام تعمیہ رکہا ہے اور کبھی کچھ عدد بڑھتے ہین تو اسیطرح اشارہ کرکے خارج کرتے ہین اوسکا نام تخرجہ رکہا ہے مثلاً کسی مادہ مین چھ عدد بڑھے ہوں تو اوسکے تخرجہ کا اشارہ بے بد اور مثل اسکی مقرر ہے اور لطف تاریخ کا یہی ہے کہ مادہ تاریخ بے تعمیہ اور بے تخرجہ ہو مگر بضرورت جیسا کہ بیان کیا گیا اور تعمیہ احاد تک کا البتہ جائز رکہا ہے عشرات کا عیب سے خالی نہین سیکڑونکا زیادہ تر معیوب ہے اور تخرجہ کا مرتبہ اگر خوبی کے ساتھ عشرات تک بھی پہونچے تو مضایقہ نہین ہے شاعرون نے طرح طرح کی صفتین اور خوبیان تاریخ مین ادا کی ہین کہ بیان اوسکا اس مختصر مین نہین ہوسکتا فایدہ جاننا چاہیے کہ قافیہ کا بیان بہت طول اور طویل ہے لیکن یہان اسیقدر سمجھ لینا چاہیئے کہ قافیہ حرف اخیر کو کہتے ہین اور اوسیکا نام روی ہے اور وہ حرف آخر ایسا ہو کہ اوسکے پہلے کا حرف ایکہی واقع ہو جیسے کار اور بار اور شور اور مور اور دیر اور شیر اور بند اور سند اور عقل اور نقل اور مثل اوسکے یا اوسکے پہلے

حرف کو حرکت موافق ہو جیسے قَد اور پَر اور رَند اور سَر اور کرَم اور صنَم اور دِل اور گِل اور مثل اسکے یا اوسکے بعد کے حرف ان سب باتومین موافق ہون جیسے ہستی اور پستی اور حیرانی اور پریشانی اور دانائی اور توانائی اور مثل اوسکے اور قواعد کی کتابومین ان سب اگلے اور پچھلے حروف اور حرکات کا نام علیحدہ علیحدہ مقرر ہے یہان بیان اوسکا طول کلام سے خالی نہین ہے اور ردیف ایک لفظ ہے کہ قافیہ کے بعد مکرر آئی مثال اوسکی بیت

ہر سنگ مین شرار ہے تیرے ظہور کا	موسی نہین کہ سیر کری کوہ طور کا

طور اور ظہور مین رے قافیہ اور کا دونو مصرع مین ردیف ہے حال کے شاعر غزل بے ردیف کی کمتر کہتے ہین اور قصیدہ اکثر بے ردیف ہوتا ہے بعضے قصیدہ ردیف کے ساتھ بھی ہوتے ہین **فاید** جو شاعر صرف اپنی غزلونکو ایک جگہہ جمع کرکے لکھے اوسکو دیوان کہتے ہین اور قصیدونکو جمع کرے تو اوسکو قصاید کہتے ہین لیکن دیوان مین جو غزلین جمع کیجاتی ہین سب ردیف وار حروف ہجی کی ترتیب پر ہوتی ہین اور قصاید مین اسکی رعایت ضرور نہین اور سب کلام ہو تو اوسکو کلیات کہتے ہین اور جس کلام مین خداوند تعالی کی بڑائی اور اوسکی قدرت اور خدائی اور اوسکے کمال اور جلال کا بیان ہو اوسکو حمد اور ثنا اور توحید اور جسمین اوسکے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ہون اوسکو نعت اور جسمین اونکے اصحاب اور اہلبیت کی تعریف ہو اوسکو مناقب اور منقبت لور بادشاہ اور امرا خواہ اور لوگونکی خوبیان اور بھلائی مین جو لکھا جاے اوسکو مدح اور برائی کا بیان ہو تو اوسکو ہجو اور ذم کہتے ہین **دوسری فصل** نثر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ نثر کی تین قسمین ہین مُرَجَّز اور مُسَجَّع اور عاری مُرَجَّز اوس نثر کو کہتے ہین جسکا ہر فقرہ موزون ہو یعنی شعر کے کسی وزن پر پایا جاے اور قافیہ نہو اور یہہ قسم بہت کم پائی جاتی ہے مثال اوسکی

مینے خون اپنا کردیا ہے معاف	اپنے ہاتھون سے مجھے قتل کریے
میرے صاحب یہہ آپکا گھر ہے	آئیے بیٹھئے کرم کیجیے +

مُسَجَّع اوسکے خلاف ہے یعنے اوسمین فقرات قافیہ دار ہون اور موزون نہو اور وہ فقرہ کبھی تو رنگین ہوتا ہے اور کبھی صاف

صاف فقرہ رنگین کي مثال سبزہ پر شبنم کے قطرے اسطرح نمودار جیسے
زمرد کے تختے پر ہیرے کے ٹکڑے جڑے ہون اور ہر شاخ پر بیلے چنبیلي کي
کلیون سے وہ بہار جیسے سبز پري کے گلے مین پہولونکے ہار پڑے ہون فقرہ صاف
کي مثال کل مین آپ کے گھر آونگا اور کہانا وہین کہاونگا حضرت جو فرمائینگے ہم اوسکو
بجالائینگے عاري ان دونو بات سے عاري ہے یعني نہ اوسمین وزن ہو نہ قافیہ اور
اسکو روزمرہ بہي کہتے ہین مثال اوسکي رقعہ مشفق میرے آج بندہ منشي صاحب
کي خدمت مین حاضر ہوا تہا دیر تک آپ ہي کا ذکر خیر تہا اور ایک قصیدہ آپکا جو حسن اور عشق
کے مناظرہ مین ہے پڑہتے تہے اور ہر شعر پر وجد کرکے فرماتے تہے کہ یہہ قصیدہ
بے نظیر ہے اور یہہ تعریف منشي صاحب کي نري محبت کي راہ سے نہین ہے انصاف یہي
ہے کہ حضرت نے اوسمین سحر کیا ہے بندہ نے اوس قصیدہ کو منشي صاحب سے
طلب کیا تو فرمایا کہ مین اسکو بہت عزیز رکہتا ہون ایک ساعت بہي اپنے پاس سے جدا نہین
کرسکتا اسواسطے عرض کرتا ہون کہ حضرت اوسکو عنایت فرماوین دو دن مین اوسکي نقل کرکے
پہر خدمت مین بہیجدونگا زیادہ نیاز **دوسرا باب** خط کتابت کے دستوراتمین اور اسمین تین فصلین
ہین **پہلي فصل** اردو کے بیان مین جاننا چاہیے کہ اردو فارسي لفظ ہے لشکر کو کہتے
ہین یہان لشکر سے خاص لشکر شاہجہان بادشاہ جمجاہ مراد ہے اور اصل اوسکي دار الخلافہ
شاہجہان آباد ہے کہ وہان دربار سلطنت اور لشکر بادشاہي مین عرب اور ایران اور توران
اور ترکستان اور ہند کے لوگ سب جمع رہتے تہے اور آپسمین گفتگو جو کرتے تہے تو عربي اور
فارسي اور ترکي اور سنسکرت سب ملکر یہہ زبان پیدا ہوئي اور اسکو ریختہ بہي کہتے ہین غرض
اس زبان مین عربي اور فارسي اور ہندي اسطرح مل گئي کہ اگر کوئي چاہے کہ لفظ عربي خواہ فارسي
کا اسمین شمول نہو اور خالص ہندي کے الفاظ مین گفتگو کرے تو بولنا دشوار ہو جاي
بلکہ اکثر الفاظ ایسے خاص و عام کي زبان پر جاري ہین کہ ہندي مین اونکا ترجمہ بہي نہین
ہوسکتا بعد اوسکے لوگ اس زبانمین شعر کہنے لگے یہان تک کہ غزل اور قصیدہ اور مثنوي
اقسام کے شعر جو فارسي مین تہے اس زبانمین کہے گئے اور ہوتے ہوتے نثر بہي عبارت رنگین

اور غیر رنگین شروع ہوئی اور بہت سی عربی اور فارسی کتابونکا ترجمہ اردو مین ہو گیا اور داستان اور کہانیان عجیب اور غریب لکھتے گئے اور لکھے جاتے ہین لیکن خط کتابت کا دستور اردو زبان مین اب تک جاری نہین ہوا پھر اب اگر کوئی اردو مین اسکا رواج دینا چاہے تو جسطرح نظم اور نثر فارسی کے طور پر جاری ہوئی اوسیطرح خط کتابت کا بھی فارسی کے طور پر جاری ہونا ضرور ہوگا اور فارسی مین جو خط لکھنے کے قاعدے مقرر ہین ناچار اردو مین بھی اونکے تابع ہونا پڑیگا یہان سے معلوم ہوا کہ جسطرح فارسی مین بڑے اور چھوٹے اور برابر والے کو خط لکھتے ہین اوسیطرح اردو مین بھی خواہ مخواہ لکھنا ہوگا اب سوچنے کی بات ہے کہ فارسی مین جو الفاظ بڑے خواہ چھوٹے یا ہمسر کے واسطے مقرر ہین کہ اوسکو القاب کہتے ہین اور اوسکے بعد جو الفاظ لکھے جاتے ہین جسکو آداب کہتے ہین پہلے تو یہی نہین ہو سکتا کہ فارسی مین جو اون الفاظ کا نام اداب اور القاب رکھا ہے اردو مین اوسی کا ترجمہ ہو کر کوئی دوسرا نام ٹھہرایا جائے مثلاً اگر کسی سے پوچھیے کہ القاب اور آداب کو اردو مین کیا کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ جواب اوسکا کچھ نہین ہو سکتا پھر اون الفاظ کا ترجمہ اردو مین تو اور بھی زیادہ مشکل بلکہ ہو ہی نہین سکتا جیسے قبلہ و کعبہ کہ فارسی مین بڑے کا القاب اور مشفق مہربان ہمسر اور برخوردار عزیز از جان چھوٹے کے واسطے مقرر ہے ترجمہ اوسکا ہندی مین کوئی کیا کریگا اور آداب بندگی اور سلام اور اشتیاق ملاقات اور دعائے عمر و حیات کی جگہہ کیا لکھیگا اگر کوئی تکلف کر کے بعضے لفظ کا ترجمہ کچھ لکھے بھی تو نرا ڈہکوسلا ہے اور کانونکو اوس سے آشنائی نہین ہوتی مثلاً نور چشم سعادتمند بلند اقبال طال عمرہ کا ترجمہ یون لکھے آنکھہ کی روشنی نیک بختی سے بھرے اونچے نصیبے والے بڑھے زندگی اوسکی ایسا ترجمہ اگر کسی فقرہ کا ممکن بھی ہو تو محض پوچ اور مہمل ہوگا اور اسیطرح اور بھی بہت سے الفاظ عربی اور فارسی کے ایسے ہین کہ اوسکی جگہہ اردو کا کوئی دوسرا لفظ نہین ہو سکتا جیسے خط کو خط ہی لکھینگے اور بڑے کے پاس سے جو خط آوے تو اوسکو عنایت نامہ اور بادشاہ کے حضور سے آوے تو فرمان اور امیر اور وزیر کی نوشتہ کو شقہ اور پروانہ بولتے ہین اور چھوٹا جو خط لکھے تو عریضہ اور عرضی اور لکھنے والا خط کا کہ اوسکو کاتب کہتے ہین اپنے تئین کمترین اور فدوی

اور فقیر اور خادم اور نیاز مند اور مخلص اور مکتوب الیہ یعنی جسکے نام خط ہو اوسکو جناب
اور حضور وغیرہ لکھتے ہین پس ظاہر ہے کہ عنایت نامہ اور پروانہ اور فرمان اور شقہ اور
عریضہ اور عرضی اور فدوی اور کمترین اور جناب اور حضور کا ترجمہ اردو مین کسیطرح ممکن
نہین ہے اسکے سوا جب تقریر زبانی مین جناب اور حضور اور پیر و مرشد اور خداوند اور فدوی اور
کمترین بولتے ہین تو تحریر مین اوسکا ترجمہ کیونکر ہو سکیگا یہان یہہ بیان دو فایدہ کے واسطے
کیا گیا ایک تو یہہ کہ مبتدی اسبات کو جانین کہ اسطرح کے الفاظ کی ہندی نہین ہے دوسرے یہہ
کہ اس انشا مین جو رقعات لکھے جائینگے اونمین ناچار ایسے ہی الفاظ عربی اور فارسی کے لکھنے پڑینگے
تو کسی کو جاے اعتراض باقی نرہے اب ہم خط کتابت کے دستور یہان ایسے لکھے دیتے ہین کہ
اردو اور فارسی دونوکے لیئے کام آوین + **دوسری فصل خط لکھنے کی تعلیم مین**
کاتب یعنی خط لکھنے والے کو چاہیئے کہ پہلے مکتوب الیہ یعنی جسکے نام خط لکھنا ہے اوسکا مرتبہ
سوچ لے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر ہے اور یہہ بڑائی یا چھوٹائی اور برابری کچھہ سن اور سال پر
موقوف نہین ہے بلکہ بڑائی اور چھوٹائی کبھی مال پر اور کبھی کمال پر خیال کیجاتی ہے اور کبھی سن
اور سال پر مثلاً کوئی غریب مفلس اگرچہ عمر مین بڑا ہو اور امیر دولتمند چھوٹا تو امیر کا مرتبہ بڑا ہے
اور فاضل عمر مین چھوٹا ہو اور جاہل بڑا تو جاہل کا مرتبہ چھوٹا ہے اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ کوئی
خانساماں یا درزی ستر برس کا اور امیر سترہ برس کا ہو تو وہ خانساماں اور درزی اوس
امیر کو لڑکا سمجھہ کے برخوردار اور امیر اوسکو بوڑہا جان کے قبلہ و کعبہ لکھے یا مرید عمر مین بڑا
اور پیر کم سن ہو تو مرید پیر کو عزیز از جان اور پیر مرید کو قبلہ لکھے پس میری دانست مین بڑائی
چھوٹائی سن اور سال کے رو سے صرف قرابت مین دیکھنے کے قابل ہے نہ غیرون مین یہان سے
معلوم ہوا کہ فضل اور کمال کا خیال کرنا اغیار مین اور سن اور سال کا دیکھنا اپنے یگانو مین ضرور
چاہیئے یعنی اگر کسی منشی یا شاعر یا حکیم کو خط لکھنا ہو اور وہ علم کی راہ سے رتبہ مین بڑا یا برابر
ہو تو گو عمر مین وہ چھوٹا ہو القاب موافق اوسکے رتبہ کے لکھنا مناسب ہے یہی حال استاد
اور پیر اور عالم اور مفتی اور قاضی کا اور اگر چھوٹا بھائی اور بیٹا اور بھانجا اور بھتیجا رتبہ مین
بڑا ہو مثلاً باپ جاہل اور بیٹا فاضل اور بڑا بھائی فقیر یا پیادہ دونین نوکر اور چھوٹا بھائی امیر

تو تکلف کے ساتھ البتہ ہو سکتا ہے جیسے زیادہ ہو خوبی اور ہمیشہ رہے عنایت اونکی اور مثل اسکے بڑے کے واسطے دام برکاتہ اور مدظلہ العالی اور خلد اللہ ملکہ ترجمہ اسکا بھی ہو سکتا ہے جسطرح مذکور ہو چکا اور چھوٹون کے لیئے طال عمرہ و مثل اسکے اور عورتون کے واسطے انہین الفاظ مین ضمیر تانیث کی ہو گی جیسے مدظلہا و طال عمرہا وغیرہ اور ادنی کے واسطے بعافیت باشند و مسرور و مراحم توجہ بدانند اور بعضے لوگ عربی کی جگہہ فارسی بھی لکھتے ہین جیسے سایہ عالی بر سر فدویان مبسوط باد اور درجہ افزے مراتب محبت باشند و در حفظ الہی باشند لیکن اردو مین سوائے دعائیہ عربی کی گنجایش ان الفاظ کی ہرگز نہین واضح ہو کہ مقدمہ القاب اور القاب اور ادعیہ جب سب ملایا جاتا ہے تب اوس سب کو القاب کہتے ہین جیسے

جناب منشی صاحب مخدوم مکرم نیاز مندان صمیم و قدیم زاد لطفہ **آداب** اوس فقرہ کا نام ہے جو بعد القاب کے لکھا جاتا ہے اور جسطرح مقدمہ القاب اور القاب اور ادعیہ سب ملکر ایک القاب کہلاتا ہے اوسیطرح تحیت اور اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور اظہاریہ سب کو ملا کر آداب کہتے ہین چنانچہ حال اسکا ہر ایک کے بیان سے دریافت ہو گا **تحیت** ہمسر کو جو سلام اور نیاز اور بڑے کو بندگی اور کورنش اور تسلیمات اور چھوٹے کو دعاء درازی عمر اور مثل اسکے جو کچھہ لکھتے ہین اوسکو تحیت کہتے ہین **اشتیاقیہ** ہمسر کو شوق اور اشتیاق اور بڑے کو تمنا اور آرزو اور چھوٹے کو خواہش جو لکھتے ہین صرف اونہین الفاظ اور کلمات منشیونکی اصطلاح مین اشتیاقیہ کہتے ہین **ملاقاتیہ** بعد لفظ اشتیاقیہ کے ہمسر کے واسطے ملاقات اور مواصلت اور وصال اور معانقہ جسمانی اور بڑے کے لیئے ملازمت اور حضوری خدمت اور قدمبوسی اور چھوٹے کو دیدار اور دیدہ بوسی وغیرہ الفاظ جو لکھے جاتے ہین اوسیکو ملاقاتیہ کہتے ہین **صفت ملاقاتیہ** اوس ملاقات کی صفت مین جو فقرہ لکھا جاتا ہے اوسکو صفت ملاقاتیہ کہتے ہین جیسے فارسی مین ملاقات بہجت آیات اور ملازمت کیمیا خاصیت اور قدمبوسی والا اور دیدار فرحت آثار اور مثل اسکے اور بعضے بعد ان الفاظ کے کلمات مبالغہ بھی زیادہ کرتے ہین بعد کاف بیانیہ کے جیسے کہ حدے و نہایتے ندارد و بتشریح و بیان در نمے آید اور مثل اوسکی کہ یہہ کلمات بھی اسی صفت مین داخل ہین مگر اردو مین ترجمہ صرف انہین کلمات مبالغہ کا البتہ ہو سکتا ہے اور صفت کے الفاظ بدستور فارسی کے رہینگے اونکا ترجمہ غیر ممکن ہے + **اظہاریہ** + بعد اون الفاظ کے جو مطلب لکھنے کی جز دیتے ہین اوسکو اظہاریہ کہتے ہین جیسے فارسی مین ہمسر کو مکشوف

خاطر محبت ماثر باد میگرداند اور بڑیکو معروض میدارد اور بعز عرض عالی میرساند اور چھوٹے کو مطالعہ نمایند اور نگارش
میرود لکہا جاتا ہے مگر اردو مین ان الفاظ کا بعینہ ترجمہ نہین ہوسکتا ہے وہان یون لکہینگے ہمسر کو مطلب
لکہتا ہون اور بڑیکو عرض کرتا ہون اور چھوٹے کو واضح ہو اور مثل اسکے پس جب یہہ معلوم ہوا تو اب جاننا چاہیے
کہ تحیت سے لیکر اظہار یہ تک سب ملکر اداب ہوتا ہے مثال اوسکی بعد سلام و نیاز و اشتیاق ملاقات بہجت آیات کہ
حد سے و نہایت ندارد حالے خاطر محبت ماثر باد ترجمہ اسکا بعد سلام اور نیاز اور اشتیاق ملاقات کے جسکے حد اور
نہایت نہین ہے مطلب لکہتا ہون اور بعد اداے کورنش اور بندگی کے عرض کرتا ہے اور بعد دعا کے واضح ہو ترجمہ لکہنے والے
کے تمیز پر موقوف ہے اگر ورنہ منتی ہو کہ ترجمہ اردو زبان مین فصیح ہوسکتا ہے تو مضایقہ نہین نہین تو ضرورت نہین ہے
کہ خط اور مکتوب کو چٹہی اور پاتی اور سجدہ اور قدمبوس کو ننگ گہسنی اور پالاگن لکہنے لگے اور واضح ہو کہ ادنی کو مرد ہو
خواہ عورت آداب نہین لکہا جاتا اور اسیطرح عورت کو اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ نہین لکہنا چاہیئے مگر درجہ اعلی کیواسطے
قدمبوسی تک جایز ہے **خطون کے نام** خط اگر اوپر سے آیا اور ہمسر کا خط ہے تو الطافنامہ اور نامہ نامی
اور محبت نامہ اور بڑیکا خط ہے تو نوازشنامہ اور سرفراز نامہ اور فرمان واجب الاذعان اور منشور کرامت نشور
اور چھوٹیکا خط ہے تو اوسکو مکتوب مرغوب خط مسرت نمط عرضی مرسلہ اور خط جو ادہر سے بہیجا اگر ہمسر نے
بہیجا ہے تو اوسکے مقابلہ مین اپنے خط کو رقیمۂ الوداد اور رقیمہ نیاز اور اشتیاقنامہ اور بڑے کے مقابلہ مین عریضہ
اور عرضی اور عرضداشت اور چھوٹیکے مقابلہ مین اپنے خط کو خط ہی لکہینگے لیکن بہت ادنی کے مقابلہ مین اپنے تحریر
کو شقہ اور پروانہ لکہنا چاہیے اور ترجمہ ان سب الفاظ کا اردو زبان مین کچہہ نہین ہوسکتا چنانچہ حال اسکا اون
الفاظ سے ظاہر ہے **خط کی رسید** اگر خط ہمسر کا پہونچا ہے تو فارسی مین یون لکہینگے وصول فرحت نمود اور
وصول الطاف شمول فرمود زنگ وصول زحمت اور مثل اسکے اور بڑے کیواسطے ورود فرمود شرف صدور بخشید
نزول اجلال فرمود اور چھوٹے کیواسطے رسیدہ مسرور گردانید بملاحظہ گذشت اور مثل اسکے اور بعضے لوگ
کلمات فخریہ اور سرور بہی ان الفاظ کے ساتھ ملاتے ہین بعضے یون لکہتے ہین کہ وصول نمودہ جمعیت ظاہر و باطن
افزود وصول نمودہ مسرور و محبور گردانید پرتو حلول افگندہ باعث مفاخرت گردید ورود فرمودہ فرق
عزت و افتخار بفرق فرقدان رسانید اردو مین ان فقرات کے عوض ہمسر کو یون لکہا جائیگا الطافنامہ یا نامہ نامی
یا محبت نامہ کے پہونچنے سے نہایت سرور حاصل ہوا اور بڑیکو عنایت نامہ یا سرافراز نامہ یا فرمان عالی کے پہونچنے
سے سرافرازی حاصل ہوئی اور چھوٹے کو خط تمہارا پہونچا ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور ادنی کو عرضی تمہاری ملاحظہ

سے گذرے **فایده** اب اس مقام پر اتنی بات قابل لحاظ کرنیکے ہے کہ مکتوب الیہ کیجو تین مرتبے اور ہر مرتبے
کے تین تین درجے اوپر بیان کئے گئے بناء اوسکا اردو کی تحریر میں اس مقام تک تو ہوا اب آگے جو مقامات
آتے ہیں اونمین ممکن نہین ہے اور کہین کچھ ہو بہی ہو تو تکلف سے خالی نہوگا اسی نظر سے فارسی مثالونمین بہی
وہ رعایت موقوف کرکے صرف ایک ایک مثال لکھے جاتے ہے جسطرح فارسی مین اپنے خط کے پہونچنے کو ہمسر کے
مقابلہ مین بملاحظہ درآمده باشد موصول گردیده باشد اور بڑے کے مقابلہ مین بملاحظہ اقدس درآمده
باشد از نظر فیض منظر بابان حضور لامع النور درگذشته باشد اور چہوٹے کو بمطالعہ درآمده باشد یا رسیده
باشد اور مثل اسکے لکہتے ہین اردو مین ہمسر کو ملاحظہ ہوا ہوگا اور بڑیکو نظر سے گذرا ہوگا اور چہوٹیکو پہونچا ہوگا
لکہینگے **اور اکیہ** خط کے مطلب سمجہنے کی عبارت جو لکہتے ہین اوسکو اداکیہ کہتے ہین مثلاً فارسی مین ہمسر
کو یون لکہا جاتا ہے مضمون عطوفت مشحون بپیرایہ ایضاح یافت اور بڑیکو از ارشاد فیض بنیاد مطلع فرمود
اور چہوٹیکو بر حقیقت مندرجہ اطلاع دست داد یا مدعا معروضہ معلوم شد اور اردو مین یہہ مطلب یون لکہا
جائیگا حقیقت مندرجہ کو بخوبی سمجہا ارشاد فیض بنیاد سے قرار واقعی آگاہ ہوا یا آگاہی حاصل ہوئی اور حال
دریافت ہوا یا حقیقت معروضہ واضح ہوئی **کاتب کی نام** خط کا لکہنے والا اگر ہمسر ہے تو اپنے
تئین ہمسر کے مقابلہ مین فارسی مین این دوست این مخلص این نیازمند اور بڑیکے مقابلہ مین فدوی این غلام
این خادم این کمترین این نمک پرورده اور چہوٹے کے مقابلہ مین اینجانب و ماومن و مابدولت لکہینگے اور
اردو مین اپنے تئین ہمسر کے مقابلہ مین نیازمند اور مخلص اور بنده اور دوستدار اور بڑے کے مقابلہ
مین فدوی اور کمترین اور غلام اور چہوٹے کے مقابلہ مین اپنے تئین ہم لکہین گے **مکتوب الیہ کے**
نام فارسی مین ہمسر کو آنکرم فرما آنمشفق آنمخدوم آنمکرم آن شفیق آن مہربان اور بڑے کو
آن قبلہ آنحضرت انجناب آنخداوند نعمت اور حضور اور ملازمان والا اور بندگان عالی
اور بندگان حضور اور چہوٹے کو آن عزیز آن برادر آن برخوردار آن جان عم آن سعادت
سرمایہ آن لخت جگر آن نور دیده آن سعید الخدمت آن فدوی خاص اور اردو مین ہمسر ہو
تو آپ اور بڑا ہو تو جناب اور حضور اور چہوٹا ہو تو تم لکہنا چاہیئے **دوسرے شخص**
کے صفت اگر خط مین کسی دوسرے شخص کا مذکور آجاوے تو موافق اوسکے رتبہ کے
اوسکا القاب لکہکر اوسکا نام لکہتے ہین یعنے اگر ہمسر ہو تو یون لکہتے ہین میر صاحب شفیق

سید امیر علی صاحب کی زبانی معلوم ہوا اور بڑا ہوا تو لکھنا چاہیئے کہ جناب مولوی صاحب قبلہ مولوی محمد باقر علی صاحب
کے فرمانے سے دریافت ہوا جناب عالی متعالی قبلہ عالم کے حضور سے یوں ارشاد ہوا اور چھوٹا ہو تو برادر
عزیز محمد علی اور برخوردار حسین احمد کی بیان سے واضح ہوا کلو کے عرض کرنے سے دریافت ہوا اور اگر نام اوس شخص کا
مکرر آوے تو یوں لکھنا مناسب ہے کہ ہمنے میر صاحب موصوف کو سمجھا دیا اور مولوی صاحب ممدوح سے عرض کر دیا اور
جناب عالی متعالی قبلہ عالم کے حضور میں عرض کیا اور برخوردار مسطور اور برادر مرقوم سے کہدیا اور بعضی لوگ مکرم الیہ
اور معظم الیہ اور معزی الیہ اور مومی الیہ اور مشار الیہ اور نامبردہ بھی لکھتے ہیں **چیز کا مانگنا** اگر کوئی چیز بڑے کے
پاس بھیجی ہے تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کے پاس بھیجی اور بڑے کو لکھے کہ خدمت عالی یا حضور والا میں ارسال کی اور چھوٹے
کو لکھے کہ تمہارے پاس تمکو بھیجی **چیز کا مانگنا** اگر ہمسر سے طلب منظور ہے تو بھیجدیجئے یا لطف فرمائی اور بڑے سے
طلب کرے تو عنایت کیجئے یا مرحمت فرمائی اور چھوٹے سے مانگے تو روانہ کرو اور ارسال کرو اور بھیجدو لکھے **اپنے
آنے کا حال** ہمسر کے مقابلہ میں بندہ حاضر ہوا تھا اور بڑے کے مقابلہ میں کمترین مشرف خدمت ہوا
کمترین ملازمت کو غلام قدمبوسی کو حاضر ہوا تھا اور چھوٹے کے مقابلہ میں ہم تمہارے یہاں گئے تھے یا میں تمہارے
پاس گیا تھا یا حضور بادولت رونق افروز ہوئے تھے **مکتوب الیہ کے آنے یا جانے کا حال**
اگر ہمسر ہے تو اوسکے آنیکو آپ نے کرم فرمایا تھا اور تشریف لائے تھے اور قدم رنجہ فرمایا تھا اور جانیکو آپ
جیسے تشریف لیگئے ہیں لکھنا چاہیئے اور بڑیکو جناب یا حضور رونق افروز ہوئے تھے یا جب سے کلکتہ کو تشریف فرما
یا نہضت فرما ہوئے اور چھوٹے کو یہاں آئے یا حاضر ہوئے تھے اور جب سے بنارس کو سدہارے یا آگرہ گئے
ہو **مطلب** خط بھیجا حال معلوم ہوا ہمنے پہلے خط روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا اوس سے حال ہمارا دریافت
ہوا ہوگا جب سے تم اودہر گئے ہو کچھ نہیں بھیجا ہے اب میر نثار علی پہونچتے ہیں اونکے ہاتھ پانچہزار روپیہ بھیجو تو ہمارا
آنا ہوتا ہے نہیں تو تم آپ آؤ خاتمہ بعد تمام ہونے مطلب کے ہمسر کو لکھے زیادہ کیا تصدیع دون زیادہ کیا تکلیف
دیجئے زیادہ کیا گذارش کرے اور فارسی میں بعضے جو اوسکے بعد فقرہ دعائیہ اور بھی بڑہاتے ہیں جیسا ایام جمعیت
و شادمانی مدام بکام باد و عمر و دولت روز افزون باد وغیرہ اردو میں جو چاہے تو یوں لکھے خوشی اور شادمانی
ہمیشہ نصیب رہے اور عمر و دولت روز بروز زیادہ ہوتی رہے اور مثل اسکے اور بڑے کو زیادہ حد ادب
زیادہ کیا عرض کرے واجب تھا عرض کیا سایہ آپکا ہمارے سر پر ہمیشہ رہے آفتاب معدلت اور اقبال کا تاباں رہے
اور چھوٹے کو زیادہ کیا لکھا جاوے تاکید جانو اور تھوڑے لکھنے کو بہت سمجھو اور موافق لکھے کے عمل میں لاؤ

واضح ہو کہ مطلب خط کا مثلاً اوسیقدر ہے جو اوپر لکھا گیا اور یہہ بھی فرض کر لیا جاے کہ لکہانے والا
اوسکا کوئی جاہل ہے اور وہ یہہ نہین جانتا کہ دستور خط لکھنے کا کیا ہے صرف اپنا مطلب بیان کر دیتا ہے
اسصورتین لکھنے والے پر واجب ہے کہ کاتب اور مکتوب الیہ کے مرتبہ کو سمجھہ لے اور اوسکو تمیز چاہیئے کہ یہہ
مطلب ہمسر کو کسطرح اور بڑے کو کس طرح سے اور چھوٹے کو کیونکر لکھنا ہوگا اسصورتین لکھنے والا اگر
تھوڑے سے بھی سمجھہ رکھتا ہے تو قواعد مذکورہ سے یہہ مقام بخوبی صاف اور واضح ہوگیا کچھہ حاجت
زیادہ تعلیم کے باقی نہین رہے یعنے اگر مقدمہ القاب سے لیکر مطلب اور خاتمہ تک جو باتین ہر ایک کے
واسطے لکھے گئے ہین ہر ایک بات پر نظر کر کے لکھے تو پانچ خط اوسے ایک مطلب کے عبارت مختلف مین پیدا ہوتے
ہین **پہلا خط ہمسر کے نام** مولویصاحب شفیق مکرم معظم زاد لطفہ بعد سلام اور نیاز اور
اشتیاق ملاقات مسرت آیات کے کہ بیان سے باہر ہے مطلب لکھتا ہون کہ نامہ نامی کے پہونچنے سے دلکو
نہایت خوشی حاصل ہوئی مضمون اوسکا بخوبی سمجھا گیا اسکے پہلے مخلص نے بھی نیاز نامہ بھیجا ہے ملاحظہ ہوا ہوگا
اب میر صاحب مشفق میر نثار علی صاحب حاضر ہوتے ہین پانچ ہزار روپے میر صاحب موصوف کے ہاتھہ لطف
فرمائی تو بندہ حاضر ہوسکتا ہے نہین تو آپ ہی تشریف لائے زیادہ کیا تصدیع بدن **دوسرا**
خط بڑے کے نام جو قرابت رکھتا ہو برادر صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان امیدگاہ
فدویان مدظلہ بعد آداب تسلیمات اور تمنائے ملازمت کیمیا خاصیت کے کہ شرح اوسکی تحریر مین نہین آسکتی
گذارش کرتا ہے کہ نوازشنامہ عالی نے سرفراز فرمایا اور ارشاد فیض بنیاد سے آگاہی
بخشی قبل اسکے کمترین نے بھی قطعہ عریضہ ارسال کیا ہے مشرف ہوا ہوگا اب جناب میر صاحب
قبلہ میر نثار علی صاحب تشریف لیئے جاتے ہین پانچ ہزار روپئے میر صاحب ممدوح کے ہاتھہ عنایت
ہوون تو فدوی خدمت عالی مین فیضیاب ہو نہین تو جناب ہی تشریف فرما ہون زیادہ کیا عرض
کرون **تیسرا خط بڑے کے نام جو مرتبہ مین بڑا ہو** جناب حضرت صاحب
پیر و مرشد برحق دستگیر مطلق دام برکاتہ بعد ادا کرنے کورنش اور بندگی اور آرزوی قدمبوسی کے کہ
قلم کو طاقت اوسکے تحریر کی نہین عرض کرتا ہے کہ عنایت نامہ والا نے عزت اور آبرو بخشی اور ارشاد ہدایت
بنیاد سے مطلع فرمایا عرضی غلام کی بھی نظر فیض اثر سے گذری ہوگی اب برادر صاحب مخدوم مکرم
میر نثار علی صاحب خدمت اقدس مین فیضیاب ہوتے ہین پانچ ہزار روپے میر صاحب معظم الیہ کے ہاتھہ

مرحمت ہون تو کمترین دولت قدمبوسی کی حاصل کرے نہین تو بندگان عالی آپ رونق افروز ہون زیادہ حد ادب

چوتھا خط چھوٹے کے نام جو قرابت مین چھوٹا ہو برخوردار نور چشم سعادت و اقبال نشان طال عمرہ بعد دعاے درازی عمر اور خواہش دیدار فرحت آثار کے واضح ہو کہ خط مسرت نمط پہونچا بمطلب دریافت ہوا پہلے ہمنے بھی ایک خط روانہ کیا ہے تمہارے مطالعہ مین آیا ہوگا اب عزیز از جان میر نثار علی پہونچتے ہین پانچ ہزار روپیے اونکے ہاتھ بھیجدو تو ہمارا آنا ہوتا ہے نہین تو تمہارا آنا ضرور ہے زیادہ اس سے جو لکھا جاے اوسکو تھوڑا جانو فقط

پانچوان خط چھوٹے کے نام جو رتبہ مین چھوٹا ہو معتمد الخدمت شرافت دستگاہ خوش اور محظوظ رہو عرضی مرسلہ پہونچی حال معلوم ہوا نوشتہ یہانکا تمکو پہونچا ہوگا اب عزیز القدر نثار علی روانہ کئے جاتے ہین چاہیئے کہ پانچہزار روپے مشار الیہ کے ہاتھ بھیجدو تو ہم آوین نہین تو تم اپنے تئین یہان پہونچاؤ زیادہ تاکید جانو اور تحریر خطوط کا طرز بھی یاد رکھنے کے قابل ہے اندنون اکثر لوگ یوہین لکھتے ہین کہ ہمسر اور چھوٹے کو ایک فرد کاغذ مین بیچ سے شکن دیکر پیشانی پر الف کھینچکر اور پیشانی چھوڑ کر ایک طرف سے سیدھے سطرین اور کنارے پر ٹیڑھے سطرین لکھتے ہین اسصورت پر **ہمسر اور چھوٹے کے نام کے خط کا نقشہ**

میر صاحب مشفق مہربان کرمفرماے مخلصان زاد عنایتہ

بعد سلام اور اشتیاق ملاقات کے مدعا یہ ہے کہ بندہ محرم کی وشنوین
تاریخ جمعہ کے دن خیریت سے اگرہ مین پہونچا جناب مولویصاحب سے
اوسی دن ملاقات کیا چاہتا تھا مگر اس سبب سے کہ شاید کربلا گئے ہون نہین
گیا دوسرے دن اونکی خدمت مین حاضر ہوا نہایت تپاک اور اخلاق سے ملاقات
فرمائی اور اپنا ادمی بھیجکر اسباب ہمارا سرا سے اوٹھا منگایا اور فرمایا
کہ تمہاری نوکری کیواسطے جہان ممکن ہوگا سعی کی جائیگی چنانچہ اوسیدن سے

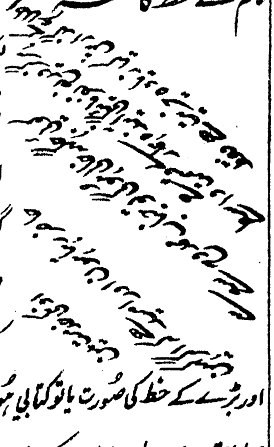

اور بڑے کے خط کی صورت یا تو کتابی ہوتی ہے یعنے دونو طرف سے حاشیہ توڑ کے اور پیشانی زیادہ چھوڑ کے پہلی القاب پھر سطر مین اوسکے بعد سب سطرین سیدھے لکھتے ہین اسطرح **بڑیکی نام کی خط کا نقشہ**

عمو صاحب قبلہ وکعبہ دو جہان مدظلہ العالی

بعد آداب اور تسلیمات کے عرض کرتا ہون کہ آج نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہم کا لشکر مقام
کانپور مین داخل ہوا اور کل بعد دوپہر کے لکھنو کو کوچ کریگا فدوی بھی لشکر کے ساتھ روانہ ہوگا

اسواسطے گذارش ہے کہ کوئی مکان قابل گذارہ کے کہ میرے رہنے کا مقام علیحدہ اور شاگرد پیشہ اور باورچی خانہ وغیرہ علیحدہ ہو اور باہر اوسکے گہوڑے اور پالکی اور اونٹ اور چہکڑہ کے گنجایش ہو پہلے سے کرایہ لے رکہیگا کہ وقت پہونچنے کے تلاش کی حاجت اور تکلیف نہو زیادہ حد ادب + عریضہ کمترین فیاض علی

یا عرضی لکہے جاتے ہیں یعنے پہلے سید یا کہینچکر اوسکے اوپر القاب اور نیچے سے سیدہے سطرین لکہتے ہین

عرضے کا نقشہ

خداوند نعمت فیاض زمان دام اقبالہ

کے حضور فیض گنجور مین عرض کرتا ہے

کہ فدوی دو برس سے امیدوار پرورش حضور والا مین حاضر ہے اور اکثر ارشاد ہوا کہ وقت خالی ہونے کسی عہدہ کے حکم مناسب دیا جائیگا چنانچہ اندنون عہدہ روبکار نویسی کا بندگانعالی کے کچہری مین خالی ہے اسصورت مین امیدوار فضل و کرم کا ہون کہ پرورش فدوی کی اس عہدہ پر فرمائی جاوے تو عین خاوندی ہے + واجب تہا عرض کیا

[illegible]

آفتاب دولت اور اقبال کا ہمیشہ تابان رہے

واضح ہو کہ شقہ اور پروانہ اور فرمان کے لکہنے کے صورت ایک ہی ہے لیکن جو بادشاہ کے حضور سے آوے تو اوسے فرمان اور جو امرا وزرا اور ناظم اور حکام کیطرف سے آوے تو اوسے شقہ اور پروانہ کہینگے صورت اوس کی یہہ ہے **فرمان یا شقہ یا پروانہ کا نقشہ**

فدوی خاص عقیدت نشان ارادت بنیان مورد مراحم رہو

عرضداشت اوس فدوی خاص کے نظر سے گذرے دس ہزار روپیہ جو قلعہ کے مرمت کے لئے طلب کیا ہے خزانہ عامرہ سے بہیجا جاتا ہے جسطرح آگے ارشاد ہوا ہے اس روپے کو مرمت مین لگا دو اور چاہیئے کہ نوروز کے جشن کے پہلے قلعہ کی کل مرمت ہو جاوے اس امر مین تاکید جانکر موافق ارشاد فیض بنیاد کے عمل مین لاؤ المرقوم غرہ شہر ربیع الاول سنہ ۲۰ جلوس والا سعم

اور عدالت سے کاغذ و رقہ کے لکہنے کا طرز ہی جدا ہے کہ اوسکا بیان اگر خدا نے چاہا تو دوسرے رسالہ مین کیا جائیگا لیکن

یہان چند سوالات کا نقشہ نمونہ کے طور پر لکھہ دیا جاتا ہے کہ مبتدی اوسکے لکھنے کی طرز سے آگاہ ہو جائین

سوال کا نقشہ صاحب جج کے واسطے

غریب پرور سلامت

مجھہ مدعی کا مقدمہ شیخ امام بخش مدعا علیہ کے نام بر بابت دخل پانے ایک منزل حویلی قیمتی دو سو بائیس روپے کے منصف شہر کی کچہری مین دایر ہے اگرچہ منصف صاحب کے انصاف سے مجھے امید ہے کہ اپنے حق کو پہونچونگا لیکن مدعا علیہ منصف کا وکیل ہے اس سبب سے اندیشہ اسبات کا ہے کہ کچہہ کاغذات مین کسیطرح کی چالاکی نکرے اسواسطے امیدوار ہون کہ مقدمہ میرا منصف شہر کی کچہری سے طلب ہوکر خواہ حضور مین فیصل ہو یا صدر الصدور صاحب کی کچہری مین تجویز کے واسطے بہیجا جاے فقط

[illegible]

سوال کا نقشہ صاحب کلکٹر کے واسطے

غریب پرور سلامت

موضع رتی پور پرگنہ مئو چہبیون زمینداری موروثی مجھہ نمبردار کی ہے اور آج تک اوسپر قابض اور متصرف ہون اندنون مجھہ سایل نے موضع مذکور کو سات سو پچپن روپے کے عوض ساہو پورن مل کے ہاتھہ بیچ کر قبالہ بیعنامہ لکھدیا اسواسطے یہہ سوال حضور مین گذران کر امیدوار ہون کہ مجھہ نمبردار کا نام خانہ زمینداری سے خارج ہوکر مشتری کا نام داخل فرمایا جاے فقط

[illegible]

سوال کا نقشہ صاحب مجسٹریٹ کے واسطے

دادخواہ اپنے مکان کی دیوار جو اس برسات مین گر پڑی تہی بلند کیا چاہتا ہے لیکن شیو رتن چودہری زبردستی اوٹہانے نہین دیتا اور مزدورونکو مار پیٹ کر ہنگامہ اور فساد پر مستعد ہوتا ہے اور اسکے پہلے ۲۸ جون کو میرے سوال پر کوتوال شہر سے کیفیت طلب ہوئی تہی سو اب تک نہین پہونچی جو طرف ثانی کا کچہہ حرج نہین اور دادخواہ کو مکان کے بے قید ہونے سے بڑا خوف چوری کا رہتا ہے اور بے پردگی سے بہت تکلیف ہے اسواسطے امیدوار ہون کہ کوتوال پر تاکید فرمائی جاے کہ دیوار متنازعہ کو اپنی آنکہہ سے دیکہکر طرفین کے

مکان کا نقشہ معہ کیفیت کے حضور مین جلد بہیجدین کہ فدوی اپنے حق کو پہونچے فقط

عرضی ارنی زینب تعالی سعد

لفافہ

جس کاغذ مین خط لپیٹا جاتا ہے اوسکو لفافہ کہتے ہین وہ لفافہ ایک طرفسے بالکل صاف بدون وصل کے ہوتا ہے اور دوسرے طرف وصل ہوتا ہے کہ اوسکو لاکہہ اور گوند وغیرہ سے بند کرتے ہین جدہر صاف ہوتا ہے اوسطرف پہلی سطر مین سرے پر حرف الفاظ انشاءاللہ تعالی یا بعونہ تعالی کا لکہکر اوسکے برابر خواہ اوسکے نیچے سے پتا اور نشان اوس ملک کا اور مقام کا جہان خط بہیجنا منظور ہے اور مکتوب الیہ کا نام معہ اوس القاب کے جو خط مین اوسکے واسطے لکہا گیا ہے لکہا جاتا ہے اور اس سطر کے نیچے گوشہ مین وہ کلمات جو خط کے پہونچنے کیواسطے دعا کی طور پر ہوتے ہین اور ہر ایک کے مرتبہ کے موافق مقرر ہین لکہتے ہین اور جدہر بند کیا جاتا ہے اودہر کاتب کا نام اور تاریخ اور دن روانگی کا لکہنا واجب ہے

نقشہ اوسکا ہمسر کے نام بعونہ تعالی خط ہذا بدار السلطنت لکہنو بمحلہ مغلپورہ رسیدہ بمطالعہ ساطعہ یا بمطالعہ سامی یا بمطالعہ گرامی یا بسامی خدمت یا بگرامی خدمت خانصاحب شفیق مکرم مظہر لطف وکرم امیر اللہ خانصاحب زاد عنایتہم

اور بڑے کے واسطے

انشاءاللہ تعالی عریضہ ہذا یا عرضی ہذا در بنارس بمحلہ منڈوی وال رسیدہ از نظر فیض منظر یا بشرف خدمت یا بعالیجناب یا بحضور فیض گنجور جناب مستطاب قبلہ وکعبہ دوجہان امیدگاہ فدویان جناب مرزا کریم اللہ بیگصاحب دام ظلہم

اور چہوٹے کے واسطے

انشاءاللہ تعالی خط ہذا در بلدہ کانپور محلہ ٹپکاپور رسیدہ بسرور مطالعہ یا مطالعہ مباہجہ برادر عزیز از جان قوت بازوے ناتوان شیخ امیر علی طال عمرہ

اور دوسرے طرف جدہر خط بند کیا جاتا ہے اپنا نام اور تاریخ ہمسر کے مقابلہ مین اسطرح

رقیمۃ الوداد یا رقیمہ نیاز محررہ یا ملتمسہ حسن علی عفی اللہ عنہ وعن سیاتہ از اکبرآباد

۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ

اور بڑے کے مقابلہ مین

عریضہ	یا عرضی	معروضہ ششم	ماہ
کمترین امام علی	از مراد آباد	محرم الحرام سنہ ۱۲۶۱ ہجریہ	

اور چھوٹے کے مقابلہ مین

الراقم	یا رقیمہ الدعا	مورخہ	یا مرقومہ
عبد العلی عفی اللہ عنہ	از گورکھپور	دوم شعبان سنہ ۱۲۵۵ ہجریہ	

واضح ہو کہ شقہ اور پروانہ یا ادنی کے نام کا خط جو ہوگا اوسکے لفافہ پر مطالعہ اور فقرہ دعائیہ جو خط پہونچنے کیواسطے لکھتے ہین نہ لکھینگے صرف پتہ اور اوسکا القاب اور نام لکھہ دینگے اور قاعدہ والون سے مخفی نہین ہے کہ یہہ الفاظ جو لفافہ کے واسطے موافق مرتبہ اعلی اور ادنی اور مساوی کے فارسی مین مقرر ہین اردو زبان مین ترجمہ اوسکا کیونکر اور کیسا ہو سکتا ہے یعنے بسامی مطالعہ اور گرامی مطالعہ اور مشرف خدمت اور نظر فیض منظر اور عالیجناب اور حضور فیض گنجور یا مفتوح باد اور مشرف باد اور رقیمۃ الوداد اور عریضہ وغیرہ کے عوض مین ہندی کا کون لفظ قایم کیا جائے مگر یہہ کہ اگر فارسی کو مٹا کر خواہ مخواہ ہندی لکھا چاہا ہے تو وہ سب باتین چھوڑ کر یون لکھے یہہ خط لکھنؤ محلہ سعادت گنج مین پہونچکر میر صاحب مشفق یا برادر صاحب قبلہ یا برخوردار سعادت نشان فلانے کو پہونچے اور دوسری طرف صرف اپنا نام

امیر علی — مقام مین پوری — چوتھی رمضان سنہ ۱۲۴۴ ہجریہ

قاعدہ تحریر مین اگر نام کسی پیغمبر کا آوے تو اوس نام کے بعد علیہ السلام اور اپنے پیغمبر کے نام نامی کے ساتھہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ اور اونکے اصحاب مین اگر ایک نام ہو تو رضی اللہ عنہ اور دو نام ہوون تو رضی اللہ عنہما اور اوس سے زیادہ ہوون تو عنہم اور اولیا کے نام کے ساتھہ رحمۃ اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہ اور دوسرے اشخاص کے واسطے بڑا ہو یا چھوٹا مرد اگر مر گیا ہو تو مرحوم اور مغفور اور عورت ہو تو مرحومہ اور مغفورہ اور بادشاہ کے حق مین حضرت خلد مکان اور جنت آرامگاہ یا جو لقب بعد مرنے کے اونکے لئے مقرر ہوا ہو جیسے حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام اور حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت

عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہما اور حضرات خلفای راشدین رضی اللہ عنہم
اور حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلطان المشایخ سلطان نظام الدین
قدس سرہ العزیز اور والد مرحوم برادر مغفور والدہ صاحبہ مرحومہ اور حضرت ظل سبحانی خلد مکان اور
ادنی کم مرتبہ کے واسطے مرد ہو تو متوفے جیسے پیرو جو لاہہ متوفی اور عورت ہو تو متوفیہ جیسے جبنی بھٹیاری
متوفیہ اور ہندو اگر رتبہ رکھتا ہو تو بیکنٹھ باشی جیسے مہاراجہ لعل بہادر بیکنٹھ باشی اور کم رتبہ ہو تو اوسکو
بھی متوفی لکھنا چاہیئے جیسے رام سکھ زمیندار متوفے فقط **تیسرے فصل**
بعضے ضروری قاعدون کے بیان مین جاننا چاہیئے کہ منشی کو تیس باتوں کا جاننا ضرور ہے +
پہلی بات منشی کو چاہیئے کہ لغت عربی اور فارسی اور اشعار اور مثلین ہر طرح کے یاد رکھتا
ہو کہ جس جگہہ موقع اور قرینہ دیکھے شعر خواہ مثل عبارت مین لکھے کسواسطے کہ انشا اور عبارت کا لطف
محل اور موقع پر اشعار کے لانے سے بڑھ جاتا ہے **دوسرے** یہہ کہ قلم تراشنے کا سلیقہ
معقول ہو یعنے قلم ایسا تراشے کہ دونو کنارے اوسکے برابر اور شگاف بیچ مین اور قط تھوڑا کج ہو
سیدھا اور برابر نہو اور میدان کاواک نہو یعنے میدان قلم کے موٹائی کے موافق ہو **تیسرے**
حق تعالے کے نام پر خطوط کے ابتدا ہو سو اس کے موافق بعضے تو پیشانی پر سارے بسم اللہ لکھدیتے ہین اور بعضے
لفظ حق اور بعضے حرف الف پر کہ خداوند تعالے کی یکتائی پر دلالت کرتا ہے کفایت کرتے ہین +
چوتھے حروف تمام اور پورے لکھا کرے کشادہ ہون + **پانچوین** سطرین برابر
ہون + **چھٹے** اگر مکتوب الیہ کا درجہ بڑا ہو تو پیشانی کے سفیدی زیادہ چھوڑے +
ساتوین ہر سطر کا آخر اوپر کو چڑھا ہوا ہے نیچے کیطرف جھکتا نرہے **آٹھوین** القاب
اور ادعیہ وغیرہ موافق مرتبہ مکتوب الیہ کے لکھے **نوین** دعاہیت اور مکرر نہ لکھے
دسوین الفاظ کے تکرار سے احتیاط رکھے **گیارہوین** عبارت چست اور
درست لکھے اور الفاظ سست اور نادرست سے پرہیز کرے **بارہوین** جس
طرز پر خط شروع کرے خاتمہ تک اوسکے نباہ کا خیال رکھے **تیرہوین** مقدور بھر
ایسا لفظ نلکھے کہ اوسمین ہجو اور مذمت کے بو پائے جاسے مثلاً اگر مکتوب الیہ
کانا ہو تو اوسکو یہہ نہ لکھے کہ آپ کے ایک نگاہ سے ہمارا کام ہو جائیگا یا آپ جدہر

ایک نظر سے دیکھین گے اودہر بالغ بالغ ہو جایئے اور عورت اگر کچہہ علم اور قابلیت رکہتے ہو تو اوسکو یہہ نہ لکہنا چاہیئے کہ آپ علامہ زمانہ اور قابلہ فرزانہ ہین +

چودہوین رسم خط سے خبردار رہے اور جو حرف ملاکر لکہنے کے قابل ہے اوسکو جدا اور جو جُدا لکہنے کے قابل ہے اوسی ملاکر نہ لکہے مثلاً خدمتگار کو خدمت گار اور پرہیزگار کو پرہیز گار نلکہے اور اسیطرح ایک لفظ کو دو ٹکرے کرکے نہ لکہے جیسے برخوردار کا لفظ ہے ایک سطر مین برخور اور دوسرے سطر مین دار نہ لکہے +

۱۵ پندرہوین خط مین ہر لفظ پر نقطہ اور اعراب یعنے زبر اور زیر اور پیش لکہنا نہ چاہیئے کہ یہہ بات مکتوب الیہ کے جہالت پر دلالت کرتے ہین +

۱۶ سولہوین عرضی کے پشت پر کچہہ لکہنا نہ چاہیئے +

۱۷ سترہوین اگر خط دور بہیجا ہے تو تاریخ تحریر ضرور ہے لکہنے چاہیئے +

۱۸ اٹھارہوین بعد لکہنے کے نظر ثانی واجب ہے کہ غلطی نہ رہ جائے +

۱۹ اونیسوین اگر کوئے حرف چہلنے لگے تو قلم کو موںہہ مین نہ لیا کرے اور کان پر رکہنے سے بہتر تو یہی ہے کہ دوات کے پاس رکہدے +

۲۰ بیسوین اگر مکتوب الیہ رتبہ مین بہت بڑا ہو اور بعض وقت خط مین اوسکے نام کے لکہنے کی ضرورت ہو تو نام اوسکا خط کے پیشانی پر لکہنا چاہیئے القاب کے سطر مین لکہنا مناسب نہین + ۲۱ اکیسوین گالی اور سخت گوئی کے الفاظ سے احتیاط لازم ہے + بائیسوین بعد لکہنے کے سطرون پر خاک اور ریت چہڑکے یا بعد خشک ہونیکے پیٹے تاکہ حروف گیلے نہ ہین کہ اکثر لفظ کے مٹنے سے مطلب فوت ہو جاتا ہے + ۲۳ تیئسیوین اگر خط پر مہر ہے تو نام لکہنا فضول ہے +

۲۴ چوبیسوین خط کو لفافہ کرکے زمین پر رکھ دے قاصد اوسکو اوٹھا لیے

۲۵ پچیسوین مکتوب الیہ کو جیسا القاب لکہا ہے اوسکے مناسب اپنے تئین لکہے یعنے جو اوسکو خداوند لکہا ہے تو اپنے تئین نمک پروردہ اور جاکر لکہے +

۲۶ چہبیسوین مکتوب الیہ کو کہین غایب اور کہین حاضر نہ لکہے یعنے ایک جگہہ انجناب

وآن مخدوم فرموده تو بوند اور دوسرے جگہہ شما فرموده بودند نہ لکہے خصوصیت این قاعدہ
کے صرف فارسی کے واسطے ہے نہ اردو کے لئے کسواسطے کہ وہان ایسے ترکیب واقع
نہین ہوتی ستائیسوین [۲۷] خط کو مربع نہ رکہے یعنے چارون گوشہ برابر نہ چہوڑے
کسواسطے کہ خط نشانی محبت کی ہے اور تربیع موافق قاعدہ نجوم کے دشمنی پر دلالت
کرتی ہے + اٹھائیسوین [۲۸] اگر خط عورت کے نام ہے تو جہانتک ممکن ہو
نام اوسکا لکہنا نہ چاہیئے اور کلمات اشتیاق کے اوس خط مین نہون مگر وہان جو ایسے
باتون کے لایق ہو + اونتیسوین [۲۹] بادشاہون کے حضور مین عبارت شوقیہ
لکہنے آداب کے خلاف ہے تیسوین [۳۰] اگر خط غیر کے طرف سے دوسرے کے نام لکہا ہے
تو اوسکا محرم راز ہونا چاہیئے جابجا اوسکو کہتا نہ پہرے فقط اور سب پر مقدم یہہ ہے
کہ کچہہ عقل اور تمیز اور ذہن بہی رکہتا ہو کہ قاعدون کو یاد رکہے اور کتابونکو دیکہہ کر لکہنے
پڑہنے کی ربط حاصل کرے اور استادون کے خدمت مین حاضر ہو کر جو کچہہ اون سے سیکہے
بہول نہ جاے اور اونکے تعلیم پر عمل کرے نہین تو صرف کتابون کا پڑہنا اور طوطی کے طرح قاعدون
کو رٹنا کچہہ کام نہین آتا **حکایت** ایک میانجی اپنے فرزند کے تعلیم مین بہت مصروف
رہتے تہے باپ کو اتفاق سفر کا ہوا بیٹیا سارے بہار دانش اور پان سیر پختہ مکتوب وزن
کر کے پڑہ گیا اوسی عرصہ مین میانجی نے چہہ تہان چہینٹ اور پانچ تہان پچہتولیہ کے اور
دس تہان گوٹہ کناری کے بہیجے اور لکہا کہ مال کے رسید اور گہر کا حال اور اپنے لکہنے
پڑہنے کے حقیقت سے مطلع کرو صاحب زادہ عالی فہم اوسکا جواب لکہتے ہین
چہہ ہین تہان یون پان گوٹہ کناری وہ وہ گاو پلپل مسکیند نور چشمے پیدا کردہ بہار دانش
سب ختم مکتوب جیٹ ہزم فقط چہین چہان یون پان گوٹہ کناری وہ وہ تو گویا اپنے
دانست مین رسید لکہتے ہین چہہ تہان چہینٹ پانچ تہان پچہتولیہ دس دس تہان گوٹہ کناری
کے اور گاو پلپل مسکیند نور چشمی پیدا کردہ یعنی گہر کا حال لکہا جاتا ہے کہ گاے بونکتے
ہے اور بچہ جنے ہے بہار دانش سب ختم مکتوب جیٹ ہزم اپنے لکہنے پڑہنے کے حال مین فرماتے
ہین کہ بہار دانش تمام ہوئی اور مکتوب پانسیر پختہ سارا نوش جان ہو کر سب ہضم ہو گیا مطلب

سمجھ کہ پیٹ مین اگیا اور سب یاد کرلیا تو ایسے طبیعت کے ادمي کو بہتیرا لکھاے پڑہائے
لیکن کچھہ فاید نہین ہوتا غرض کہ یہہ تیس باتین اون منشیون کو ضروري ہین جنکو
تھوڑا سا سلیقہ خط لکہنے کا حاصل ہو ہہین تو منشي حقیقت مین وہ ہے کہ ہر طرح کے
عبارت لکہنے کے طاقت رکہتا ہو اور ایک مطلب کو کئے طرح سے لکہہ سکتا ہو اور چاہیئے اوسکو
مختصر تہوڑے عبارت مین لکہہ دے چاہیئے تو طول کرکے کئے ورق مین تمام کرے اور جو
پچھلے اوستاد مثل ملا ظہوري اور طاہر وحید اور ابو الفضل وغیرہ مشہور ہین ہر ایک
کے طرز پر بے تکلف لکہہ سکتا ہو اس صفت کا منشي اس زمانہ مین کم پیدا ہوتا ہے
یون تو روبکاري نویس جو ڈگري ڈسمس لکہہ جانتا ہو بلکہ نون پیاز کے حساب لکہنے
والے کو بھی منشي کہتے ہین اور اگر اوس صفت کے منشي ہین بھی تو قدر دانی ناپیدا
ہے + **نقل** ہے کہ ایک منشي بوندیل کہنڈ مین کسی راجہ کے یہان نوکر ہوئے
راجہ کے سرکار مین ہندي نویس مرہٹے لکہنے والے کو خاص قلم کہتے تھے منشي صاحب
وہان فارسي بردار مشہور ہوئے جب کبھي کوئي خط کہین سے آتا تو اوسکے پڑہنے اور
جواب لکہنے کے واسطے حکم ہوتا تھا کہ فارسي بردار کو لاؤ منشي جي بیچارے ایک میلی سی پگڑي
باندھے اور پہٹا سا جامہ پہنے پرانا ٹوٹا ہوا قلمدان لیکر دربار مین حاضر ہوکر خط لکہہ پڑہ دیتے تھے
ایکدن خود بخود دربار مین حاضر ہوکر غم کی صورت بنا سر جھکاکر بیٹھہ گئے راجہ صاحب نے فرمایا
کہ آج ہمارے پھارسی بردار کا کا دکھہ بھیو ہے کہ کچھہ بولت بتلات نہین ہین منشي جي نے
عرض کیا کہ مہاراج جب مین نوکري کے واسطے نکلا تو گھر سے کئے قسم کے فارسی لیکر آیا تہا
اب جو مین حضور مین نوکر ہوا تو وہ فارسي سرکار مین سب خرچ ہوگئے اسواسطے ڈرتا ہون
کہ جب فارسي کچھہ باقي نرہے تو سرکار مجھے فارسي بردار مین کسواسطے نوکر رکہینگے راجہ صاحب
نے فرمایا کہ اوداس نان ہو جیو پہارسي جہان مول بکات ہوئے اونٹ لیجاؤ چھکڑہ گاڑي
لیجاؤ رُوپیا پیسا لیو جائے کے لدوا لے اؤ منشي جي نے اوٹھہ کر سلام کیا اوسوقت
دو ہزار رُوپیئے فارسي کي قیمت اور ایک برس کے تنخواہ پیشگي اور چار اونٹ دو چھکڑے
فارسي لادنے کے واسطے عنایت ہوئے منشي صاحب وہ روپیا لیکر گھر تشریف

لائے اور سال بھر عیش و آرام سے گھر مین گذرا بعد ایک سال کے اپنا اسباب اور عربی اور
فارسی کی کتابین بار برداری سرکاری پر لادکر پھر حاضر ہوئے اور کتابون کو سامنے گذرانکے
عرض کیا کہ یہہ فارسی ہر قسم کے خرید لایا ہون مہاراج کے اقبال سے بہت دنون تک فراغت
ہے چنانچہ اس خدمت کے صلہ مین خلعت اور انعام مرحمت ہوا وہان تو نافہمی سے منشی صاحب
کے حق مین مفید ہوئے حیف ہمارے زمانہ مین فہمید بھی مضرت پہونچاتی ہے البتہ قدرت خدا کی
معمور اور زمانہ قدردانون سے بھی خالی نہین ہے ہزار ہزار بلکہ لاکہہ لاکہہ شکر کا مقام ہے کہ
سرکار کمپنی انگریز بہادر مین علم اور فضل اور کمال اور ہنر اور شرافت اور نجابت کی قدر و منزلت
جیسا کہ چاہیئے بہت ہوتے جاتے ہے اور اہل علم کے پرورش ہر جگہہ بڑے عہدہ و
نیز عمل مین آتے ہے کہین کوئے منصفی اور صدر امینی اور صدر الصدوری
اور کوئی تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کی خدمت مین ممتاز کہین کوئی قاضی و مفتی کوئی
منشی کوئی سررشتہ داری کی عہدہ پر سرفراز ہے خصوصاً جناب عالیشان حاکم دوران
معدن عدل و سخا مخزن اقبال و عطا آسمان جاہ و رفعت خورشید شان و شوکت نواب
مستطاب جناب ہنریل جیمس طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہم و اجلالہم کے
طبیعت فیض طینت علاوہ قدردانی اور جوہرشناسی کے ہردم علم و ہنر کے نمایش اور کسب کمال کے
افزایش مین یہان تک متوجہ اور مصروف رہتے ہے کہ جا بجا علم عربی اور فارسی کے تعلیم
کے واسطے مدرسے اور ہر طرح کے مدرس مقرر اور ماموز اور طالب علمکی پرورش اور شوق
بڑہانے کے لیئے درجہ بدرجہ درماہی اور مواجب اور بعد حاصل ہونے لیاقت کے طرح طرح کے
عہدے ہر ایک کے مناسب تجویز اور منظور فرمائی گئے ہین اگر غور کیجئے تو اس سے بہتر اور
کوئی طریقہ فیض رسانی اور عزت افزائے کا جہان مین ہو نہین سکتا کہ روسا اور شرفا خصوصاً
غربا کی اولاد جنہین معلم رکہنے کا مقدور نہین علم ضروری سے بھی آشنا اور روزی کے اور
معاش کے فکر اور تردد سے بھی بے پروا ہو جاتے ہین خدا ایسے حاکم جلیل القدر اور قدر افزائے
علم و ہنر کو رعیت کی سر پر سایہ گستر رکھے + **تیسرا باب خطوط اور رقعات**
مین اسباب مین چار فصلین ہین **پہلی فصل مین** ہمسرون کے خطوط

اور اونکے جواب اور اس فصل مین چھہ خط اور ایک رقعہ معہ جواب اور ایک خط غیر جوابی ہے

پہلا خط جواب طلب

مرغ جان کو قفس تن سے رہائی ہوتی | لیکن اوس جان جہان سے نہ جدائی ہوتی

شفیق میرے جس دن سے آپ کلکتہ تشریف لیگئے لکھنؤ کا شہر میرے آنکھون مین اوجاڑ اور گھر مجھے ایک کالا سا پہاڑ معلوم ہوتا ہے بیٹھا ہوں تو جگر مین درد بے اختیار ایسا اوٹھتا ہے کہ بے چین ہو اوٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور اوٹھتا ہوں تو ناتوانی سے تھرتھرا کر ناچار بیٹھہ جاتا ہوں رونگٹا رونگٹا بدن مین نشتر سا چبھتا ہے اور کلیجا آٹھہ پہر آگ کے انگاری کے طرح پھنگتا ہے کہانا پینا چھوٹ گیا اور دل کے زخم کا ٹانکا ٹوٹ گیا نیند تو خواب مین بھی صورت نہین دکہاتے اب موت بھی مجھسے آنکھہ چراتی ہے دنکو بن پانی کے مچھلے کیطرح تڑپتا ہوں رات کو کروٹین بدل بدل کر کانٹون پر لوٹتا ہوں مین تو بہترا اپنے تئین سنبھالون لیکن بقول میان مصحفی صاحب کے دلکو کیسا کرون **بیت** دلکے وحشت کا یہہ عالم ہے کہ بے منت دست + پرزی ہو ہو کے گریبان اوڑا جاتا ہے + افسوس کی بات ہے کہ میرا تو آپکی یاد مین یہہ حال ہے اور آپ نے ایسا مجھے دلسے بھلایا کہ کبھی سلام و پیام سے بھی یاد نفرمایا خدا کیواسطے اپنے خیریت سے مطلع فرمائیے اور خوش خبری ملاقات کی جلد سنائیے اور اگر ممکن ہو تو ایک گھڑی انگریزی بہت تحفہ لیکر بھیجائی کہ جدائی کے رنج سے تاری تو گنتا ہے رہتا ہوں اب ہر ساعت آپکی انتظار مین گھڑی سے دم شماری کیا کرون والسلام

دوسرا خط اوسکی جواب مین

خواب مین تمنے اگر شکل دکہائی ہوتی + جو بلا جان پر آئی ہے نہ آئی ہوتی +

شفیق میرے عنایت نامہ کیا پہونچا گویا مردے کے جلانے کو مسیحا پہونچا کاغذ اوسکا جگر کے زخم کے واسطے کافور کا مرہم تہا اور ہر نقطے پر محبوب کے تل کا لطف اور ہر سطر پر معشوق کے زلف کا عالم تہا سفیدی اوسکی آنکھہ کی سفیدی اور سیاہی پتلی کی سیاہی تھی جس قلم سے یہہ نامہ لکھا گیا وہ قلم نہین سرمہ کی سلائی تہی کہ اوسکے ہر لفظ سے آنکھہ روشن ہو گئے اب اپنا حال کیا لکھون کہ جدائی سے بیتاب رہتا ہوں اور آٹھہ پہر آپ ہی کے کہانی دلسے کہتا ہوں ہزبان شمع کیطرح جلتے اور مثل موم کے پگھلتے ہین دبلا اتنا ہو گیا ہوں کہ پانیکے لہر کیطرح اپنے آنسو کے دریا مین آپ بہا جاتا ہوں ہر چند کہ زندگی کا کچھہ بھروسا نہین ہے لیکن اگر حیات باقی ہے تو پھیر دیکھا

صحبت وہی باتین اور وہی دن راتکی ملاقاتین ہین اور وہی شکار اور وہی عیش باغ کی سیر اور مرگئے
تو اپنا فاتحہ خیر سے گھر سے بہت نفیس اور عمدہ بہیجا ہُون اوسکی سُوئی سے آپ ہماری ناتوانی
اور سرگردانی سمجھ لینگے اور پُرزے اوسکے ہمارے دلکے پرزون سے خبر دینگے زیادہ سواے
اشتیاق ملاقات کے اور کیا لکھون + **تیسرا خط جواب طلب** خانصاحب
مشفق مہربان کرمفرماے میری سلامت رہیئے بعد سلام اور اشتیاق ملاقات کے گذارش ہے کہ
آغا سید محمد صاحب شیرازی مال پشمینہ کا کئے دن سے یہان لائے ہین اوس مال مین ایک دوشالہ سفید
دوردار سوزن کار قیمتی بارہ سو روپئے کا مجھے بہت بہلا معلوم ہُوا سو روپئے بیعانہ دیکر
اٹھہ دن کے وعدہ پر جاکر لیکر رمضانی خدمتگار اور پرشن کہار کے ساتھ خدمت عالی مین
روانہ کیا ہے اگر پسند ہو تو رکھ لیجئے اور اطلاع کیجئے کہ باقی قیمت بہی ادا کردیجائی نہین تو
پہیر بہیجئے کسواسطے کہ بعد اٹھہ دن کے پہرنا مشکل ہے زیادہ خیریت + **چوتھا خط اوسکی
جواب مین** منشی صاحب مخدوم مکرم عنایت فرماے نیازمندان زاد عنایتہ بعد سلام اور اشتیاق
مواصلت کے التماس یہہ ہے کہ نامہ نامی معہ دوشالہ سفید دوردار قیمتی بارہ سو روپے کے پہونچا شکر
اس عنایت کا کہان تک ادا کرون مجھے ایسے دوشالہ کے بہت دنونسے تلاش تہی فی الحقیقت بہت
ہی تحفہ ہے اور نیازمند کو نہایت پسند ہُوا ہنڈوی پندرہ سو روپے کی پہونچتی ہے بارہ سو روپیہ
بابت قیمت دوشالہ کے سوداگر کو دیگر تین سو روپیئے کا رومال اوسی کے جوڑ کا خرید کرکے عنایت
فرمائی زیادہ نیاز **پانچوان خط جواب طلب** راجہ صاحب عالیقدر قدر افزاے نیازمندان
زاد اشفاقہ شرح اشتیاق ملاقات کے واسطے ایک دفتر چاہیئے ناچار اوس سے درگذر کرکے
مطلب عرض کرتا ہُون کہ بندہ ناچیز ہرچند کسی بات کے لیاقت نہین رکہتا لیکن سرکار کی مختاری کے
عہدہ پر مامور ہوکر دو برس سے حاضر باش کچہری تہا اور تین مرتبہ مقدمہ آپکا تجویز ثانی کیواسطے
ضلع پر بہیجا گیا اور پہر عدالت صدر مین دایر ہوا بارے الحمد للہ کہ بندہ کے شرم خدا تعالے
نے رکھ لی یعنے مقدمہ آپ تینون حاکمون کے اجلاس مین پیش ہو کر ضلع کا فیصلہ منسوخ
ہُوا اور آپکے حق مین ڈگری ہُوئی حق تعالی مبارک کرے اب ہمارے محنت اور جانفشانی کی قدر دانی
آپ کے ہاتہہ ہے زیادہ کیا عرض کرون + **چہٹا خط اوسکے جواب مین** میر صاحب

مجمع الطاف بیکران زاد محبتہ بعد شوق معانقہ جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے مدعا لکھا جاتا ہے
کہ خط آپکا واسطے اطلاع سرسری مقدمہ کے پہونچا دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی حقیقت مین ریاست
خاندانی ہمارے آپ کی محنت اور جانفشانی سے قایم رہ گئے مختاری کیسی ہمنے آپ کو اپنے سے بہتر تجویز
کر کے مقدمے کے خبر گیری اور پیروی کے واسطے تکلیف دی تھی بالفعل ایک دوشالہ اور رومال
اور ایک گھوڑا معہ ساز ہدیہ کے طور پر بھیجا جاتا ہے اگر قبول فرمائی تو عین مہربانی ہے اور ہم
ساری عمر آپکی خدمت گذاری کے واسطے حاضر ہین زیادہ اشتیاق + **ساتوان جواب
طلب** مولویصاحب مصدر اشفاق فراوان مظہر اخلاق بے پایان زاد عنایتہ بعد سلام اور
تمنائی ملاقات کے عرض حال کرتا ہون کہ بندہ آپ سے رخصت ہو کر فرخ آباد مین پہونچا اور صاحب
مجسٹریٹ بہادر سے ملازمت حاصل کی صاحب ممدوح نے کارگذاری کے پروانے اور نیکنامی
کی چیٹھیان ملاحظہ فرما کر امیدوار فرمایا ہے کہ جب کوئی عہدہ خالی ہوگا پرورش تمہاری کیجائیگی
لیکن بالفعل کوئی عہدہ خالی نہین ہے شاید چند روز بعد کوئے تہانہ داری خالی ہو اسی امید پر اگر فرمایئے
تو ٹھہرون نہین تو جیسا ارشاد ہو ویسا عمل مین لاؤن زیادہ کیا تصدیع دون + **آٹھوان
خط اوسکی جواب مین** مرزا صاحب سراپا لطف وعنایت زاد محبتہ بعد ہدیہ سلام مسنون
اور اشتیاق ملاقات مسرت آیات کے واضح رای سامی ہو کہ محبت نامہ عین انتظار مین پہونچا حال خیریت
دریافت ہوا بندہ کی راے مین اگر کوئی عہدہ سررشتہ داری خواہ روبکار نویسی یا اظہار نویسی کا خالی
ہو تو مضایقہ نہین ہے نہین تو تہانہ داری ہرگز قبول نفرمائیگا بھوکہا اور ننگا رہنا بلکہ بھیک
مانگنا بہتر ہے مگر تہانہ داری نوکری کرے اوسی واسطے کہ یہہ عجب طرحکا عہدہ بیہودہ ہے کہ اگر کوئی
واردات اور سانحہ مثل چوری اور خون وغیرہ کے اپنے تہانہ کے علاقہ مین ہوجاے اور چور اور
خونی گرفتار نہو تو اوپر تو حکام ناراض ہین ایدہر نارسائی ثابت ہوتی ہے بلکہ نوکری سے
جاتی ہے تب خواہ مخواہ بیگناہ پر بہی گناہ ثابت کرنا پڑتا ہے پہر اسطرح کا وبال اپنے سر لینا
اور تہمت کسی پر رکھہ دینا کسی مذہب مین جایز نہین ہے آیندہ آنکو اختیار ہے زیادہ خیریت
نوان رقعہ جواب طلب حضرت سلامت بندہ آج آپ کے خط کے وسیلہ سے صاحب کی
خدمت مین حاضر ہوا فی الحقیقت جسقدر ثنا اور صفت اونکے آپ کی زبان مبارک سے سنی تہی اوس سے

زیادہ پایا میرے ساتھہ نہایت اخلاق اور محبت سے پیش آئے اور فرمایا کہ مین آپکے کام مین جان و دل سے محنت کرونگا اگرچہ اونکے وضع داری دیکھہ کر میرا اطمینان قرار واقعی ہوگیا لیکن بعضے باتین پہلے سے گوش گذار کردینا مناسب ہے اور بندہ خود اوسکو کہہ نہین سکتا اسصورت مین اگر حضرت فرصت کیوقت خود تشریف لے چلین اور بندہ بہی ساتھہ چلے تو سب باتین اوسیوقت بخوبی طے ہوسکتے ہین زیادہ کیا تکلیف دیجاسے + **دسوان رقعہ اوسکی جواب مین** بندہ نواز لالہ صاحب کے تعریف جو کچھہ آپ لکہین سو تہوڑی ہے یہہ شخص خلق اور مروت مین اپنا نظیر نہین رکہتا اگرچہ بندہ کی حاضری کے کچھہ ضرورت نہتی اور موصی الیہ آپکے فرمانے سے کبھی باہر اور قاصر نہوتا لیکن موافق ارشاد کے کل چار بجے حاضر ہونگا اور ہمراہ رکاب چلونگا زیادہ نیاز + **گیارہوان خط جواب طلب** جناب شاہ صاحب معدن معرفت اور حقیقت مخزن شریعت اور طریقت زاد عرفانہ بعد تمہید لوازم نیاز اور مراسم سلام مسنون الاسلام مکلف اوقات بابرکات ہوتا ہون کہ آج ایک مجلس مین مذکور تفسیر اور حدیث کا ہوتا تہا بیان الم کا آگیا اور گفتگو اسباب مین ہوئے کہ مفسرین نے جو ان حروف کا بیان تفسیرون مین لکہا ہے سو معلوم ہے لیکن معلوم نہین کہ حضرات صوفیہ اپنے طور پر کیا فرماتے ہین آخر یہہ بات ٹہری کہ حضرت کو کچھہ اسکی بیان کی تکلیف دیجائے اسواسطے امیدوار ہون کہ جناب جسقدر اسکے بیان مین ہدایت فرماوین تو ہملوگونکو فایدہ حاصل ہو زیادہ کیا گذارش کرون + **بارہوان خط اوسکی جواب مین** محب الفقرا محبوب اللہ سلامت سلام تحفہ اسلام فقیر کے طرفسے ہدیہ پہونچے پہر سوال کا جواب ملاحظہ ہو کہ الف اشارہ ہے اپنے یکتائی کا کہ مین ایک ہون اکیلا سب سے جدا ابتدا کی اول اور آخر مین مین ہون اور انتہا کے بہی اول اور آخر مین مین ہون پہر لام جو اوس سے ملا اوسکو اگر مسند پڑہے تو الف لام استغراق ہے یعنے مزا اس اکیلے پن کا وہی پائے جو سب سے بلکہ آپ اپنے سے بہی الگ ہوکر مجہہ مین ڈوب جائے یا یون کہیے کہ مین ہے کل ہون بالکل کو احاطہ کئے ہوئے اور اگر اولٹ کے پڑہے تو لا ہوتا ہے یعنے مجہہ سوا کوئی دوسرا موجود نہین ہے اور حرف ل کو اگر لفظ کے طور پر لکہیے تو لام لکہنے مین آتا ہے جسکے بیچ مین وہی الف ہے یہہ اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ احدیت میرے سب مین چہپی ہوئی ہے پہر حرف ل کے پڑہنے مین بہی میم زبان پر آتی ہے اور لکہنے مین بہی میم لکہے جاتی ہے یہہ میم محمد کے محبوبیت کی ہے یہہ وہ رمز ہے کہ الوہیت کے لام کے باطن مین بہی میم محمد مخفی ہے او ظاہر مین بہی ظاہر ہے اسواسطے ظاہر کرکے بہی لکہا گیا کہ الف لام میم پہر اس الم کو اولٹا کرکے پڑہیے تو ملا ہوتا ہے جسکے معنی بہری ہوئی کے

ہین خلا کی مقابلہ مین جو خالی ہونیکو کہتے ہین یعنے اپنے تئین خودی سے خلی کر تو جہان میں خدائی سے
بھرا ہوا ہے خوب خلا ملا ہو کر سب مین ملا ہُون گو ظاہر مین چھپا ہُون لیکن باطن کے آنکھہ سے تو بر ملا ہُون
اگرچہ فقرا اسمین بہت نکتے باریک اور بھی کہتے ہین کہ سمجھنا اوسکا دشوار ہے کسواسطے کہ شکر جب چکھی
تو منہہ میٹھا ہو حرف شکر کے کہنے سے مزا زبان پر نہین آتا لیکن جتنا بیان مین آسکتا تھا لکھا گیا والسلام
اللہ بس اور باقی ہوس ✦ **تیرہوان خط جواب طلب** بلبل ہزار داستان خوش بیانی
طوطی شکرستان سخن وحمد اپنی سلامت بعد شرح اشتیاق ملاقات کہ قلم اوسکی تقریر اور تحریر سے عاجز ہے
التماس کرتا ہُون کہ پہلی تاریخ شوال کو حضرت والد مرحوم مغفور نے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت
فرمائی خوشی کا سامان سب سبب ماتم اور عید کا دن میرے لیئے محرم ہو گیا لیکن جو قضا اور قدر سے کچھہ چارہ نہین ہے
چار ناچار صبر کیا اب جناب عمو صاحب قبلہ کہ سوا اونکے کوئی دوسرا اپنا سرپرست نہین ہے چاہتے ہین کہ بقرعید کے
مہینے مین میرے نکاح سے فراغت ہو جائے ہر چند کہ والد بزرگوار کے غم والم مین بیاہ شادی ماتم سے بدتر معلوم ہوتی ہے
مگر چچا صاحب کے سامنے مجال دم مارنیکی نہین اس سبب سے مجبور ہو کر راضی ہونا پڑا جو شریک ہونا آپکا اس تقریب
مین ضروری ہے اسواسطے عرض کرتا ہُون کہ آپ جسطرح ممکن ہو رخصت لیکر بیسوین ذیحجہ تک تشریف لائے زیادہ
کیا تکلیف دُون ✦ **چودہوان خط اوسکی جواب مین** مجموعہ انشای شیرین زبانی دیباچہ کتاب سخن و
معانی زاد حشمتہ قلم بعد تسلیم مراتب اشتیاق کہ آرزومندی کی تعزیت کے مضمون سے آنسو بھی بہاتا ہے
اور کچھہ خوشی مین اگر مبارکباد کا مضمون بھی زبان پر لاتا ہے اسطرح کہ زمانہ مین خوشی وغم دونو کا چولی
اور دامن کیطرح ساتھہ اور دنیا مین دھوپ چھانہہ کے طور پر شادی کے ہاتھہ مین ماتم کا ہاتھہ ہے دو پھول ایک ہے
شاخ مین پیچے ہین ایک دولہا دولہن کے سیہرے کی کام آتا ہے دوسرا میت کے تربت پر چڑہایا جاتا ہے دو موتی ایک سیپ
مین پیدا ہوتے ہین ایک بادشاہ کے تاج مین لگاتے ہین دوسرے کو کہرل مین پیس دوا مین ملاتے ہین ایک ہی کافور سے
دو شمعین بنتے ہین ایک محفل رقص کے کام آتی ہے دوسری مُردے کے مزار پر جلائے جاتے ہے چمن مین کلی اگر کہل کہلا کے
ہستی اور خوش ہوتی ہی شبنم اوسکے ہستی پر بے اختیار روتی ہی جس باغ مین خزان ہو وہان بہار بھی ہے اور جہان
گل ہے وہان خار بھی ہے بادام کے پوست اور مغز کو دیکھیئے کہ سختی اور نرمی ایک ہی جگہہ ہو اور برف کو سوچیئے تو گرمی اور
سردی اوسکے ساتھہ ہے موجود ہے سرخی اور زردی گل رعنا کی دلیل ہے اس بات پر کہ عالم مین جبتک بنی آدم ہین خزان
اور بہار دونو باہم ہین تقدیر نے اگر صبح کو لباس سفید خوشی کا پہنایا تو شام کیواسطے جامہ سیاہ ماتمی بنایا حاصل

یہہ کہ آپکے والد ماجد نے عین عید کے دن انتقال فرمایا گویا اسی گردش لیل و نہار اور رنج و راحت خزان
و بہار کا تماشا دکھایا تھا اس غم نے جتنا رولایا تھا اوتنا ہی آپ کی شادی نے ہنسایا اوس افسوس مین آسمان
جو ماتمی لباس پہنے ہوئے نظر آیا تو شفق کی سرخی نے وہین خوشی کا رنگ بہی دکھایا رنج مین پہلے دو ہتڑ
جو مونہہ پر مارا تو پھر خوشی مین دہی و دونا ہتہ اوٹہا کر یون دعا مانگی کہ خدا اوس مرحوم کو جنت نصیب کرے اور آپ
سلامت رہین اور یہہ شادی مبارک ہو بندہ بہی اداے رسم فاتحہ خوانی اور شرکت محفل شادمانی کی واسطے ضرور حاضر
ہوگا زیادہ والسلام +

پندرہوان خط غیر جوابی

شفیق میرے سلمہ بعد سلام کے واضح ہو کہ بعضے دوستون کے
بیانسے دریافت ہوا کہ آپ کسی کے فریب مین اگر ایک عورت کے حسن و جمال کے صرف تعریف ہی سنکر ایسے شیفتہ
اور فریفتہ ہو گئے کہ گھر بار سب یکبارگی بہولا دیا اور تمام عزیزون کے محبت سے دل اوٹھا لیا اب وہین ہزار روپے
پر معاملہ نکاح کا ٹھہرا ہے اوسمین پانچ ہزار روپے کا تو اپنا اسباب بیچا اور پانچ ہزار روپے قرض کیا چاہتے ہین اگرچہ حجاب کے
سبب سے مجھے آپنے کچھہ نہین لکہا مگر انہین دوستون کے اظہار سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ اس امر مین مجھ سے بہی اجازت
چاہتے ہین بہت تعجب ہوا کہ اول تو سنی سنائی باتکا اعتبار ہے کیا دوسرے آپ سا آدمی جو عورت کے دام مین
آجاوے تو اورونکا خدا حافظ اب مین ایسے امر مین کیا عرض کرون اور اجازت کیا لکھون ایک حکایت برمحل
یاد آئی اوسی دیکہہ کر سمجہہ جائیے کہ یہہ بات آپکیواسطے زیبا یا نا زیبا ہے اور یہہ ارادہ آپکا کیسا ہے نقل ہے کہ ایک
سوداگر بہت سامان اور اسباب تجارت کا لیکر کسی شہر مین آیا اور چوک مین دوکان کے دروازہ پر ایک سونے
کی تختی لٹکا دی اوسمین یہہ لکہا تہا کہ بہت سے دولت لٹا کر اور مال لٹا کر عورتون کے مکر سے ہوشیار ہوا ہون اب
نہین ہوسکتا کہ کوئی مجھے فریب مین لاوے اور مکر کے پہندے مین پہنساوے اتفاقاً ایک بوڑھیا کٹنی کی نگاہ
اوس تختے پر پڑی اوسیوقت کمر مکاری کی باندہ کر طیار ہو گئی کہ اس جنگل کے وحشی کو فریب کے جنگل مین
لایا چاہیے اور جسطرح بنے اس جانور کو جال مین پہنسایا چاہیے وہ بوڑہیا کیسی کہ برسون کے بیاہ نکاس اور سال
مین کیطرح سفید بال پوپلی نہ منہہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت چہرے پر جہریان پڑی ہوئین جیسے گنگا کی ریتی
پر پیرونکا نقش بن گیا ہو یا سفید اطلس پر آتو کیا ہو سر پر آپ ہی ہلتا ہوا کنٹھا کربلائی ایک ہاتھ مین اور جیب
دوسرے ہاتھ مین سبز شال کا قصابا سر پر بندہا ہوا برقع مونہہ پر پڑا اور سفید دوہرے سے پانون تک اوڑھے
پاپجامہ پرانے مشروع اودے رنگ او وہی ٹیری سمجھنے کا پہنے یا نیچے زمین پر لوٹتے ہوئے تمام چوک مین بڑے بہدے
سے اپنے فن مین طاق کہ اگر چاہیے تو آسمان کے تارے توڑ لاوے اور سمندر کے لہرونکا جال بناوے سوداگر

کے پاس بی تکلف نہ جان نہ پہچان آگر بیٹھہ گئے اور یہہ دیکھہ وہ دیکھہ کوئی چیز اوٹہائے پھر رکھہ دے
کچھہ مال خریدا کچھہ نہ خریدا بعضے چیز کی قیمت دی بعضے کی نہ دی اوٹہنے کا ارادہ کیا اور پھر ٹھنڈی سانس بھر کے
بیٹھہ گئے اور سوداگر کے بلائین لیکر کانین یہہ بات سُنائی کہ واری جاؤن اس شہر کے چودہری کی ایک
بیٹی ہے حور کی صورت نور کی مورت اوسکی شامت کہیئے یا خوبی قسمت کہین اپنے کوٹھے پر کھڑی تھی تمہاری صورت
دیکھہ کر بیقرار ہو گئی ہے بس اوسے تو صرف تمہاری یاد سے کام ہے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام یہہ چیزین جو مین تمہاری
دوکان سے لئے جاتی ہون صرف اوسی کی تسکین کے واسطے اب لیجا کر دکھاتی ہون یہہ افسون پھونکتی ہی
سوداگر صاحب کو تو سودا سا ہو گیا پہلے تو کارندون سے فرمایا کہ بڑی بی نے جن چیزونکا دام دیا ہو پھیر دو
اور ہمارے حساب مین لکھو بڑی بی یہہ بات سنکر خوب خوش ہوئین اور ایسا ہنسین جیسے دیگ مین پانی جوش
کہاتا ہو رال منہہ سے ٹپک پڑی کہا کہ میرا تمہارا دام ایک ہی ہے پھر سمجھہ لونگی غرض نکاح کا معاملہ طے ہوا اور
پانچہزار روپئے بڑی بی کے انعام کے ٹھہرے اور پہلے دید وادید کا سودا ٹھہرا تو سوداگر کو کوئی اور
ہی عورت جسمین دکھا کر بیتاب کر دیا اور ادہر چودہری کے پاس جا کر بولین کہ چودہری صاحب بیٹی بیاہنی ہو تو
بیاہو ایک جانور میرے جال مین پھنسا ہے ابہی کرتے ہو تو بہتر نہین تو بہت پچہتاؤ گے صاحبزادی اپکی بدصورت
ہے ایسی کو کون پوچہتا ہے دونو طرف سے پیام سلام پہونچا اور انعام اپنا خاطر خواہ ٹہرا کر نکاح کرا دیا
سوداگر صاحب نے بعد نکاح کے دولہن کی صورت جو دیکھی تو خدا نہ دکہائے نہ سنائے کالا رنگ گال پر پتوڑے
ایک آنکھہ سے کانی پیٹہ پر کوبڑ نکلا ہوا اب کیا کرین اوداس بدحواس حیران پریشان اپنے حرکت سے آپ پشیمان
پھر اوس مکارہ عیارہ کو بلایا اور کہا کہ ای مکارہ فرہادکش یہہ کیسی دغا کی تو نے جسکے رنج سے ساری عمر زندگی
کی تلخ ہو گئی اب تو ہی اسکا کچھہ علاج بھی بتا اور خدا کی واسطے اس آسیب سے مجھے چھوڑا دہ بولی کہ ای میان
تقدیر کے آگے کوئی تدبیر نہین چلتے مینے شادی تمہاری پری کے ساتہہ کر دی تھی تمہاری قسمت
سے چڑیل ہو جائے تو مین اسکو کیا کرون بھلا کچھہ نذر نیاز کیجئے اور منت مانیئے تو پھر کچھہ ہاتہہ پاؤن
مارون اور آپ کے سر سے آسیب اوتارون اور یہہ جو سونے کے تختی پر حضور نے کچھہ لکھہ رکھا ہے
اس سے توبہ کرنی پڑیگی سوداگر نے کہا کہ نیک بخت میری توبہ ہزار بار توبہ انعام بھی اور لے اور
اس آفت سے نجات دے جب ایدہر دوبارہ انعام کی ٹہری تو اب اودہر چودہری جی کو کیا گاد
بناتے ہے کہ سو پچاس قائیونکو کچھہ دیکر چودہری کے پاس سمجھا اور سکہا کر بھیجا وہ سب کے

سب چودہری کے پاس بے تکلف زانو سے زانو بڑہاکر جا بیٹھے چودہری نے اِس گستاخی پر اُنہین تعجب کے
نگاہ سے دیکہا قسائیون نے عرض کی کہ ابتک آپ ہمارے شہر کے رئیس تھے اب ہمارے ذات برادری مین
داخل ہوئے کل صاحبزادیکا نکاح جسکے ساتھہ ہوا وہ ذات کا قسائی اور ہمارا چھُری بند بہائی ہے خدا
مُبارک کرے رئیس کے یہان قرابت ہمکو راس آئی بس یہہ بات سنتے ہی بیچارہ چودہری تو بکرے کیطرح
ذبح ہوگیا چاہتا تہا کہ چھُری سے پیٹ پہاڑ کے مرجاؤن اور اوس مکارہ کے خونکا پیاسا ہوا کہ ملے
تو کچا کہا جاؤن یا چورنگ کرکے گوشت اوسکا چیلونکو لٹاؤن اِس فکر مین تہا کہ وہ آپ ہی ننگے سر ننگے
پانون ناچتے کانپتے روتی ہوئی آپہونچی اور چودہری کے پانو پر گر کر کے بے اختیار رونے لگی کہ صاحب مین نے تو بہلا مانس
سمجہکر یہہ بات کی تہی یہہ نہ جانتے تہے کہ موا بدذات ذاتکا قسائی نکلے گا لیکن ابتک اتنی خیریت ہے کہ قضا نے
اوس جانور کو قسائی کے کہونٹے سے باندہ رکہا ہے یعنے اپنے براوری کے کہانے بلانے مین مشغول ہے
دولہن کی صورت تک نہین دیکہی حکم ہو تو ابہی ڈولا پہیر لائے ہوُن چودہری غریب نے چار ناچار راضی ہوکر ڈولا
پہیر منگایا اور سوداگر کو نجات ملی ادہر چودہری کی بہی کچہہ بات رہگئی کٹنی نے دونو کو بنایا اور دونو طرف سے
انعام پایا فقط اُنکو مناسب ہے کہ اِس رقعہ کو سمجہہ لیجئے اور جو کچہہ کیجئے خوب سمجہہ بوجہ کے کیجئے آیندہ اختیار

مصرع بر رسولان بلاغ باشد و بس + **دوسرے فصل مین بڑون کے نام کے خطوط اور اِس فصل مین پانچ خط** جواب طلب اور پانچ خط اونکے جوابمین اور ایک خط
غیر جوابی سب گیارہ خط ہین پہلا خط **جواب طلب** قبلہ حقیقی اور کعبہ تحقیقی دام ظلہم بعد ادائے
تسلیمات اور آداب بندگی کے عرض کرتا ہے کہ جناب کی بیکاری اور زیر باریکا حال سنکر طبیعت کو نہایت
قلق اور اضطراب ہوتا ہے بالفعل اِس کچہری مین کوئی سبیل نوکری کی نظر نہین آتی مگر جناب مولوی جلیس صاحب
بہادر کہ عدالت صدر دیوانی مین حاکم بالاستقلال مقرر ہوئے ہین اور جناب ہنری نیک ہارنگٹن صاحب بہادر
کہ ضلع جونپور مین صاحب جج ہین فدوی پر ہمیشہ سے نظر تفضلات رکہتے ہین اور دونو حکام والا شان سے
امید قوی ہے کہ قدردانی اور غریب نوازی کی راہ سے اگر کہین بہی کوئی جگہہ خالی ہوگی تو آپ کی پرورش
فرمائینگے اسلئے گذارش ہے کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو عرضی اپنے بہیجدون بدون آپکی اجازت کے عرضی
نہین بہیج سکتا کہ مبادا وہان بے طلب کا حکم صادر ہو اور آپ قصد نفرماوین تو کمترین کو شرمندگی حاصل
ہوگی زیادہ حد ادب + **دوسرا خط اوسکے جوابمین** عزیز از جان سعادت و اقبال نشان

طال عمرہ بعد دعا اور تمنائے دیدار کے واضح ہو کہ مکتوب بہجت اسلوب پہونچا حال معلوم ہوا جو ہمارے بیکاری
اور زیر باری کا حال تمہین اچھی طرح دریافت ہے اس صورت مین اگر کلکتہ خواہ جونپور سے موافق تمہارے
لکہنے کے ہماری طلبی ہوگی تو ہمکو جانے مین کچہہ عذر نہوگا لازم ہے کہ عرضیان اپنے اگر بہیجا چاہتے ہو
تو جلد بہیجو اور جواب آنے کے بعد جلد اطلاع کرو زیادہ دعا **تیسرا خط جواب طلب**
قبلہ صوری و معنوی اور کعبہ دینے اور دنیوی مدظلہ العالی قلم ارادت رقم آداب کے راہ کو سر کے
بل طے کرکے عرض کرتا ہے کہ مدت سے آرزو ہے کہ سرکار انگریز بہادر کی عملداری مین کوئی تعلقہ خرید
کرکے وہان بہی کچہہ ریاست پیدا کیجئے اسواسطے ہنڈوی پچاس ہزار روپئے کے ساہ بہار یلعل گوبند لعل
مہاجنون کی کوٹہی سے لالہ کنور سین پیرومل کے نام اِس عریضہ کے ساتھہ روانہ کرکے امیدوار ہوں
کہ کوئی تعلقہ کہ جسمین منافع خاطر خواہ ہو اور مول مناسب ملی تو فدوی کے نام سے خرید فرمایا جاوے
لیکن ایسا ہو کہ جسطرح جناب خانصاحب فیاض زمان دام اقبالہ نے مانڈا نیلام مین خرید فرمایا اور روپیا
بہت خرچ ہوا مختارون نے حلوا مانڈا چکہا لیکن مانڈا ہاتہہ نہ آیا احتیاط اسکی ضرور ہے کہ نفع کے امید پر نقصان
نہو زیادہ اقبال آپکا ہمیشہ رہے + **چوتھا خط اوسکے جواب مین** برادر بجان برابر فرخندہ اختر
سلمہ اللہ تعالے بعد دعائے درازی عمر و حیات اور ترقی درجات کے واضح ہو کہ مکتوب مرغوب مع ہنڈوی
مبلغ پچاس ہزار روپیے کے پہونچا تعلقہ خریدنے کو جو تمنے لکہا سو اِس عملداری کی ریاست کا کیا کہنا ہے
مگر مشکل یہی ہے کہ اوّل تو ہر وقت اور سر دست کوئی تعلقہ لاکہہ پچاس ہزار روپے کی قیمت کا ہاتہہ نہین
آتا دوسرے اکثر عدالت کے معاملات مین نقصان اور ہرج ہوتا ہے پہر وہی مثل ٹہرتی ہے کہ نماز
چہوڑانے گئے روزے گلے پڑے اِس صورت مین اگر ریاست پیدا کرنے منظور ہے تو متفرق خریدنا بہتر ہے
اِن دنون مین تعلقہ نانپارہ دس ہزار روپے پر بکتا ہے اگرچہ نفع اوسمین کم ہے لیکن زمینداری
کا ایک پارہ نان بہی غنیمت ہے اسواسطے نانپارہ تو اب خرید کرتا ہون بعد اوسکے دوسرے تعلقے کے
بہی فکر کرونگا خاطر جمع رکہو زیادہ خیریت + **پانچوان خط جواب طلب** قبلہ حاجات
اور کعبہ مرادات دام افضالہ در دولت پر سجدہ عبودیت کا ادا کرکے عرض کرتا ہے کہ ربیع الاول کے
بارہوین تاریخ کو مجلس مولود شریف کے حضور مولویصاحب کے مکان مین ہوئے اسقدر ہجوم آدمیونکا تہا کہ
بدن سے بدن چہلتا تہا اور دو مکان کے صحن اور دالان اور سہ دریان اور کوٹہون کے چہتین آدمیون سے

۶۳۸۴

بھری تھین اور یہانتک سے لیکر سڑک تک آدمی ہی آدمی نظر آتی تھے پانچ ہزار آدمی سے زیادہ ہون گے کم نہ تھے ادہر کا آدمی اودہر نہ جا سکتا تہا کمترین بہی اس مجلس کا اکمدت سے مشتاق تہا فی الحقیقہ عجیب تاثیر نظر آئی کہ شروع کتاب سے خاتمہ تک لوگ ہر طرف نیم بسمل کیطرح تڑپتے تھے مسلمانونکا کیا مذکور ہے کہ ہندو بہی کوٹھی پر سے گرے پڑتے تھے فدوی تو شام تک ہوش نہین تہا اور تمام رات وہی سما آنکھونمین سمایا رہا اگرچہ یہہ مجلس دو مہینے تک تمام شہر مین جابجا ہر روز ہوتی ہے لیکن اس مجلس مین کچھہ قبولیت کا اثر ہے دوسرا نظر آیا اب فدوی کے آرزو یہہ ہے کہ مولویصاحب کے خدمت مین اکثر حاضر رہا کرون اسواسطے امیدوار ہون کہ اگر حضور کا دستخطی عنایت نامہ پاؤن تو اوس وسیلہ سے اونکی خدمت مین جاؤن زیادہ سوا آرزو قدمبوسی کے اور کیا عرض کرون **چھٹا خط اوسکے جوابمین** برخوردار نور چشم لخت جگر زاد علمہ بعد دعوات مزید حیات اور شوق دیدار کے واضح ہو کہ خط مسرت نمط پہونچا خدا کا شکر کہ تمہارا دل معرفت کی نور سے روشن ہوا اور کیفیت کا مزا ملا سچ ہے کہ یہہ مجلس مقبول اور بے نظیر اور مولویصاحب کے بیانمین بے شبہہ تاثیر ہے جس شہر مین اونکے جانیکا اتفاق ہوا کرتا ہے اسیطرح مجلسون کے لوگونکو کیفیت حاصل ہوا کرتی ہے خط موافق تمہارے طلب کے پہونچتا ہے اگر کوئی رسالہ مولود شریف کا ملی تو ہماری واسطے ڈاک پر روانہ کرو والدعا ✦ **ساتوان خط جواب طلب** پیر و مرشد برحق دستگیر مطلق زاد برکاتہم دیدہ عقیدتمین آستانے کے خاک کا سرمہ لگا کر مدعا گذارش کرتا ہے کہ موافق ارشاد حضور کے ہر روز قرآن مجید کے تلاوت اور درود کے کثرت اور صبح شام کلمہ کا شغل اور ہر جمعرات کو حضرت میر صاحب قدس اللہ سرہ کے مزار شریف کی زیارت کا معمول جاری ہے لیکن اکثر صبح کی نماز قضا ہو جایا کرتی ہے اگرچہ پڑھ لیا کرتا ہون مگر جو حق نماز پڑہنے کا ہے اچھی طرح ادا نہین ہو سکتا امیدوار دعا کا ہون زیادہ آرزو قدمبوسی کے سوا کیا عرض کرون ✦ **آٹھوان خط اوسکے جوابمین** ثمرہ گلشن ثروت وارجمندی سرو چمن حشمت و سربلندی زاد حشمتہ بعد دعائے ترقی دولت ایمان اور حفظ و سلامتی جان کے معلوم ہو کہ رقیمہ محبت شیمہ پہونچا عزیز میرے بندہ کو اپنے مولی کی بندگی چاہیئے جس حال مین ہو اور جسطرح ہو سکے قبول کرنا اور نکرنا اوسکا کام ہے خصوصًا نماز **بیت** روز محشر کہ جان گداز بود ✦ اولین پرسش نماز بود ✦ قیامت کے دن پہلے نماز ہی پوچھی جائیگی عزیز میرے نماز مین چار چیزین ایسی ہین کہ اوسمین سے ایک ایک چیز ہر مخلوق کے واسطے عبادت ٹہرائی گئی پہلے قیام ہے یعنے اپنے مالک کے سامنے ہاتھہ

باندھکے کھڑے رہنا سو یہہ عبادت درخت اور پہاڑ اور دیوار اور سبزہ اور شمع اور فانوس وغیرہ
کیواسطے ہے کہ خالق کی راہ مین ایک سناٹا کھینچے ہوئے ہاتھہ باندہی کھڑے رہتے ہین دوسرے رکوع
یعنے حق تعالی کے روبرو نہایت عاجزی سے جہک جانا کہ یہہ عبادت چارپاؤن کے جانورونکو ملی جیسے
گھوڑا اور گاے اور بیل اور شیر اور بکری یہہ سب ہر وقت اوسکے حضور مین جہکے رہتے ہین +
تیسرے سجدہ اور یہہ خدمت تمام حشرات الارض کیلیے مقرر ہوئی کہ سانپ اور بچھوا اور چیونٹی جو سب
سب اوسکے راہ مین سجدہ کرتے اور سر ٹیکتے ہوئے چلتے ہین چوتھے قعود یعنی اوسکے دربار مین مادب
ہوکر سر جہکاکر دوزانو بیٹھنا یہہ عبادت دوپاؤن کے جانورون کو عنایت ہوئی کہ کبوتر اور فاختہ اور بلبل
وغیرہ اسی انداز سے بیٹھتے ہین پھر انسان جو سب مین اشرف المخلوقات اور خدمتی خاص تہا جو عبادتین
کہ اور مخلوقات کو جدا جدا ملی تہین اسکو سب ملاکر عنایت ہوئین کہ نماز مین یہہ سب باتین ادا کیا کرین بہت
عزت کی بات ہے کہ حیوان اور درخت اور پتہر تو سب اپنی اپنی خدمت بجا لاوین اور انسان باوجود ایسی خصوصیت
کے پانچ وقت بہی ادا نہ کر سکے عزیز میرے عاشقون کے نزدیک نماز معشوق کے نام کو مشق کرنا ہے بس کھڑا ہونا
الف ہے اور جہکنا لام اور پہر کھڑا ہونا دوسرا الف اور سجدہ ہے کی صورت ہی ہے نام اللہ کا اللہ بس
باقی ہوس ایک دعا بہیجی جاتی ہے رانگو پڑھ کر سو رہا کرو خدا چاہیگا تو صبح کی نماز کبہی قضا نہوگی زیادہ سعادت
ازلی نصیب ہے **نوان خط عرضی جواب طلب** خداوند نعمت فیاض زمان دام اقبالہ اندنون بندہ
کو اپنے بہائی کی شادی مین گہر جانا بہت ضرور ہے اور وطن فدوی کا شاہ اودہ کے ملک مین یہان سے بیس منزل ہے
اسحضور سے مین امیدوار فضل اور کرم کا ہون کہ سواے تعطیل محرم کے رخصت دو مہینے کی بندگان حضور
سے مرحمت ہو کہ اس عرصہ مین بہائی کی شادی سے فراغت حاصل کرکے پہر حضور مین حاضر ہون واجب تہا عرض
کیا آفتاب دولت اور اقبال کا ہمیشہ تابان رہے **دسوان خط پروانہ ہے اوسکے جواب مین**
فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ہدایت اللہ شستہ ولد عدالت دیوانی مورد مراحم رہو عرضی تمہاری
معروضہ پہلی ستمبر ۱۸۴۹ء کی دو مہینے کی رخصت کی استدعا مین آج ملاحظہ سے گذری جو رخصت تمہاری
منظور ہوئی اسواسطے لکہا جاتا ہے کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کرکے اندر میعاد رخصت کے حضور مین
حاضر ہو فقط المرقوم دوسری ماہ ستمبر ۱۸۴۹ء **گیارہوان خط غیر جوابی** نوابصاحب قدردان عالی
مراتب والاشان فیاض زمان دام فیوضہ کمترین امیر حسین اخبارنویس بعد تسلیم اور آرزوے ملازمت

عرض کرتا ہے کہ کل تک کا جو حال تہا کل کی عریضہ سے دریافت ہوا ہوگا آج آغا صاحب کے بیاہ کی شہر میں
دہوم اور چاروں طرف تماشائیوں کا ہجوم ہے گیارہ بجے راتکو برات جو نکلی تو اوس ہنگامہ کا بیان تحریر
اور تقریر میں نہیں آسکتا شہر میں برات کی دہوم دہام اور خلقت کا اژدہام اور روشنی کی طیاری آرایش کے
گلکاری سے ہر کوچہ ایک نمونہ باغ کا بن گیا تہا ایک ایک تخت پر کاغذ اور ابرک کے پہول کترے ہوئے اور
طرح طرح کے درخت اور رنگ رنگ کے گل بوٹے اور چمن میں قسم قسم کے پہول پہولے فصل بے فصل کے کچے
پکے میوے تر و خشک پہلے ہوئے مزدور اپنے سروں پر لئے پہرتے تہے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ کلیاں ابہی کہلا
چاہتی ہیں اور چڑیاں ڈالیوں پر سے اوڑا چاہتی ہیں عجب طلسماتکا عالم تہا کہ باغ اور چمن تو ایک
ہی جگہہ قایم رہتا ہے یہہ چلتی پہرتی پہلواری کہ راستے کو گلزار تماشا بنا دے اور بہشت کی بہار کو بہی راستہ
بنا دے کبہی دیکہنے اور سننے میں نہیں آئی فارسی میں اگرچہ گلگشت سیر کو کہتے ہیں لیکن اگر گلگشت
اس آرایش کا نام رکہا جاے تو لایق ہے گویا بہار خود برات کے ساتہہ گلگشت کو نکلی ہے دو رویہ ہزاروں
پنج شاخوں کے کوسوں تک قطار جنکی روشنی نے ہر طرف راتکو دن بنا دیا ہر پنج شاخہ نے آفتاب سے
پنجہ کر کے ید بیضا کا اعجاز دکہا دیا قدم قدم پر آتشبازی چہوٹتی ہوئی دولہن کے دروازہ تک پہونچی وہاں
ایک نقارہ خانہ سنہرا روپہلا گنگا جمنی جڑاؤ اس تکلف کے ساتہہ طیار تہا گویا چین کا نگارخانہ تہا اوسکے
سامنے آتشبازی چہوٹنے لگی انار کی بہار کا کیا بیان کیجئے کہ اوسکے سوا آگ کے درخت کو پہولتے پہلتے نہیں دیکہا
پہر موتیوں کا جہڑنا اور سیر طرہ پہلجہڑی سے پہولوں کا جہڑنا ہتیوں کا اوڑنا اور ہوائی کا ہوا کے ساتہہ آسمان پر جانا
اور وہاں سے زمین تک تارے چہٹکانا اور چرخی کا چرخ کہا کر زمین پر سورج کی صورت بن جانا مور کا
ناچنا مہتاب سے چاندنی کا شرمانا بس خدا کی قدرت کا تماشا نظر آتا تہا چادر کے چہوٹتے ہی ستارے جو زمین پر
چٹکے تو یہہ نہیں تمیز ہوتی تہی کہ سڑک ہے یا کہکشان اور قلعہ کے چہوٹنے سے بعد روشنی کے جو تاریکی
ہوئی تو نہیں سمجہا جاتا تہا کہ دہوان ہے یا آسمان غرض اس تجمل کے ساتہہ برات جو ایک مکان عالیشان
میں ٹہہرے اور مجلس آراستہ ہوئی غل ہوا کہ خاصہ منگاؤ اور کہانا لاؤ بس حکم ہی کی دیر تہی بڑے بڑے دسترخوان
سفید محمودی اور چندیری کے بچہہ گئے ستہرے ستہرے مخمل اور کمخواب اور بانات کے زیر انداز
اور بہتر سے بہتر چلمچی آفتابے ہاتہہ دہولانے کے حاضر ہوئے اور کہانا آنا شروع ہوا شیرمال
باقرخوانی گاؤ دیدہ گاؤ زبان نان قطری نان تنک پہلکا چپاتی پراٹہے شامی کباب

خطائی کباب گولر کباب نرگسی کباب کوفتے پسندے بہس تکے مرغ مسلم
تنکی اور نمش قلیہ قورما ششش رنگہ یخنی پلاؤ قورما پلاؤ مزعفر متنجن زردبریانی
دست پیچ مخدمحلی یاقوتی شیر برنج یخ در بہشت حلوا فالودہ پکھلای ورقی سنبوسے
قاچی حریرہ ہریسہ گلگتی مربا اچار چٹنی قسم قسم کے کہانے چن دیئے گئے جنکے
بیان سے قلم کے موہنہ مین پانی بھر آئے اور حلاوت اوسکی لذت کی قسم کہائے لوذیات کا
مزا یاد کر کے لوگ دانتون سے اپنی زبان کاٹتے ہین اور شیر برنج کی شیرینی سے انگلیان چاٹتے
ہین بس کہانے کے بعد ناچ کی طیاری ہوئی ہر ایک پری سرمہ کاجل مسی لگا اور مانگ چوٹی سنوار
سولہ سنگہار سے درست اور زیور پوشاک سے چست اور چالاک بنی ہوئی سونا گلنار
گلابی بسنتی دہانی سبزکاہی ماشی زنگاری فلفلی قرنفلی کشمشی عنابی عباسی
کپاسی پستئی زعفرانی اودہ نافرمانی سوسنی کاسنی کافوری شربتے
صندلی اگرئی سردئی ملاگیری آبی کاکریزی سرمئی بیجنی بیازی فاختی
نارنجی سنہری پیشوازین دامن در دامن موتی ٹکے ٹکائیے اور دوپٹے رنگ برنگ
آنچل پلو گوٹہ پٹھہ لچکا لہر گوکہرو بنت اور کرن سے سجے سجائے اور مشروع گلبدن کمخواب
اطلس زری زربفت تمامی کے پائجامے مغرق مصالحہ دار پہنے ہوئے اور طرح طرح کے زیور
جڑاو مرصع کار باے بالیان بندے سبزے پتے جھمکے پچلڑی ست لڑی
دہکدہکی جگنو چنپاکلی معلق مالا موہن مالا نورتن نونگے جوشن بازوبند
انگوٹھی چھلے آرسی پری بند علی بند ٹیکا پہونچی جہانگیری چوہی دنتی
توڑے پازیب گھنگرو چھڑے سے آراستہ اور لدی ہوئین اور جواہرات قیمتی ہیرا
الماس پکھراج نیلم فیروزہ یاقوت زمرد لہسنیا لعل اور موتیون مین تلی ہوئین
فوج کی فوج ایک جھمکڑے کے ساتھہ جو آگئین تو واہ جی واہ صحن دالان تمام مکان راجہ اندر کا
اکہاڑہ بن گیا سماجی سازندن کے ٹھاٹھہ پردے ٹھیک ٹھاک کر کے ساتھہ دینے کو کھڑے ہو گئے
دہرپت کی آلاپ پکھاوج کی تھاپ سارنگی کا علاپ طنبور کی بہنک طبلے کی گمک گنگری کی کسک
راگ کا رنگ ترانہ کا ترنگ سرون کی ملاوٹ کی کہباوٹ کہرج کی تان اوپج کی اوٹھان مزیدکا

پکار گھنگروں کی جھنکار گلے کی نرمی آواز کی گرمی دردیوں کی صفائی نگاہوں کی رکھائی پیشواز کا چکر
دامن کی ٹھوکر کمر کے توڑے گردن کے ڈورے تال پر جانا سم پر آنا گویا ہر تان کے ساتھہ
جی اور جان نکلا آتا جاتا تہا ٹھپے اور ٹھمری اور خیال کو کون خیال مین لاتا تہا وہان تو ہر معشوق چہرہ
چھتیس راگنی کو بھی چٹکیوں پر اوڑاتا تہا نکمبا اور باربد جو وہان ہوتے تو کان پر ہاتھہ
دہرتے اور میان تان سین اور بیجو باورے جو زندہ ہوتے تو آج مرتے رات بھر تو راگ
رنگ مین گذری صبح ہوتے جو حلقہ کے حلقہ نے صف باندہ کر گانا شروع کیا میرا
اچہا بنا بیا جہنے آیو رسیے بس تمام مجلس محو تہی اور کسی طرف نگاہ نہ ٹھہرتی تہی وہ نور ظہور کا
وقت اور یہہ رات کی جاگی ہوئی حورین مل گئی پوشاکین بکہرے ہوئے بال گورے گورے گال نیم خواب
سرمہ آلودہ آنکہوں مین سرخ سرخ ڈورے بار بار کی جمہائی انگڑائی پر انگڑائی کا عالم دیکہہ کر
پنجہ آفتاب تہا اور صبح کا گریبان نوشہ کے سر پر کہلائے ہوئے پہولونکا سہرا اور اوسکی بہنی
بہنی خوشبو سے گل مدعا تہا اور نسیم سحر کا دامان پہر دن چڑھے برات رخصت ہوئی روپئے اشرفیان
موتی محافہ پر لٹاتے ہوئے اوسی دہوم سے گھر مین آئے موافق ارشاد عالی کے حال شادیکا مفصل
عرض کیا گیا والتسلیم + **تیسرے فصل** ہرچند قرینہ یہہ چاہتا تہا کہ جیسے دوسرے فصل مین چہوٹون
کیطرف سے خطوط بڑون کے نام اور اوسکے جواب لکہے گئے اوسیطرح اس فصل مین بڑون کیطرف سے
خطوط چہوٹون کے نام اور جواب اوسکے لکہے جاوین لیکن اون خطوط سے جو دوسرے فصل مین لکہے گئے
لکہنے کا طور معلوم ہوگیا اسواسطے خطونکا اس فصل مین محض بیفایدہ جانکے بعضے رقعات
متفرقہ لکہے جاتے ہین + **فایدہ** جب یہہ بات معلوم ہوگئی کہ اردو فارسی اور عربی اور ترکی
اور ہندی سے مرکب ہے تو اب اسبات کا ارادہ کرنا کہ اردو کی تحریر اور تقریر ایسی کیجائے کہ اوسمین
کوئی لفظ فارسی اور عربی کا نہ آوے محض بیفایدہ ہے بلکہ ایسی صورتمین بولنا مشکل ہوجائیگا کسواسطے
کہ بہت سے الفاظ ایسے ہین کہ اردو مین وہی مستعمل ہین مثلاً خدا اور رسول اور پیغمبر بولتے ہین اگر کوئی چاہے کہ
کوئی لفظ ہندی تلاش کرکے بولے تو شاید زبان بہا کہا ہوگی بس خدا کو بہگوان اور شمع کو
دیپک اور چراغ کو دیا اور صندل کو چندن اور سر کو کپار بولنے لگے تو ایسے تکلفات سے اردو کا
نام ہے وہ اردو نہین باقی رہتی ہے اسلئے لون سرکار انگریز بہادر کی عملدارمین جو تحریر اردو کی جاری

ہوئی بعضے لوگ خواہ مخواہ بھی اپنی قابلیت دکھانے کو ترجمہ پر غش کرتے ہیں جیسے لایق اور قابل کا
ترجمہ جوگ کا لکھہ دیا کرتے ہین یعنی جس جگہہ لکھنا ہوتا ہے کہ اس کچہری کے قابل یا لایق نہین ہے وہان
لکھہ دیا کرتے ہین کہ اس کچہری جوگ نہین ہے مگر یہہ سرزنش اور کوشش اونکی محض بیفایدہ اور
رایگان ہے کسواسطے کہ پھر آخر مقدمہ کو مقدمہ اور مدعی مدعا علیہ کو مدعی مدعا علیہ اور حاکم کو
حاکم ہے لکھنا پڑتا ہے اور بہت سے الفاظ ایسے ہین کہ جنکو ناچار وہی لکھتے ہین اور ہندی اونکی
نہین بنا سکتے جیسے شے دعوی اور وجہہ ثبوت اور بنائے مخاصمت اور منشاے دعوی اور مثل اسکے
حاصل یہہ کہ نباہ ایسی باتکا بہت مشکل ہے مگر ہان اگر کوئی رقعہ فکر و تلاش سے ایسا لکھا جاے جسمین
کوئی لفظ فارسی اور عربی کا نہ آوے تو وہ صنعت مین داخل ہے اگرچہ فارسی اور عربی نہونے
کے سبب سے اوسکی اردو کو بہت خوب نہ کہینگے چنانچہ یہہ رقعہ کہ اسمین ہندی کے سوا
کوئی لفظ عربی اور فارسی نہین ہے بھائی میرے جیتے رہو جب سے تم گھر سدھارے
میرا جی بہت بے چین رہتا ہے ڈیوڑھی مین اکیلا اوداس بیٹھا رہتا ہون مین تو بہتیرا چاہتا ہون
کہ یہان سے کہین اور چلا جاؤن پر کیا کرون یہی سوچ رہتا ہے کہ جاؤن تو کہان جاؤن اور رہون تو
جی نہین مانتا ہے اور گھر سے نکلنا چاہون تو پاؤن کہان سے پاؤن یہہ بڑا اندھیر ہے کہ تمہین دیکہون
اور جیتا رہون اب مجھے اپنے جینے کا آسرا نہین ہے آگے اسکے کیا لکھون ✤ رقعہ جسمین
ہندی اور فارسی کے سوا عربی کا کوئی لفظ نہین ہے مہربان من میرے خوش رہیے
نامہ آپکا پہونچا دلکو خوشی اور شادمانی ہوئی گزگری اور چلم سرپوش نقرئی اور نیچہ جو آپنے مانگا ہے
یہان کے بازار اور چوک مین ہرچند تلاش کرتا پھرا مگر دستیاب نہوا خدانے چاہا تو ایک مہینے مین سب چیزین
فرمایشی بنواکر روانہ کرونگا آگے نیاز رقعہ جسمین ہندی اور عربی کے سوا فارسی کا کوئی
لفظ نہین ہے مشفق میرے سلامت رہیے مکتوب مرغوب پہونچا مقدمے کا حال معلوم ہوا
حقیر کو سب طرح صلح اور تصفیہ منظور ہے مدعی چاہے یون معاملہ کرے چاہے ثالثی مقرر کرکے
طے کرے مجھے حضرت کے ارشاد سے مطلق عذر اور انکار نہین ہے والسلام فایدہ فارسی کی
بعضی انشاؤن مین اکثر رقعے صنعت کے ایسے دیکھنے مین آئے ہین جس سے لڑکون کی دل لگی
بہت ہوتی ہے مثلاً بعضے رقعہ مین اول سے آخر تک الف بعضے مین بے یا اور کوئی حرف نہین ہوتا

اور مثل اسکے اور بہی صنعتین کرتے ہین سو اگر کوئی ارادہ کرے تو یہہ بات اُردو مین بہی ہو سکتی
ہے جیسے یہہ رقعہ الف سے خالی ہے بندہ پرور جس دن سے ہم لکہنو پہونچے دلی
کی کچہہ خبر ہے معلوم نہین ہوئی طبیعت ہر وقت ہر لحظہ متعلق رہتی ہے دوستون کی محبت بزرگون
کی شفقت کسی وقت نہین بہولتی دیکہی یہہ سفر کی تکلیف کب تک رہے جس مطلب کے لیے
گہر سے نکلے معلوم نہین کب ہو وطن کب تک پہونچین ہینک سبز بہت تحفہ حضرت کے لیے خریدی
ہے پیچہے سے کسی معتمد کی معرفت پہونچیگی فقط رقعہ جسمین بے کا حرف نہین آیا
کرمفرما میرے سلامت رہیئے عنایت نامہ امام علی آدمی کے ہاتھ آیا سرفراز فرمایا انگوٹھیان ہیرے کی
اور فیروزے کے اور چہلے اور موتی مالا نہایت تحفہ اور نفیس جو عنایت ہوا ہیان کے جوہریون
کو دیکہایا ہر ایک نے دیکہہ کر تعریف کے اور کہا کہ ایسا مال ہمارے دکان مین نہین ہے دلی خواہ لکہنو سے
منگا سکتے ہین اور موتی مالی کو نہایت تحفہ اور قیمتی ظاہر کرتے ہین + رقعہ جسکی کسی لفظ کے
پڑہنے مین ہونٹہہ سے ہونٹہہ نہین ملتا عزیز از جان سعادت نشان زاد قدرہ تعطیل
کے دن نزدیک آئے اور روانگی کا عرصہ قلیل رہگیا اسواسطے گہوڑے اور سیجگاڑی آگے
سے روانہ کے جاتی ہے فقیر شوال کی اکیسوین ۲۱ تاریخ آدہی رات کو آگرہ سے سوار ہو کر آٹہوین دن
وہان داخل ہوگا واسطے اطلاع کے لکہا ہے رقعہ جسکے ہر کلمہ مین سوائے حروف رابط
کے کہ جزو کلمہ کے حساب مین ہین ہونٹہہ سے ہونٹہہ ملتا ہے میر صاحب مخدوم
مکرم معظم مد مجدکم بعد تسلیم و تمنائے ملازمت ملاحظہ فرمایئے نامہ نامی مکتوب گرامی پہونچا مجہے
بہت مسرور فرمایا مراد میرے ابر اسے قبا سے جامہ دار معہ رومال محرمانی مطلوبہ آپکا آپکے پاس مینے
بہیجا اپنی پسند ناپسند قلمی فرمایئے فقط صنعت منقوط کہ سب حرف نقطہ دار ہون اور یہہ
فارسی اور عربی مین بہت مشکل ہے تو ہندی مین زیادہ تر دشوار ہے کوئی ایک آدہ فقرہ بڑی
تلاش سے ملتا ہے اور ایسی صنعتون مین معنی بہت تکلف کے ساتہہ پیدا ہوتے ہین + رقعہ
شفیقی شیخ عنبر بخش چشتی نے جتنے تخت بنشب بخشتے بخشی جی نے بنے بنے تخت جن جن بہیجے
جب تین تخت نیچے تب نہ بہیجے رقعہ غیر منقوط دل آگاہ ملک امر اللہ سلمہ ملا محمود علا محمد عصر
اور عامل کامل کو ہمارا اسلام کہہ کر سو درم دو اور اوسکا وصول لکہا کر مطلع کرو اور ہمارا حال کہہ کر

مددگار ہو کر وہ دعا دو کہ دل کا مدعا حاصل ہو فقط **ایک حرف منقوط ایک غیر منقوط**
حضرت میر نے ابھی سنا ہی کہ تم فوج کے مقابل چلے سب کے سب آپ کی وضع پر بہت ہنسے گرتے رنگے
کیا خوب کیا شاباش کیا بات ہے کیا خلق سب آپ کے قابل ہے فقط **آدم شہید ایک لفظ**
منقوط ایک غیر منقوط شفیق والا بخت معلی تحت سلمہ شیخ محمد بخش سوداگر ختنی مال
چینی اگر بھیجیں کل چیزیں تو ٹیپ لکھد و جب دام پہنچے مال تب لو فقط **رقعہ جسمیں سب نقطے**
نیچے ہیں برادر صاحب مکرمی مدمجدہ میر سید علی صاحب الہ آبادی سے اور مجہسے بڑی راہ و رسم
ہے بیکاری کے سبب سے گبہرا کے آپ کے پاس چلے گئے اسواسطے مجھے یہہ امید ہے کہ جسطرح
ہو سکے اب میر صاحب ممدوح کی کسی جگہہ سعی کر کے کوئی کام دلائیے **رقعہ جسمیں سب نقطے**
اوپر ہیں مخدومم دوستان سلامت نوازشنامہ حضرت کا نازل ہوا تحفہ اثنا عشر موافق ارشاد
ملازمان ارسال کرتا ہوں اور سکندرنامہ خوش خط نہ ملا اگر ملتا تو ضرور روانہ کرتا تھوڑا سا عطر حنا
اگر ممکن ہو تو مرحمت ہو + **رقعہ نظم اور نثر دونوں میں پڑہا جاتا ہے** جان اہل نیاز
بندہ نواز بعد تعظیم اور عجز و نیاز یہہ گذارش ہے آپ سے کہ دعا آپکے حق میں رات دن کرنا اور
ہمیشہ فراق میں مرنا دلکو ہر وقت مضطرب کرنا کب تلک آخر ایکدن جو قضا آئی تو بندہ بیگناہ مرا
حال سے اپنے مطلع کیجئے اور جلدی میری خبر لیجئے فقط **واضح ہو** کہ عاشق معشوق کے خط
کتابت کا ڈہنگ ہی نرالا ہوتا ہے وہ بہی اگر اوس انداز پر جیسا اہل انشا لکھتے ہیں لکہا جاے تو صنعت میں
داخل ہے کاش اگر مجھے اس کتاب میں ایسے عبارت لکھنے کے اجازت ہوتی تو کچھہ لکہتا اسقدر تمیز تہا
اوس طرز کا جو فارسی کے اوستادوں نے لکہا ہے البتہ بیان مشکل تو ہے لیکن سیدھے سیدھے عبارت
اور سہج سہج الفاظ میں وہی مزا نکالا چاہتا ہوں انصاف اسکا منصفوں کے ہاتھہ ہے +
رقعہ عاشق کے طرف سے روسیاہ محبت کرنیکا تقصیروار بیگناہ صرف دیکھنے کا گناہگار
آرزومند ارمان بھرا وصل کا بھوکہا دیدار کا پیاسا بیمار بے علاج لاچار محتاج ہا ایک جان ہزار بلا میں
مبتلا ناتوان لاکھہ زنجیروں میں جکڑا بیچارا مصیبت کا مارا آوارہ ہمت ہارا بیکس بے یار بے آشنا
بے بس بیکار و بیدست و پا بیہوش بیقرار بے حواس خاموش بے اختیار ہر دم اداس کم بخت بے نوا
نصیب کم قسمت مفلس غریب مردوں سے بدتر زندہ بے حیائی کے زندگی سے شرمندہ سر کا ہوش

نہ باتون کے خبر قید مین مدہوش بے بال و پر کوہکن کا ہم وطن مجنونکا یار پروانہ کا ہمدرد دیوانہ کا
غمخوار بے چین بیقرار بیتاب بے صبر بے آرام بے خواب برہنہ پا برہنہ سر بے دل بے جگر پریشان حال
خاکسار کا نذر ہے برہنگی گریبان تار تار جسم پر زخم کہائی داغ پر داغ اوٹہائے بیاس کا دکہہ اوٹہائے
ہوئے آنسو کا دریا آنکہون سے جاری طوق کے بوجہہ سے گردن جہکائے ہوئے سر پر تلوار کا زخم کہائے
قفس مین بیٹہا چمن کے بہار حسرت کے نگاہون سے تکتا ہوا ہوس مین ڈوبا حیرت سے دیوانگی کے باتین بکتا ہوا
عاشق بیدل بیقرار نیم بسمل گرفتار بیمار اسیر دلگیر مظلوم مجبور محروم مہجور غلام زر خرید غلام امام شہید
پہلے آپکے رہگذر مین پلکون کے جہاڑو دیتا ہے اور آنسونکا چہڑکاؤ کرکے نگاہ کا فرش سفید نرم نرم
بچہاتا ہے پہر دل کے خلوتخانہ کو طرح طرح کی آرزو سے رنگ آمیز کرے اور حیرت کے آنکہون سے آئینہ بندی اوس
خیال کے فانوس مین اشتیاق کے شمع روشن کرکے اور جی جان کے مسند بچہائے اور آہ سرد کا پنکہا لگا کر آپکے
خیال کو یون بلاتا ہے کہ قدم نازک اوس فرش پر رکہہ کر بے تکلف تشریف لائے اور اوس مسند پر بے
حجاب بیٹہہ کر سینہ پر داغون سے جو لالہ کا تختہ پہول رہا ہے ذرا اس خانہ باغ کے بہی سیر فرمائیے نہین تو آپکے
بے پروائی اور بیوفائی کے قسم جسنے عالم کو تباہ اور برباد کر دیا اپنی فضیحتے اور رسوائی کے قسم جسنے مجہے اپنے
بیگانہ سے جدا کیا تمہاری نزاکت کے قسم جسکے تعریف قلم کے سایہ کا بوجہہ نہین اوٹہا سکتے اپنی لاغری کی قسم
کہ قضا بہی مجہے ڈہونڈہنے سے نہین پا سکتے اوس زلف اور رخسار کی قسم جسنے کفر اور اسلام کو ایک
کیا اس دل بیقرار کے قسم جسنے زمین کا طبقہ ہلا دیا ابروئے خمدار کی قسم جسکا مارا ہوا پانی نہین مانگتا ہے
دست رعشہ دار کی قسم جو گریبان کی دہجیان اوڑاتا ہے قسم ہے اوس قد و قامت کی جسنے سوتے ہوئے
قیامت کو ٹہوکر سے جگا دیا قسم ہے اپنے وحشت کے جسنے مجہے ایکبارگی خاک مین ملا دیا قسم ہے آپکے
جادو نگاہی کے جسکے تاثیر سے اپنا کام ہے تمام ہے قسم ہے اپنے بیگناہی کے کہ گنہگاری اوسی کا نام حسن
عالمگیر کے قسم عشق پا بزنجیر کے قسم درد کے قسم دوا کے قسم شرم کے قسم حیا کے قسم سرمہ کی قسم حنا کی قسم شانہ کی قسم
زلف دوتا کی قسم شبنم بدست دیا کی قسم چمن کی قسم صبا کے قسم جان کی قسم دل کی قسم قاتل کی قسم بسمل کی
قسم خندۂ گل کی قسم فریاد بلبل کی قسم شمع کی تہرتہرانی کے قسم پروانہ کی جل جانے کی قسم لیلی کے
جور و جفا کی قسم مجنون کے صبر و رضا کے قسم شیرین کی ادا و ناز کے قسم فرہاد کی عجز و نیاز کی قسم
شہید کے غربت اور تنہائی اور سکینہ کے قسم آپ کی عزت اور بے پروائی اور پردہ نشینی کی قسم یہہ ناتوان

پانی کے بلبلے کیطرح ایکدم ہی کا مہمان ہے ذرا آنکھ کھلی اور آنکھو نہ پایا تو پھر اوسکا پتا ہے نہ نشان ہے
اب آپ بغیر کھانا پینا بیٹھنا اوٹھنا چلنا پھرنا سب حرام ہے نہ سونیکی راحت نہ زندگی کا مزا نہ جینے کی صورت
نہ رات کو چین نہ دن کو آرام ہے افسوس کہ وہان تو پہولونکی سیج پر رات بھر آرام سے سوتا ہے یہان
کانٹون پر لوٹ کر تڑپنا اور روتا ہے وہان ناچ کا تماشا اور راگ کی صحبت خوش آئی ہے یہان بے چینی
اپنی بری گت ہوئی جاتی ہے وہان بالونمین کنگھی کرنا اور آنکھونمین سرمہ لگانا ہے یہان سر پر خاک
اوڑانا اور آنسو کا دریا بہانا ہے وہان جام شراب کا دور چلتا ہے یہان دم سینہ مین گھبرا کے بے طور
چلتا ہے اگر آئے تو بہتر نہین تو ہمارا سر اور آپکے دروازیکا پتھر ہے فقط **جواب اوسکا
معشوق کیطرف سے** ہان ایسے تنگ ظرف بوالہوس ہان ای کم حوصلہ گرفتار قفس
خبردار ہوشیار کہ عشق کا دم بھرنا اور معشوق کا شکوہ کرنا اور اس میدانمین قدم مارنا اور پھر
آپ ہی گھبرا کے جی ہارنا کسیطرح عاشقون کی مذہب مین جایز نہین ہے پھول سکے پنکھڑی کو بہلا کانٹے سے کیا
نسبت بھر ہمارا تلوا اور تیرے نگاہ کا فرش خدا کی قدرت فارسی مین قدم رنجہ شاید اسی کو کہتے ہین
اپنے دل کی آتش خانے کو دیکھ اور اوسمین ہمارے خیال کے بلانے اور بیٹھانے کو دیکھ اپنے خیال کا
تو خوابمین بھی جانا بہت دور ہے بیداری مین تیرا بلانا کسی منظور ہے یہان تجھسے ہزارون پڑے پھرتے
ہین اور جو کہٹ تک آنے نہین پاتے اور مکھیونکی طرح شکر پر لاکھون بیٹھے ہین اور اوٹھا دیئے
جاتے ہین وحشت اور محنت اور نالہ اور فریاد اور درد اور بیقراری اور آہ اور زاری اور
دیوانگی اور جنون کہ عشق کے خاص رفیق اور غمخوار اور شفیق ہین اونکی طرف ملاحت اور
صباحت اور نزاکت اور لطافت اور بےپروائی اور بیوفائی اور ناز اور ادا اور شرم اور حیا
اور جور و جفا اور غمزہ اور عشوہ کہ اس سرکار کے ادنے لونڈی غلام ہین کبھی نگاہ
اوٹھا کر بھی نہین دیکھتے پروانے کا کام شمع پر جل جانا ہے اور شکایت کا حرف زبان پر
نہ لانا جو یہ نہو تو پروانہ نہین مگس ہے اور عاشق نہین بوالہوس ہے بس تیرے جواب
مین یہی ایک فقرہ بس ہے **چوتھی فصل مین دو قاعدے ہین پہلا قاعدہ
چھوٹے چھوٹے رقعات اور نصیحتون کی خطوط بعضے لطیفون
کے ساتھہ وغیرہ تحریر کے دستورات مین رقعہ** مہربان میرے سلامت

رہیئے آج مدرسہ مین امتحان ہے اور مین اپنے گھر جا نہین سکتا اسواسطے خبر و خدمتگار
آپکے پاس پہونچتا ہے آپ میرے مکانپر جاکر دو کتابین جو میرے سرہانے کے طاق پر رکھی ہین
اس آدمی کے ہاتھ بہیجدیجئے توقف نہ کیجئے فقط **رقعہ** شفیق میرے سلمہ آپ آج ہی مدرسہ
مین نہین آئے دو سبق آپکے ناغہ ہوچکے آپ کے برابر کے سبق والے حضرت سے آگے
بڑہ گئے اسواسطے دوستانہ لکہتا ہون کہ آج رات کو بندہ خانہ مین تشریف لاکر دونون سبق جو مجھسے
یاد کر لیجئے تو اپنے ساتھیونکے برابر ہوجائیگا فقط **رقعہ** میر صاحب مخدوم میرے ہمیشہ ہے عنایت آپکی
بعد سلام اور نیاز کے عرض یہہ ہے کہ بہار دانش آپکی جو بندہ نقل کیواسطے لایا تہا سو پہونچتی ہے رسید
اوسکے عنایت فرمائی فقط **رقعہ** عزیز میرے خیریت سے رہو سکندر نامہ بمبئی کے چھاپے کا جو تمنے مانگا
تہا سو وہ تو نہین آیا لیکن لکھنؤ کے چھاپے کا بہت صاف اور خوش خط اور صحیح کہ میری دانست مین
بمبئی والے سے کہین بہتر ہے ہم پہونچاکر بہیجا ہون اگر پسند آئے تو رکھو نہین تو فوراً بھیجو کہ واپس
کر دیا جائے فقط **رقعہ** حضرت سلامت اگر کوئی چاقو قلم تراش راجرس کے ہاتھ کا بہت اچھا کلکتہ سے آپکے
ساتھ آیا ہو تو بہیجدو اور اوسکی قیمت سے مطلع کیجئے اگر پسند آئیگا تو لونگا نہین تو پھیر دونگا **رقعہ**
عزیز میرے جیتے رہو بعد دعا کے معلوم ہو کہ کل نسخہ رقعات عالمگیری اور کاغذ مانگا تہا سو کتاب
ایک دوست کے پاس سے منگاکر معہ ایک دستہ کاغذ اور سات نیزہ قلم اور سیاہی اور شنجرف کے بہیجتا
ہون چاہیئے کہ نقل لیکر اصل نسخہ ہمارے پاس بہیجدو فقط **رقعہ** جناب قبلہ و کعبہ میرے ہمیشہ رہے
سایہ آپکا کمترین آداب اور تسلیمات بجا لاکر عرض کرتا ہے کہ آج مدرسہ مین بحث تہی کہ نورچشمے کا
لفظ مرد کو بہی لکھنا چاہیئے یا نہین کوئی کہتا ہے کہ مرد اور عورت دونون کو لکھنا درست ہے
کوئی کہتا تہا مرد کو لکھنا جایز نہین ہے جو کسی کے بیان سے خاطر جمع نہوے اسواسطے حضور سے
استفسار کرتا ہون کہ حضرت اس امر مین کیا فرماتے ہین **جواب** اوسکا برخوردار نورچشم
میرے دراز ہو عمر تمہاری بعد دعا کے واضح ہو کہ نورچشمے کے لفظ پر آگے بہی بحث ہوچکی ہے مرزا
محمد حسن قتیل کا قول یہہ ہے کہ مرد کو بہی لکھہ سکتے ہین کسواسطے کہ یے اوسمین یائے نسبت ہے
یعنے وہ نور جو منسوب ہے آنکھ کی طرف خواہ یائے متکلم ہے یعنے میرے آنکھ کی روشنی اور یہہ
جو بعضے لوگ اوسکو یائے تانیث جیسا بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی مین ہے سمجھکر صرف

عورت کیواسطے درست جانتے ہین سو غلط ہے اور کسی بزرگ کا کلام یہہ ہے کہ نورچشمے مین سوا
یاے تانیث کے اور کوئی یے نہین ہوسکتی کسواسطے کہ نورچشم فارسی کا لفظ ہے یاے متکلم
اور یاے نسبت کے ترکیب اوسکی ساتھہ کیونکر درست ہوگی اوسکا جواب مرزا قتیل لکھتے ہین کہ عجمیون نے
فارسی کی الفاظ مین بہت سے تصرفات کیے ہین جیسے مرغن اور ملبب اور دونے المخور شیدین وغیرہ
پھر یاے متکلم خواہ نسبت کی ترکیب مین کیا قباحت لازم آئی ہے اور اگر ایسے ترکیب نادرست سمجھے جاے
تو قبلہ گاہی کا لفظ چاہیئے کہ مان کے سوا باپکو کہنا کبھی درست ہنو اور کسی اوستاد کا شعر بھی سند
کے طور پر لکھا ہے بیت نوید نورچشمے آفتاب آن صفحۂ رورا + مہ نو قبلہ گاہے گوید آن
محراب ابرورا + اور مرزا قتیل کا قول مدلل معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب خط لفیحت
کے طور پر برادر عزیز سراپا تمیز خوش اور محظوظ اور سب آفتون سے محفوظ رہو بعد دعا اور شوق
دیدار کے واضح ہو کہ آدمی وہی عاقل اور ہوشیار ہے جو اپنے نیک اور بد سے خبردار رہے اگر کلفت کے بعد راحت
اور مصیبت کے پیچھے مسرت نصیب ہو تو انسانکو لازم ہے کہ عیش اور آرام مین وہ رنج اور الام بھول
نہ جاے ابھی کل کی بات ہے کہ تم نوکری کی تلاش مین اتنے پریشان اور سرگردان پھرتے تھے جسکا بیان
نہین ہوسکتا اب خدا خدا کر کے بڑی سعی اور کوشش سے جو نوکری ملی تو سنا جاتا ہے کہ ناچ تماشے مین
اوقات ضایع اور سرکار کے کام مین اکثر غفلت کرتے ہو اور جو کوئی کچھہ سمجھاتا ہے تو بعضے بعضے ناعاقبت
اندیشون کی نظیر دیکر جواب دیتے ہو کہ اونکا کیا ہوا جو ہمارے واسطے کچھہ ہوگا سو یہہ بات عقل کی بہت خلاف
ہے بابا زمانہ بہت نازک ہے دوسرے کی ڈھٹہائی دیکھہ کر آپ بھی نڈر اور ڈھیٹھہ ہو جانا عقلمندون
اور دوراندیشونکا کام نہین ہے اس مقام مین ایک لطیفہ برمحل یاد آیا کہ ایک بازنے مرغ سے
پوچھا کہ تجھے لوگ خوشی سے پالتے ہین ہر وقت گھر مین دانہ چکتا رہتا ہے اور جب آسودہ ہو کر کہاتا
پیتا ہے پھر اسکا کیا سبب کہ تجھے جب پکڑتے ہین تو بھاگتا پھرتا ہے اور بیفایدہ کڑکڑاتا اور چلاتا ہے
مجھے دیکھہ کہ جب ہاتھہ سے شکار پر چھوڑتے ہین تو پھر آتا ہون اور شکار کر کے بجنسہ پہونچاتا ہون مرغ نے
جواب دیا کہ ہمنے اپنی قوم کو اپنی آنکھہ سے ذبح ہوجاتے اور اونکا کباب بناتے دیکھا ہے اسواسطے
بھاگ کر اپنی جان بچاتے اور شور و فریاد مچاتے ہین لیکن کسی باز کو کبھی ذبح ہوتے اور جان کہوتے
نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے اس صورت مین ہمارا بھاگنا بجا اور تیرا پھر آنا روا ہے فقط عزیز میری اپنی عزت

اور حرمت اپنے ہاتھ سے تمہین اپنی جنس کے لوگون پر قیاس کرکے اچھا کام کرنا چاہیئے نا جنسون کے
بڑے کامون سے کیا کام اونکے افعال کی جزا اونکے لیئے اور اپنے اعمال کا نتیجہ اپنے ساتھہ ہے ایسا
کام مت کرو جو نوکری بھی ہاتھہ سے جاے اور آبرو پر بھی حرف آے زیادہ دعا **الیضاً**

ور اعظم ۵

شعرا کے پیشوا علما کے مقتدا فقرا کے رہنما سلامت رہیئے نیاز اور عقیدت کے لوازم اور خلوص
اور ارادت کے مراسم ادا کرکے گذارش کرتا ہون کہ کمترین اور گھر کے سب چھوٹے بڑے خیریت سے ہین
اور حضرت کی صحت اور تندرستی خدا سے چاہتے ہین اونون اکثر معتبر لوگونکی زبانی سنا گیا کہ آپ صرف
اس خیال سے کہ حیدرآباد مین شاعرون کی قدر بہت ہے نوکری چھوڑکر حیدرآباد تشریف لیجانا
چاہتے ہین ہرچند کہ آپ کو عقل کی بات سمجہانی لقمان کو گویا حکمت سکہانی ہے لیکن دانشمندونکا قول سنتا
آیا ہون کہ رزاق مطلق اگر آدہی روٹی عزت اور اطمینان کے ساتھہ دے تو آدمی ساری کے واسطے آبرو
ریزی نکرے اور امیدوار رہے کہ جسنے یہہ آدہی دی پوری بھی وہی دیگا حضرت کا حاکم قدردان اور
آپ پر بہت مہربان ہے باوجود اسکے ایسا ارادہ البتہ مصلحت کے خلاف ہے میری تو مجال نہین کہ
آپ پر معترض ہوکر متعرض ہون لیکن خوف اسبات کا ہے کہ حکیم کے خواب کا سا حال نہو جاے **لطیفہ**
ایک حکیم نے اپنی مجلس مین بیان کیا کہ مین نے آج ایک خواب دیکہا ہے آدہا سچا اور آدہا جھوٹہا لوگون
نے متعجب ہوکر پوچہا کہ وہ کیسا خواب ہے کہا کہ مینے دیکہا کہ ایک امیر کے معالجہ کیواسطے گیا ہون
اوسنے دو توڑے اشرفیون کے مجھے دیئے ہین اپنے مونڈہون پر لادکر اپنے گھر لاتا ہون اور مونڈہے
دونو اوسکے بوجہہ سے دکہنے لگے ہین جب آنکہہ کہلی تب اشرفیون کے توڑے تو جیسے مونڈہے توڑے
نہ پایئے لیکن مونڈہون مین درد اب تک پاتا ہون سو بندہ نواز نوکری چھوڑکر اتنی دور جانا اور
سفر دراز کا دکہہ اوٹہانا دوراندیشی سے بہت بعید ہے پھر اگر صحبت برآر یا آپ کے کلام کا کوئی
قدردان اور خریدار نہو تو قدردانی کا خیال خواب پریشان ہوجایگا اور زیرباری اور شرمساری کے
سوا کچہہ ہاتھہ نہ آئیگا آیندہ آپ مختار ہین فقط **الیضاً** شفیق غمخوار میرے سلامت بعد شوق
ملاقات کے مدعا یہہ ہے کہ مین نے سنا ہے کہ آپ غلطی کی راہ سے ایک کاغذ مین کچہہ کا کچہہ لکھہ گیے
اور جواب اوسکا طلب ہوا بارے فضل الہی سے حاکم منصف کی راے مین وہ قصور عمداً ثابت نہوا
اور معاف کردیا گیا میرے صاحب انسانکو چاہیئے کہ آنکہہ کہول کر اور بہت دیکہہ بہال کر کام کیا کرے اور

غفلت سے اتنا دو کہانہ کہاسے کہ آپ ہی کو دُکہہ اوٹہانا پڑے **لطیفہ** ایک شخص نے کسی طبیب سے
کہا کہ میرا پیٹ دُکہتا ہے طبیب نے پوچہا کہ آج کیا کہایا تہا کہا کہ جلی روٹی کہا گیا تہا طبیب نے سرمہ
دیا اور کہا کہ آنکہونکا معالجہ پہلے کرنا چاہیے کسواسطے کہ آنکہہ اچہی ہوتی تو جلی روٹی نہ کہاتا حاصل
یہہ کہ سرکار کا کام بہت ہوشیاری اور خبرداری سے کیا کیجیے فقط **ایضاً** بندہ پرور زاد عنایتہ
سلام اور نیاز کے بعد گذارش ہے کہ سررشتہ داریکا عہدہ آپکو مبارک اگرچہ فضل الہی سے آپ خود
عاقل اور دور اندیش ہیں کسی کے سکہانے پڑہانے کی حاجت نہیں ہے لیکن بے تکلفانہ اور دوستانہ
ایک بات میں بہی عرض کرتا ہوں کہ اگر حکام کے روبرو عزت اور آبرو اور مرتبہ بڑہانا منظور ہے تو دل
سے فساد کا گہٹانا اور زبانکو جہوٹہہ سے بچانا چاہیے یہہ **لطیفہ** مشہور ہے کہ لقمان حکیم کا بچپن میں
کسی دوستشمن نے امتحان لیا اور ایک بکری دیکر کہا کہ اسے ذبح کرکے جو عضو بہتر جانو ہمارے پاس لاؤ لقمان
اوسکا دل اور زبان سامنے لائے دوسرے دن پہر دوسری بکری دیکر بدترین اعضا طلب کیا لقمان نے
پہر اوسیطرح دل اور زبان ہی پیش کرکے کہا کہ یہی دل اور زبان اگر عیبوں سے پاک ہے تو سب اعضا سے
بہتر اور جو عیب سے پاک نہیں تو سب سے بدتر ہے مختصر یہہ کہ اگر اپنے دل میں برائی سمائی تو اپنے دشمن ہمارے
خدائی اور جو زبانکو جہوٹہہ سے آشنائی ہے تو حاکم کے نزدیک اپنی حقارت اور دنیا میں رسوائی ہے
رقعہ منشی صاحب مخدوم مکرم محب الفقرا المحبوب دلہا زاد عنایتہ بعد سلام اور نیاز اور اشتیاق مواصلت کے
کہ نہ زبانکو اوسکی تقریر کی قدرت نہ قلم کو تحریر کی طاقت ہے عرض کرتا ہوں ظاہر اور دریافت ہوتا ہے کہ جناب
این ناچیز کی ہزلیات کو جمع کرکے کلیات کے طور پر چہپوایا چاہتے ہیں اگرچہ شفقت اور عنایت کے سبب سے
اوسکے عیوب خاطر عالی میں نہ گذرتے ہوں لیکن حقیقت میں کوئی حرف بہی عیب سے خالی نہیں ہے فقیر کے
واسطے یہہ شہرت مجرم کی تشہیر سے کم نہوگی کلام لغو کسیکے پسند نہ آئیگا اور یہہ تمام اہتمام آپکا برباد ہو جائیگا
آپکو ناحق کی زحمت اور مجہے مفت ندامت اور تنہائی پڑیگی جیسے ایک شاعر کو مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے روبرو خفت
حاصل ہوئی تہی **لطیفہ** ایک شاعر مہمل گو نے مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہو کر
عرض کیا کہ میں حج کو گیا تہا اپنا دیوان حجر اسود سے خوب ملا تا کہ اوسکی برکت سے کلام میں اور سواد میں روشنائی
حاصل ہو مولانا بہت ہنسے اور فرمایا کہ اگر آب زمزم میں ملتا تو بالکل تبرک ہو جاتا اور ایک قطرہ بہی
آنکہوں میں لگانے کیواسطے ہاتہہ نہ آتا سو فقیر کو اندیشہ اسی بات کا ہے کہ اہل جوہر اوسی دیکہکر آپکی تعنیم

اوقات پر ہنسینگے اور کہینگے کہ یہہ کلام پانی مین دہونے کے لایق تہا نہ چہاپہ ہونے کے قابل بندہ کی دانست
مین اسکا قصد نفرمانا مناسب اور اِس ارادہ سے ہاتہہ اوٹہانا واجب ہے زیادہ کیا گذارش کرون

ایضاً فرزند سعادت مند نور بصر لخت جگر دراز ہو عمر تمہاری بعد دعا کے معلوم ہو کہ ہم یہان بہت اچہی
طرح خیریت سے ہین اور تمہاری اور گہر کے سب آدمیونکی خیر و عافیت چاہتے ہین فیضو خانسامان کل ہمارے
پاس پہونچا اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ ایک فقیر بیراگی تمہارے دروازہ پر آکر ٹہرا اور تمہین کیمیا گریکا
شعبدہ دیکہا کر سونا بنانے کا اقرار کیا تمنے سب لوگون سے چہپا کر گہوڑے کا ساز بیچکر دو سو روپئے
اوسے دیئے اور وہ اوسی رات کو بستر اپنا اوٹہا کر کہین چلتا ہوا اب تم اوسکی تلاش مین حیران سرگردان
جنگل جنگل پہرا کرتے ہو بیشک تم سے غلطی تو ہوئی کہ اوس مکار کے فریب مین آگئے لیکن اب افسوس
کرنا اور اوسکی تلاش مین جا بجا پہرنا بہی ناحق ہے یاد رکہنے کے قابل ہے یہہ لطیفہ کہ ایک چڑیا کسی
زمیندار کے باغ مین جاکر کچے پکے میوے سب کاٹ جایا کرتی تہی زمیندار ہمیشہ اوسکی تاک مین تہا ایکدن
انگور کی ٹہٹی پر جال لگا کر پکڑا اور ذبح کرنیکا ارادہ کیا چڑیا نے زمیندار سے کہا جو تو مجہکو چہوڑ دے
تو مین اِس احسان کے عوض مین تجہکو کئی باتین بتاؤن کہ اوسمین تجہکو بڑا فائدہ ہوگا زمیندار نے کہا
تو پہلے بتا دے تو مین تجہکو چہوڑ دونگا چڑیا نے اوسکو تین نصیحتین کین ایک یہہ کہ حریف جو اپنے قابو مین
آجاے تو چہوڑنا نچاہیئے دوسرے جو بات قیاس سے باہر ہو اوسپر یقین لانا بیجا ہے تیسرے گئی ہوئی
چیز کے واسطے افسوس بیفایدہ ہے اور چوتہی ایک بات اور ہے کہ جب تو مجہے چہوڑ دیگا تب کہونگی
زمیندار نے بعد سننے اِن نصیحتون کے اقرار کے موافق اوسکو چہوڑ دیا تو چڑیا نے دیوار پر بیٹہ
کر کہا کہ میرے پیٹ مین بیضۂ مرغ سے بڑا ایک موتی تہا اگر تو مجہے نچہوڑتا اور ذبح کرتا تو وہ موتی
تیرے ہاتہہ آتا زمیندار افسوس کرنے لگا اوسنے کہا کہ اے سادہ لوح تو میری تینون نصیحتین
اسی وقت بہول گیا کسواسطے کہ مین تیری حریف تہی جب پکڑ پایا تہا تو چہوڑنا کیا تہا اور بیضۂ مرغ کے
برابر تو مین خود ہی نہین ہون پہر بیضۂ مرغ سے بڑہ کر موتی میرے پیٹ مین ہونا بالکل خلاف قیاس ہے
اوسپر تو نے اعتبار کیا اور اب جو مین تیرے ہاتہہ سے نکل گئی تو افسوس کرنا محض لاحاصل ہے فقط
غرض یہہ کہ جو ہونا تہا سو ہوا اب اوس فقیر کی تلاش اور افسوس کرنا محض بیفایدہ ہے آیندہ سے
احتیاط کرو والدعا

ایضاً عزیز از جان سعادت و اقبال نشان طال عمرہ بعد دعا کے درازی عمر واضح ہو

کہ خط پہونچا حال معلوم ہوا دشمن جو تمہارے درپے ہین تم خدا پر نظر رکہو جسکا دامن پاک ہے اوسکو
دشمن کی عداوت سے کیا باک عزیز میرے نیک نیتی عجب چیز ہے اگر نیت اپنی درست ہے تو دشمن قوی بہی
سست ہے کیا تم نے نہین سنا یہہ **لطیفہ** کہ ایک امیر نے بادشاہ کے مرنے کے وعدہ پر قرض دیا تہا
اوسکے دشمنون نے بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کہ یہہ شخص حضور کا بدخواہ ہے جو ایسا کلمہ زبان
پر لاتا ہے بادشاہ نے اوسے بلا کر پوچہا کہ کیون میرے حق مین ایسی بات کہتا ہے اوسنے عرض کیا کہ مین
تو جہان پناہ کی خیرخواہی کرتا ہون کسواسطے کہ قرض کا ادا کرنا بہت شاق گذرتا ہے پس ضرور ہوا کہ وہ
دن رات حضور کی سلامتی چاہتے رہین یعنی نہ حضور مرین نہ وہ قرض ادا کرین بادشاہ کو یہہ بات
سنتے ہی امیر کے ساتہہ محبت کامل اور اوسکے دشمنونکو ندامت حاصل ہوئی تمکو وہ چلن اختیار کرنا
چاہیے کہ نیکنامی کے ساتہہ مشہور اور حاکم راضی اور رعیت مشکور ہو حق تعالی تمہارا نگہبان اور دوست
شاد دشمن پشیمان رہے زیادہ کیا لکہون **ایضاً** برخوردار سعادت اطوار حفظہ الہی مین بلا
بعد دعا اور تمنائے دیدار کے واضح ہو کہ خط تمہارا لکہا ہوا بارہوین ذی قعدہ کا پہونچا تمنے لکہا
تہا کہ میان نورشاہ صاحب تمہاری مسجد مین بیٹہہ رہنے کے ارادہ پر آئے اور تمنے ایک حجرہ مسجد کا
خالی کر دیا لیکن دس دنکے بعد کملی کہتری چہوڑ کے کہین چلتے ہوے کہ اب تک اونکا پتا اور نشان
نہین ملتا سو دریافت ہوا ہمنے پہلے ہی لکہا تہا کہ اونکا ظرف ایسا نہین معلوم ہوتا کہ اسطرح
پانون توڑ کر مسجد مین بیٹہہ رہین چنانچہ ایسا ہی اتفاق ہوا حقیقت یہہ ہے کہ متوکل اور قناعت
بہت مشکل اور بڑا کڑوا گہونٹ ہے کہ اوس سے دم گہٹتا ہے شربت کا جام نہین کہ کوئی حریص غٹ غٹا کر
ایکبارگی چڑہا جاے دیکہو کیا خوب الزام دیا ایک کتے نے کسی بوالہوس کو **لطیفہ** ایک فقیر خدا پر
توکل کر کے کسی پہاڑ پر جا بیٹہا رزاق مطلق غیب سے کچہہ رزق اوسے بہیجدیتا تہا اتفاقاً ایک دن اور
ایک رات کچہہ نہ آیا فقیر آٹہہ ہی پہر کی بہوک سے کہبرا کر پہاڑ پر سے اوتر آیا اور ایک یہودی کے دروازہ
پر جا کر سوال کیا صاحب خانہ نے تین روٹیان بہیجدین فقیر وہ روٹیان لیکر پہاڑ کیطرف پہر چلا اور
اوس گہر کے کتے نے پیچہا لیا اور بہونکنا شروع کیا فقیر نے ایک روٹی اوسکے آگے پہینک دی اور
آگے چلا کتا وہ روٹی کہا کر پہر پیچہے دوڑا فقیر دوسری روٹی دیکر آگے بڑہا کتا وہ بہی کہا کر پہر پہونچا
تب فقیر تیسری روٹی بہی پہینک کر بہاگا لیکن کتے نے دامن کوہ تک پیچہا نہ چہوڑا فقیر نے کہا کہ اے

بے حیا تجھے شرم نہین آئی کہ آٹھوین پہر یہہ روٹیان مجھے تیرے ہی مالک کے گھر سے آئین وہ سب
بہی نے کہا مین پہر اب میرے پاس کیا ہے جو تو ساتھہ لگا چلا آتا ہے اور کیون ناحق پہاڑے
کہاتا ہے کُتّے نے جواب دیا کہ اے پارسا شرم تو تجھے چاہیئے ذرا غور کر کہ مین کئی برس سے اِس
یہودی کے گھر رہتا ہُون جو ملتا ہے اوسی پر قناعت کرتا ہُون اور کہین اور نہین جاتا تو خدا کے دروازہ
پر بیٹھہ رہا تہا لیکن آٹھہ ہی پہر مین بہوک سے اتنا گھبرایا کہ یہودی کے دروازہ پر چلا آیا اب تو ہی
انصاف کر کہ بے حیا کون ہے سوچنے کی بات ہے کہ جو مخلوق اپنے خالق کو یون بھُول جاے
وہ حیوانکا الزام کسطرح نہ اوٹھائے شاہ جی کی کملی تسبیح گودڑی بوریا جو کچھہ تہا اونکے گھر
بھیجدو کیونکہ اب وہ نہ تمہارے پاس آئینگے نہ اپنا موہنہ دکہائینگے فقط رقعہ فرزند میرے
خوش رہو بعد دعاے کامیابی دارین کے معلوم ہو کہ تمہین امیرون اور حاکمون کی دربارداری اور
اونکی خدمت مین حاضر باشی کا اتفاق بہت پڑتا ہے اسواسطے لکہا جاتا ہے کہ ایسے باتون کے
واسطے علم مجلس ضرور درکار ہے اور یہہ امر حاصل نہین ہوتا جبتک کہ انسان ہر فن سے ماہر نہوتا
کہ جس فن کا تذکرہ آجاے تو اوسمین موافق اپنی آگاہی اور واقفیت کے معقولیت اور متانت
کے ساتھہ ایسی گفتگو کرے کہ سُننے والے بہت دل لگا کر سنین اور پسند کرین اور مداخلت اوسی
باتون چاہیئے جسمین اسکو دخل اور ادراک حاصل ہو نہین تو مفت ندامت اور رسوائی ہوتی ہے چنانچہ
یہہ دو لطیفے ان دونون باتون سے خبر دیتے ہین لطیفہ ایک درویش کسی سے بولتا
چالتا نہ تہا ایک دن اکبر بادشاہ معہ شیخ ابو الفیض فیضی اور شیخ ابو الفضل وغیرہ ارکان دولت
کے اوسکے پاس گئے مصاحبون نے آپسمین طرح طرح کی گفتگو شروع کی مگر درویش چپکا
بیٹھا تہا فیضی نے کہا کہ شاہ صاحب بادشاہ آپ کے ارشاد کے مشتاق ہین حضرت بہی زبان مبارک
سے کچھہ فرمائین تب درویش نے کہا کہ بحیرہ سکندر حل کرین اور یحییٰ سے کربل کے میدان میں کا
حجم پڑی ہو یعنے اسے وزیر سکندر ذو القرنین اور یزید سے کربلا مین کیا لڑائی پڑی تہی بس
فیضی تو ایک علامۂ عصر تہا کہنے لگا کہ سبحان اللہ قطع نظر اور کلمات کے حضرت کو علم تواریخ
مین کتنی بڑی مداخلت اور شین قاف کتنا خوب درست ہے بادشاہ تو آزردہ ہو کر اوٹھہ کہڑے
ہوئے اور درویش کی بے علمی اوسکی بات کرنے سے ظاہر ہوگئی اگر زبان نہ کہولتا تو راز ڈہکا رہتا

لطیفہ ایک شاعر نے کسی امیر بخیل کے پاس جاکر کہا کہ تو نے کچھ مال محتاجون کیواسطے نکالا ہے
اوسمین سے مجھے بھی کچھ دے کہ مین محتاج ہون امیر نے کہا کہ وہ مال صرف اندہونکے واسطے نکالا گیا ہے
شاعر نے کہا اسصورت مین تنہا مین ہی اوسکا مستحق ہون کسواسطے کہ حقیقت مین مین اندہا ہون
اگر اندہا نہوتا تو خدا کا دروازہ چھوڑ کر تیرے در پر کیون آتا امیر کو یہہ کلام پسند آیا اور وہ مال
سب اوسکو دلوایا دیکھو وہ درویش جو جاہل تہا تو اوسکو اوسیکی گفتگو نے خفیف کیا اور یہہ شاعر
جو عاقل اور قابل تہا تو اوسکی تقریر نے امیر کو شرما دیا دانشمند کے واسطے اسیقدر اشارت
کافی ہے **ایضاً** نور چشم میرے درباروں اور مجلسون کے واسطے حاضر جوابی بہت ضرور ہے
یعنی ہر بات کا جواب بہت چست اور درست دینا چاہیئے اور یہہ بات ہر شخص کو حاصل نہین ہوتی
نہ علم اور کمال ہی پر موقوف ہے بلکہ اسکے واسطے ذہن اور ذکا اور عقل رسا درکار ہے چنانچہ طبیعت
کی رسائی اور نارسائی کا حال ان دو لطیفون سے واضح ہو سکتا ہے لطیفہ کسی بادشاہ نے
ایک عالم کو بلوایا اور یہہ بھی لکہا کہ جو آپکو فرصت نہو تو کوئی شاگرد ہی اپنا روانہ کیجئے اونہون نے
ایک طالب علم بہیجدیا اور چلتے وقت سمجہا دیا کہ بادشاہون کے دربار مین نرم گفتاری اور شیرین
کلامی ضرور ہے جب طالب علم دربار مین حاضر ہوا اور بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارے اوستاد کے
یہان کس کس علم کا درس جاری ہے جواب دیا روئی ریشم مخمل پوچھا کہ اوقات کسطرح بسر ہوتی ہے
جواب دیا لڈو پیڑا برفی بادشاہ نے ان جوابون سے متحیر ہو کر فرمایا کہ شاید اس شخص کو مالیخولیا
کی بیماری ہوگئی ناچار عالم کو یہہ سارا ماجرا لکھکر رخصت کردیا عالم نے جو سبب ایسی بات چیت کرنیکا
پوچھا تو کہا کہ آپ نے نرم اور شیرین کلام کرنیکا حکم دیا تہا سو مین نے ریشم اور روئی اور
مخمل سے زیادہ نرمی اور لڈو اور پیڑے اور برفی سے زیادہ شیرینی اور کسی چیز مین نپائی
اسلئے ایسا کلام کیا لطیفہ ایک جاہل نے پیغمبری کا دعوی کیا بادشاہ نے اوسے پکڑ بلایا
اور پوچھا کہ تو جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے تو معجزہ کیا دکہلاتا ہے کہا دل کی بات بتادیتا ہون
بادشاہ نے پوچھا کہ میرے دل مین اسوقت کیا ہے کہا کہ اسوقت آپکے دلمین یہی ہے کہ مین
بالکل جھوٹہا ہون فرمایا کہ پہر ایسا دعوی کیون کیا کہا کہ جو دعوی نکرتا تو حاکم تک کسطرح پہونچتا
بادشاہ اوسکے جوابون سے بہت خوش ہوئے خلعت اور انعام دیکر رفاقت مین نوکر رکہلیا

دور اندیش کے لیۓ اتنا ہي لکہنا کفایت کرتا ہے **واضح** ہو کہ تلازمہ صنعت مین داخل ہے اور تلازمہ اوس صنعت کا نام ہے کہ کسي چیز کو فرض کرکے اوسکے سارے یا بعضے لوازم گرد و پیش مطلب مین ادا کرین اور یہہ ادا کرنا ایسی خوبصورتي اور خوش نمائی کے ساتہہ ہو کہ اگر دوسرا اوس سے واقف ہو تو یہہ نہ جانے کہ کوئي لفظ اوس لوازم کا بے محل یا بے معني واقع ہوا اوسکی مثال مین تین رقعے لکہے جاتے ہین **رقعہ قراءت کے تلازمہ مین** حافظ صاحب کرمفرما میرے زیادہ ہمّن الطاف آپکے بعد شوق ملاقات مسرت آیات کے کہ اوسکي تمنا مین مرے التشدید کی طرح پزمردہ رہتا ہون گذارش یہہ ہے کہ آج خدمت مین حاضر ہونیکا عزم بالجزم تہا لیکن واقعہ عجیب یہہ پیش آیا کہ قاري محمد حسن صاحب کے انتقال سے جلسہ کا جلسہ درہم برہم اور سارا مدرسہ زیر و زبر ہوگیا اسي سبب سے متوقف ہو کر صحیفہ معذرت ارسال کیا چاہتا تہا کہ حافظ محمد شاکر صاحب ایک جلد کلام مجید لکہنو کے چہاپہ کي آپ کے پاس سے لاۓ سبحان جیسا کلام اللہ مین چاہتا تہا ویسا ہي میسر ہوا اگرچہ حافظ محمد یٰسین صاحب بمبئي کے چہاپہ کی تعریف بہت مد اور شد کے ساتہہ کرتے تہے لیکن اوسکے خط کو اسکے خط کے ساتہہ مطلق مناسبت نہین ہے اب مجہے وقف کرنا چند جلدونکا منظور رہے سو داگر کا اگر چند روز ٹہراؤ ہو تو ویسا مطلع فرماۓ الہي طبع عالی ہمیشہ مصحف کي تلاوت کیطرف مایل اور دست آرزو گردن مقصود کے ساتہہ حمایل رہے والسلام **رقعہ شطرنج کے تلازمہ مین** شہسوار میدان صفوت و صفا زینت افزاۓ بساط محبت و ولا سلامت بندہ حرارت قلبیہ عارضہ سے تو حیران اور ششدر رہتا ہے تہا اب ضعف دماغ کي بیماري نے اور بہي عاجز اور زچ کر دیا ہے ہر دم یہي سوچ اور منصوبہ رہتا تہا کہ کدہر جاؤن اور کون ایسی چال چلون کہ یہہ عارضہ شہ پاۓ اور پٹ جاوے بارے اندنون حکیم شاہرخ میرزا صاحب اس شہر مین وارد ہوۓ تعریف اونکی اور سادگي مزاج کي بہت سنی جاتي ہے کہ اونکے نزدیک بادشاہ اور وزیر اور فقیر مسکین اور امیر فیل نشین سب برابر ہین مریضون کي خبرگیري کے واسطے صبح سے پہر رات گۓ تک بارہ دري مین شطرنجي بچہاۓ بیٹہے رہتے ہین یون تو حیات و ممات پر کسی کا اختیار نہین اور زہر مہرہ اور شربت انار اور خطمی خبازي کے سوا جیسے نہین جانتا لیکن دست شفا بہي رکہتے ہین اور عطار کو بیمارونکا مال مار لینے اور اپنے منفعت اور خورد برد کیواسطے گران چیز بہیجنے کي اجازت نہین دیتے اسواسطے چاہتا ہون کہ اونکي خدمت مین

رجوع لاؤن لیکن مکان اونکا فاصلہ پر ہے پیادہ پا جا نہین سکتا اگر کسیطرحکا حرج نہو تو صبح کو گھوڑا
خواہ پالکی بہیجدیا کیجیے اور جو کچھہ تامل ہو تو یار شاطر ہون نہ بار خاطر ہمت نہین ہارا ہون یون بہی جا
سکتا ہون نہین تو لالہ اندرجیت چودہری یا مظفر زین والے کی گاڑی کرایہ کو منگا لیا کرونگا فقط

رقعہ گنجیفہ کے تلازمہ مین آفتاب سپہر قدر و قدردانی سرتاج اہل سخن و معانی سلامت
چنگیز خان افغان ساکن رحمت گنج فایق علی اپنے بہائی اور شمشیر اعلام کو ساتہہ لیکر میر وزیر علی کی
براتمین گئے جب نوشہ کو نہلایا اور سفید کپڑے اوتار کر سرخ لباس شاہانہ پہنایا تب وہ غلام بد
قماش بدمعاش چالاکی کرکے اوتارے ہوئے کپڑون کو بغل مین داب کر کہین چلا گیا ہر چند کہ چورکی
تلاش ہوئی مگر سر رشتہ ہاتہہ نہ آیا جب کہانا تقسیم ہوا اور خان مسطور نے کہانا کہا کر رومال اور خلال
کیواسطے اوس بے حیا کو تلاش کیا اور دستیاب نہوا تب بوجہہ گئیے کہ نوشہ کے کپڑے وہی بد ذات
لیگیا یہہ دریافت ہوتے ہی دونو بہائیون کے چہکے چہوٹ گئیے سب تراش خراش اپنی بہولے کہ
اوس چور نے ہماری عزت خاک مین ملادی بیچارے ندامت کے مارے اپنے گہر چلے آئیے
اب سنا جاتا ہے کہ وہ نمک حرام مغلپورہ مین کہ آپ کی تحصیلداریکا علاقہ ہے نادری خانم نامی ایک
خانگی کے گہر مین چہپا بیٹہا ہے اسواسطے یہہ نیاز نامہ معہ اوسکے حلیہ کے کہ علحدہ ورق پر لکہا ہے
خدمت مین بہیجکر تکلیف دیتا ہون کہ اوسکو جلد گرفتار کرکے ادہر کو روانہ فرمایئے زیادہ نیاز
مخفی نرہے کہ امرا اور حکام کی ثنا اور صفت کا انداز تو اس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہوگیا
لیکن اگر باغ اور مکانکی تعریف منظور ہو تو اوسکے لکہنے کا طور یہہ ہے تاجگنج کے روضہ کی تعریف
آج قلم کا دماغ پہولونکی خوشبو سے معطر ہے کاغذ کا صفحہ آنکہہ کی سپیدی کیطرح منور ہے نظر کا
ڈورا رگ گل کے طور پر رنگین ہے نگاہ کا تار رشتہ گلدستہ کی مانند بہارین ہے کسواسطے کہ مجہے ایک
باغ اور مکان کی صفت لکہنی منظور ہے جسکی سیر چشم مردم مین نور ہے اوسکے صحن اور دالان مین
خدا کی قدرت کا گل کہلا ہے چمن اور میدان مین صانع کی صفت کا تماشا ہے وہ کون مکان اور کیسا گلستان
جو شاہجہان ایسے بادشاہ عالیجاہ کا قیام گاہ ہے کون قصر اور کیسا ایوان جو جناب عالیہ بادشاہ
بیگم کا آرام گاہ ہے جسجگہہ یہہ دونو آفتاب ماہتاب سوتے ہین چاند اور سورج دن رات اوس
زمین کے نثار ہوتے ہین تاج بی بی کا روضہ جہان مین مشہور ہے اور ہر چمن اوسکا جنت کی

خوشبو سے معمور ہے اکبرآباد کیا بلکہ سارے ہندوستان کی اس مکان سے عزت ہوئی ہے ہندوستان
کیا بلکہ تمام روئے زمین کی اوس سے زینت ہوئی اس چمن کی ہوا نے جو کلیوں کی بو باس سے خیال کے دماغ
کو معطر کر دیا تو باغ کی فضا نے نگاہ کے دامن کو گلچین کے دامن کیطرح پہولون سے بہر دیا سبحان الله
کیا روضہ ہے کہ رضوان جسکے لطف اور لطافت سے راضی اور خوشنود ہے بارک الله کیا باغ ہے
جسمین بہشت کی ہر نعمت موجود ہے سورج اس باغ کا ایک زردآلو ہے چاند اس چمن کا گل شبو ہے
پہلے دروازہ کی بلندی دیکہنے کو جو آسمان گردن اوپر اوٹھائیے تو اوسکو آفتاب کی پگڑی ہی سنبہالنی
دشوار ہو جائے دونون بازو کے سرے سے محراب کی چوٹی تک کلام مجید کا سورہ خوب قلم سے جو لکہا ہے
عقل اوس طلسمات سے حیران ہے کہ ہر حرف جیسا نزدیک سے نظر آتا ہے ویسا ہی دور سے دکہائی دیتا ہے
اس فن کے مبصر انصاف سے دیکہین کہ یہہ بات کیسی مشکل اور کسطرح کی تقسیم کامل ہے سنگ مرمر پر سنگ موسے
کی پچیکاری کہیئے یا آنکہہ کی سفیدی پر پتلیون کی سیاہی کی نموداری حرف ہین یا کافور کے قرص پر
مشک کے دانے پڑے ہین لفظ ہین یا ہیرے کے تختے پر نیلم کے نگین جڑے ہین مینار آسمان
کیطرف تعجب کا ہاتہہ اوٹہائے ہے کہ یہہ خم دیکہیئے اور اس بارگاہ کے ساتہہ ہمسریکا دعوی اور دم
دیکہیئے محراب کا خم ابرو سے اشارہ کر رہا ہے کہ اندر جاکر ذرا بہار کا عالم دیکہیئے نہین نہین غلطی ہوئی
مجہسے بلکہ محرابکا اشارہ یہہ ہے کہ پہلے حواس کو یہان طاق پر رکہہ جائے تب آگے قدم بڑہائے بس جو
اودہر جو کہٹ نانگہنے کی عزیمت ہوئی تو ادہر عقل اور حکمت رخصت ہوئی سیر سے سیر ہونا تو نگاہ کے
ہاتہہ ہے لیکن حیرت یہان ہر قدم کے ساتہہ ہے سب سے پہلے بہار کے علمدار بڑی شوکت اور شان کے
ساتہہ نظر پڑتے ہین یعنی دو رویہ سرو کے درخت نیک بخت جوانون کی طرح حسن کے جوبن سے اکڑتے ہین
زمرد کے جہاڑ کی تو کیا حقیقت ہے جو اوسکے ساتہہ تشبیہہ دون مگر ہان لکہون تو یون لکہون کہ اچھے
اچھے سبز پوش معشوق ہر قطار مین کہڑے ہو کر ناز اور انداز سے انگڑائیان لے رہے ہین یا غلمان
بہشت سے اگر آسمان کو اس باغ کی خوبیون کی خبر دے رہے ہین نشو و نما جو ہر چیز کو بڑہاتی ہے شاید
سرو ہی کے لباس مین کمر بستہ یہان آئی ہے یا آب و ہوا کی لطافت سے سرو کے پردے مین آپ ہی بڑہی
جاتی ہے دونون قطار کے درمیان جو ایک حوض زمین دوز اور طویل ہے گویا نہر سلسبیل ہے
صاف پانی سے بہرا ہوا ہے اوسمین ہر سرو کے مقابل ایک ایک فوارہ چہوٹ رہا ہے اودہر سرو زمرد کے فوارے

کا نقشہ اوڑالیا ادہر پانی کے فوارے نے ہیرے کو پانی کر کے بہا دیا ادہر اسکے ایک مربع حوض جو بہت
ستہرا ہے نہایت خوبصورت اور خوشنما ہے آئینہ اوسے دیکہ حیرت مین آتا ہے نگاہ کا قدم پہسلا
جاتا ہے بہشت کی نہر اوسکا خزانہ ہے آئینہ اوسکا آبدارخانہ ہے بلکہ آئینہ مین یہہ روانی کہان اور
وہ موجونکی سلسلہ جنبانی کہان پانی اوسکا دودہ سے زیادہ مصفا ہے برف سے زیادہ ٹہنڈا ہے
چونہ جو شیر خشت ہوجائے تو روا ہے پتہر جو یخ در بہشت بن جائے تو بجا ہے نازنین معشوق
اوسکے گرد بیٹہتے ہین اپنا مونہہ اوس آئینہ مین دیکہتے ہین تو اونکے عکس سے صاف آشکارا ہے
کہ پری کو شیشہ مین اوتارا ہے چارو طرف سے فوارے چہوٹتے ہین گویا آسمان سے تارے ٹوٹتے
ہین پانی کی زمین سے پانی کا درخت نکلنا اور پانی ہی کے پہل پہول سے پہولنا پہلنا خدا کی قدرت ہے
آئینہ کے چشمہ سے موج کا کہڑے ہو کر چلنا اور ہوا کے ساتہہ زور کرکے اوچہلنا عجب حکمت ہے عقل
نے جب فکر کے دریا مین غوطہ لگایا تو روضہ کے ادہر حوض کے واقع ہونیکا سبب یون سمجہہ
مین آیا کہ نگاہ پہلے اوسمین نہاکر پاک ہوے تب روضہ کے طواف کی آرزو کرے اور ناطقہ پہلے
اوسکے پانی سے کلیان کرکے مونہہ صاف کرے تب بہار کی صفت مین گفتگو کرے اس حوض کی
یاد مین دریا کی پسلی پہڑکتی ہے سینہ مین آگ بہڑکتی ہے جوش کہاکر دیکہنے آتا ہے مگر دیوار سے سر
ٹکرا کر پہر جاتا ہے جسطرف آنکہہ اوٹہائے اور جدہر خیال دوڑائے بیلا چنبیلی موگرا موتیا
چنپا جوہی کیتکی کیوڑا گلاب سدا بہار گیندا داؤدی گل عباس گل مہندی نازبو گل زنبق
گل رعنا گل فرنگ گل چاندنی سشبو کلغا سیوتی دوپہری سورج مکہی لالہ نافرمان
سوسن ہزار زبان نرگس حیران قسم قسم رنگ رنگ کے پہول پہول رہے ہین پیاری پیاری
سہانی درختون پر صبح شام کو دہوپ چہانوہ کا عالم پتون پر شبنم کی طراوت اور نم ڈالیون پر
چڑیونکا غل پریون کی آپسمین چہیڑ چہاڑ چہل نوجوانون کے غول ہم جولیونکی ہنسی اور ٹہٹہول کہین گل کے
قہقہے کہین بلبل کے چہچہے ہین مور اودہر شور کرتا ہے ادہر مستونکا جنون زور کرتا ہے کویل وہان
کوک اوٹہتی ہے یہان سینونمین ہوک اوٹہتی ہے پپیہا جو وہان بولا پی کہان تو پہر یہان بدن مین
جی کہان دہیڑ کی اودہر نئے نئے طور پر دہن ہے ادہر حیات کے جامہ کی اودہیڑ بن ہے طوطی کی جو بات ہے
گویا نبات ہے مینا کو شیرین کلامی سے کام ہے ناکامونکا کام تمام ہے جگنونکا چمکنا باغ کا

مہکنا وہ نو وقت کا ملنا شبو کا کہلنا سنبل کا بال بکہیرنا مچہلیونکا حوض مین تیرنا ہوا کا چلنا دل کا مچلنا سبزیکا لہلہانا چڑیونکا چہچہانا پرندونکا جہولنا شفق کا پہولنا گلزار خیال کا تماشا دیکہاتا ہے یہہ سماں دیکہکر کوئی پہول سا پہولا نہین سماتا کوئی بوٹے گل کیطرح گریبان پہاڑکر نکلا جاتا ہے بیلا بے لاگ دل کو کہینچتا ہے چنبیلی کی البیلی وضع پر دم رشیدا ہے مہدی کی ٹہنیون پر چاندنی لوٹ پوٹ ہے جسکے بہاد سے چاند کے جگر مین داغ اور دل پر چوٹ ہے عشق پیچہ جو عاشق کیطرح پیچ وتاب کہاتا ہے تو لجالو شرمیلے معشوق کے طور پر سایہ سے شرماتا ہے لالہ لعل سے بہتر سبزہ زمرد کا ہمسر کیاریون کے کنارے کی ہری دوب کاشانی مخمل سے زیادہ خوب اور مرغوب درختون کے تہالے ہین یا دودہ کے بہرے ہوئے پیالے ہین آبشار ہے یا آئینہ پشت بدیوار ہے پانی کی چادر پر جو نقش ونگار ہے قلم قدرتکا یادگار ہے نہر کی جو ایسی اٹکہیلیون کی چال ہو تو دل کیونکر نہ پائمال ہو مہتاب سرو کے ساتہہ ہم آغوش ہے یا کوئی جوان سبزہ رنگ بادلہ پوش ہے گلنار کو دیکہکر لعل انگارون پر لوٹتا ہے سبزہ کے رشک سے زمرد زہر کہاتا ہے یہہ لالے ہین یا آتش کے پرکالے ہین جسکے دیکہنے سے جینی کے لالے پڑتے ہین اور دل ہی دل مین داغ بڑہتے ہین چاندنی نے سبزہ مین کہیت کیا ہے یا سبز مخمل پر مقیش کتر کے چہڑک دیا ہے کلغے کو قلم کر کے ایسا برابر کیا ہے کہ اوسکے پتے اور پہولون سے گویا سبز اور سرخ بوٹیونکا قالیچہ بچہا دیا ہے مولسری کی جو بہینی بہینی خوشبو ہے تو صبا کو اوسی کی جستجو ہے یہہ ہارسنگہار کی گلکاریان ہین یا آگ کی چنگاریان ہین بیر بہوٹیان رنگینی ہین یا طوطونکا خون بہ چلا لالہ زار چمن مین کہلا یا چنار سے شعلہ نکل پڑا اگر آب وہوا کی لطافت یہی ہے تو موتی صدف مین کہل کر کلیونکا روپ دکہائیگا اور مچہلی کا کانٹا سرسبز ہو جائیگا میوے کا نام زبان پر آیا اور حلاوت کے موہنہ مین پانی بہر آیا کولا سنگترہ رنگترہ چکوترہ نارنگی لیمون زردآلو شفتالو انار سیب بہی انگور اناناس ناشپاتی کیلا آڑو بیر کمرکہ شریفہ خرما پستہ بادام ناریل چرونجی لونگ مرچ الایچی کٹہل بڑہل آمبہ انبلی جامن پہلیندا امرود شہتوت ٹونڈا کہرنی کروندا کوئی ایسا پہل نہین جو اس باغ مین نہوتا ہو اور ساگ ترکاری سے لیکر جڑی بوٹی تک کوئی ایسی شے نہین جسے باغبان نہ بوتا ہو کہین کوسے سنگترہ سے چمن کا چمن اگ بہبوکا ہوگیا کہین فالسے کی رنگت سے زمین کا دامن اودا ہوگیا سیب سے آسیب کی زحمت دفع ہو جاتی ہے بہی بدنہین فربہی لاتی ہے ناشپاتی سے روح راحت پاتی ہے انار نے خلق کے موہنہ یاقوت اور موتیون سے بہر دیئے معشوقون کے

دانت کہٹے کر دیئے اور امیوہ یہانکا اخروٹ ہے جن ستارونکا دل لوٹ پوٹ ہے آسمان وہان رات
سو سو طرح تاک جہانک مین رہتا ہے انگور کی ٹٹی سے ایک خوشہ پروین کا کچا نے بہاگا سو باوصف اس
پختہ کاری کے ابتک یگانہ سکا کیلا یہان ایک ایک گود مین ہزار ہزار پہلتا ہے ماہ نو وہان آسمان پر اکیلا نکلتا ہے
اس زمین کا اگر خربزہ یا سردا ہے پوست مین مغز اوسکا تر حلوا ہے ہندوانہ مرغ روح کا آشیانہ ہے
جسمین ایکہی جگہہ موجود آب و دانہ ہے شہتوت تمام عالم کا قوت انجیر بالکل شکر اور شیر امرود حلوائے
بے دود آئنہ معشوقون کے ہونٹھون پر مہر خاموشی ہے کہ میرے سامہنے شیرینی کا دعوی ناحق
کوشی ہے دوات قلم کی زبان چوستی ہے گویا نیشکر ٹہرایا قلم کاغذ کو چاٹتا ہے آپ چیونٹا بنا اور اوسکو
مصری بنایا مالی ڈالیان سرون پر لیئے جا بجا کھڑے ہین انعام کے لیئے اڑے ہین کوئی پہولونکا ہار لاتا ہے
کوئی گلدستہ دور سے دکہاتا ہے پہر جو چمن نظر آیا تو وہ سما آنکہونمین سمایا کہ نہ دیدنی خواب کی آنکہون سے کبہی
دیکہا نہ شنیدنی خیال کے کانون سے کہین سنا الہی یہہ روضہ ہے یا خلد برین آسمان ہے یا زمین سنہرا کلس ہے
یا سورج کی کرن گنبد ہے یا نور کا مسکن قبرستان ہے یا روضہ رضوان مکان ہے یا جواہرات کی کان ہے
جو پتھر ہے جواہرات سے بہتر ہے صبح نے مرمر کے ایسی صفائی پائی تب سنگ مرمر کی صورت بنائی سنگ موسے
کو شعلہ تجلی نے طور پر جلایا تب اس درگاہ کے صرف مین آیا کلس کا سایہ دریا مین ایسا رہتا ہے جیسا برج
آبی مین آفتاب حوض مین چاند ایسا نظر آتا ہے جیسا دریا مین حباب دیوار مین مونہہ نظر آتا ہے گویا آئینہ
جلا کیا ہوا گنبد سے دماغ تازہ ہوتا ہے گویا قرابہ ہے گلاب سے بھرا ہوا صبح کی طباشیر استرکاری کے
صرف مین لائی گئی جو ابتک وہی نور کا عالم دکہاتی ہے رانگا مشک اور شفق کی زعفران پیس کر گارے مین ملائے
جو آج تک وہی خوشبو دماغ مین آتی ہے آفتاب کے ترنج کا عرق نچوڑ کے ماہتاب کی پیالی مین موتی کی آب سے
ملایا تہا جو چونہ مین یہہ نور اور ایسی صفائی ہے بہشت کے کافور کو شفق کے ساتہہ آفتاب کی کھرل مین
پیس کر صبح کے دامن مین چہانا تہا جو رنگ نے یہہ آب و تاب پائی ہے جالیونکی نزاکت مین عقل کام نہین
کرتی کہ پتھر کو موم کرکے بال کا قلم پار کر دیا یا خیال کا جالا سمجھ کر نگاہ کی نوک سے جیسا چاہا کام بنا لیا پر ایک جا ہے
وہ ملاحت ہے کہ دیکھنے مین پنیر کی حالت ہے کاغذ کی وصلی پر حرفونکا ابہار تو معلوم بہی ہوتا ہے یہان پتھر
پر پتہر کا پچیکاری کا نہ جوڑ نظر آتا ہے نہ پیوند اور جوڑ نہ کہین سے پست ہے نہ بلند پہر ہر قبر کا تعویذ ہی اصل
چیز ہے اوسکی باریکیان سمجہنے کو نہ عقل کو ادراک ہے نہ ادراک کو تمیز دیکہا چاہیئے کہ جب یہہ مکان تمامی

کی چھت اور زری زربفت کے گنگا جمنی پٹا پٹی کے پردے اور روپہلی سنہری جڑاؤ مرصع کار مسہریے جو منقش اور موتیوں کی جھالروں اور ہیرے زمرد وغیرہ جواہرات کے آویزان سے بنا بنایا اور آراستہ اور الماس تراش کنول اور مردنگیان اور جھاڑ فانوس قمقمے اور ہانڈیان اور دیوارگیریان اور قندیلون وغیرہ شیشہ آلات سے سجا سجایا اور پیراستہ ہوگا مجاور کمخواب پر رزاور تمامی اور مشجر کی چادرین چڑہا چڑہا کر انگیٹھیان اگر اور عود قماری اور مشک تاتاری اور عنبر سارا کی سلگاتے ہونگے جو زریان زمردی سنہری روپہلی گردسے ہلاتے ہونگے تب کس اہل بصارت کی نظر ٹھہرتی ہوگی اور کس کی نگاہ کام کرتی ہوگی بس کر شہیدبس کراب لکھنے کی مت ہوس کر کلام طول ہوا جاتا ہے حاکم کے حکم سے عدول ہوا جاتا ہے سحر بیانی تیری مشہور ہے تیرے قلم کو ہر طرز کی تحریر کا زور اور مقدور ہے پر فرمایش سے مجبور ہے کہ رنگین عبارت لکھنے کی اجازت نہین نہین تو تجھے کس طرز کی تحریر کی طاقت نہین لیکن یہان بھی عجب کام کیا ہے کہ سادگی مین رنگینی کا رنگ دکھا دیا ہے سو یہ دوستو کی سیر کیلیئے گلزار ہمیشہ بہار ہے اور حاسدو نکی نگاہ مین کھٹکتا ہوا خار ہے فقط

واضح ہو کہ ہندوستان مین شادی وغیرہ تقریبات کے رقعات کثرت سے تقسیم ہوتے ہین سیکڑون اور ہزارون کی نوبت پہونچتی ہے یہان تک کہ اب تخفیف تصدیع کے واسطے اگر چھپوانا ممکن ہوتا ہے تو چھپوالیتے ہین اور سب جگہہ مسلمان اور ہندو دونو قوم مین یہہ رسم بہت جاری ہے اسکو نوید کے رقعے کہتے ہین اور اب تک تو اکثر فارسی ہی زبان مین لکھے جاتے ہین لیکن اگر اردو مین لکھا جاتا ہے تو صورت اسکی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ یا شکر خدا کا کہ ان دنون برخوردار سعادت اطوار سید فدا حسین طال عمرہ کی شادی درپیش ہے چنانچہ رجب کی ستائیسوین تاریخ ساچق اور اٹھائیسوین مہندی اور انتیسوین برات کی تقریب سے ارباب نشاط کے رقص اور سرود کا جلسہ قرار دیا گیا اسواسطے التماس ہے کہ تینون تاریخ شام سے تشریف لاکر محفل کی زیب اور زینت بڑہائے اور مستدعی کو مرہون منت فرمائے فقط

المستدعی بندہ رضا حسین

اور مکتب اور ختنہ وغیرہ تقریبات کیواسطے بہی اسی طرز سے لکھا جاتا ہے فرق اسیقدر ہے کہ شادی کی جگہہ ختنہ خواہ مکتب لکھنے مین آتا ہے اسطرح کہ رجب کی ستائیسوین تاریخ ۳ بجے کیوقت یا تیسرے پہر یا بجے کیوقت برخوردار فدا حسین طال عمرہ کا مکتب خواہ ختنہ امیدوار ہون کہ تشریف لاکر راقم کو سرفراز اور

ممتاز فرمایئے اور اسطرح کے رقعے سرخ کاغذ پر اور جسکو بلانا منظور ہوتا ہے اوسکا نام رقعے کی پشت پر اور اپنا نام عبارت کے خاتمہ پر لکھکر اور کبھی لفافہ کرکے اوسپر طرفین کے نام لکھکر تقسیم کرتے ہین اور جو لوگ تھوڑی ہوتے ہین یا کچھ لوگ کسی کچہرین خواہ اور جگہہ یکجا ہوتے ہین تو اکثر ایک بند کی پیشانی پر اوسیطرح کی عبارت لکھکر اوسکے نیچے چھوٹی چھوٹی مدہین کھینچ کھینچ کر ہرایک کا نام درج کرکے بھیجدیتے ہین اور ہر شخص اپنے اپنے نام پر صاد کردیا کرتا ہے اور عُرس وغیرہ تقریبات کے رقعے سادہ کاغذ پر ہوتے ہین عبارت اوسکی بھی اوسی طرز کی ہوتی ہے یعنی یہہ کہ فلانے تاریخ مجلس متبرک میلاد شریف کی یا فلان بزرگ کے عرس کی مجلس خواہ سماع کی محفل بندہ خانہ مین قرار پائی قدم رنجہ فرماکر ثواب حاصل کیجئے +

دوسرا قاعدہ نصیحتون مین سوال جواب کے طور پر

سوال خدا کے حضور مین کس امر کا کرنا بہتر ہے اور بندہ کے روبرو بدتر جواب سوال سوال کونسی چیز ہے جسمین نقصان کبھی نہین آتا جواب کمال سوال بہت سوچ سمجھکر کیا دینا چاہیے جواب جواب سوال عدیسی کیا لکھنا چاہیئے جواب حساب سوال خدا سے کیا مانگئے جواب خدا سوال پھیرنے سے کونسی چیز نہین پھرتی جواب قضا سوال کس چیز کا لینا بہتر ہے اور کس چیز کا دینا جواب تبرک لینا اور خیرات کا دینا سوال کیا نہ لینا چاہیئے اور کیا نہ دینا جواب قرض کا نہ لینا اور گالی کا نہ دینا سوال وقت پر کیا کہنا چاہیئے اور ہر وقت کیا نہ کہنا چاہیئے جواب وقت پر غصہ کو کھانا اور ہر وقت قسم نہ کہانا چاہیئے سوال وہ کیا چیز ہے جو ظاہر مین لذیذ اور باطن مین بے لذت ہے جواب جھوٹ ظاہر مین میٹھا اور باطن مین کڑوا ہے سوال وہ کیا چیز ہے کہ ظاہر مین بے مزہ اور باطن مین مزہ دار ہے جواب سچ ظاہر مین کڑوا اور باطن میٹھا ہے سوال کون شی ہے کہ تلوار نہین اور تلوار سے زیادہ کاٹ کرتی ہے جواب زبان سوال کیا شے ہے جو مٹانے سے نہین مٹتی جواب احسان سوال خدا کے یہان کیا چیز نہین ہے جو بندہ سے بہت خوش ہوکر قبول کرتا ہے جواب عاجزی اور خاکساری سوال انسانیت کا جوہر کیا ہے جواب حلم اور بردباری سوال دنیا مین کسطرح رہنا چاہیئے جواب جیسے سرائے مین مسافر سوال بے محنت کی روٹی کون کھاتا ہے جواب مجاور سوال سچی بات کس مقام پر جھوٹ معلوم ہوتی ہے جواب بڑھاپے مین اپنی جوانی کے زور کا اظہار اور فقیری مین اپنی امیری کا اظہار

سوال کونسی دولت ہے جسکو زوال نہین جواب علم سوال کونسی خصلت ہے جسمین ملال
نہین جواب حلم سوال کیا چیز ہے کہ جتنی بڑائی ہونی ہوتی جاتی ہے جواب خدا کی معرفت
سوال دین اور دنیا کی بھلائی کی کون بات ہے جواب ماباپ کی خدمت سوال نیک نیتی کیا
شے ہے جواب اپنا دینا اور بھول جانا اور بگانا لینا اور یاد رکھنا سوال کس کس باتکا یاد رکھنا چاہئے
جواب چار بات اپنی موت دوسریکا احسان زمانہ کا تجربہ بزرگونکی نصیحت سوال کس کس باتکا بھول
جانا چاہیئے جواب اپنی ہستی اور اپنا احسان جو کسی پر کیا ہو اور دوسریکی برائی جو اپنی ساتھہ کی ہو اور
دنیا کی محبت سوال کون عمل خداوند تعالے کو پسند ہے جواب پیاسے کو پانی پلانا اور بھوکے کو
کھانا کھلانا سوال کون عمل عزت بڑہاتا ہے جواب امانت سوال کونسا فعل آبرو گھٹاتا ہے
جواب خیانت سوال انسانکا امتحان کس بات سے ہوتا ہے جواب معاملات سے نہ صرف
ملاقات سے سوال ساری خدائیکا دشمن کون ہے جواب جور سوال بدترین خلایق کون ہے
جواب چغل خور سوال دولت کو کون فعل کھوتا ہے جواب حسد سوال بے حرمت کون
عمل کرتا ہے جواب فعل بد سوال عیب کو کون ہنر چھپاتا ہے جواب جود اور سخاوت
سوال ہنر کو کون عیب لیجاتا ہے جواب بخل اور دنائت سوال ہردل عزیز کس بات سے ہوتا ہے
جواب ادب سے سوال خلق کس کو کہتے ہین جواب کشادہ پیشانی سب سے ملنا سوال فقیرین تونگریکا
مزہ کون چیز دکھاتی ہے جواب توکل اور قناعت سوال باوصف تونگریکے فقیر کون چیز بناتے ہے
جواب خست اور روپیہ کی محبت سوال دنیا کسی کہتے ہین جواب جو آخرت کے کام نہ آوے
سوال آخرت کس سے اچھی ہے جواب جو دنیا سے نیک عمل ساتھہ لیجاوے سوال نیکی کس کا نام ہے جواب
حاجت روائی سوال مردمی کا کیا کام ہے جواب مشکل کشائی سوال آدمی کا وقر کون چیز کھوتی ہے
جواب جہالت سوال وقار کے باعث کون چیز ہوتی ہے جواب قابلیت سوال علم بے عمل کیا
جواب درخت ہے بے پہولا نہ پہلا سوال بے ہنر آدمی کیا جواب میوہ ہے کھٹا نہ میٹھا سوال
حکومت کس چیز سے بڑہتی اور کس چیز سے گھٹتی ہے جواب انصاف سے بڑہتی ہے جیسے پانی سے
درخت اور ظلم سے گھٹتی ہے جیسے مورچہ سے آہن سخت سوال عہدہ کون بہتر ہے جواب حکومت
سوال رعیت کے ساتھہ کیا چاہیئے جواب رعایت سوال دوست دشمن کہاں برابر سمجھا جاتا ہے جواب

عدالت مین سوال کس کام مین غیر کا کام اپنا کام سمجھنا پڑتا ہے جواب وکالت مین سوال کھولنا کس
کس چیز کا چاہیئے جواب موقع پر زبان اور صبح کیوقت دروازہ اور بند ہوا بگناہ قیدی سوال
نہ کھولنا کس کس چیز کا چاہیئے جواب بے موقع زبان اور ستر عورت اور بگانا عیب اور پرایا خط سوال
خدا کو کون بات بہت پسند ہے جواب مظلوم کا صبر سوال خدا کو کون بات بہت ناپسند ہے جواب
ظالم کا جبر سوال کون چیز ہے کہ کبھی جاتی اور کبھی آتی ہے جواب دولت سوال کون چیز جا کر پھر
ہاتھ نہین آتی جواب عزت سوال تیر بہدف کون شے ہے جواب مظلوم کی دعا سوال بستی کو
ویران کون حرکت کرتی ہے جواب زنا سوال زنا سے بڑھ کر کون فعل ہے جواب غیبت سوال
بڑی عیب کی کون بات ہے جواب بری صحبت سوال عقلمندی کیا چیز ہے جواب عاقبت اندیشی
سوال استغنا کیا ہے جواب درویشی سوال عقل کا مقام کون ہے جواب دل اور دماغ سوال
صورت اوسکی کیا ہے جواب جیسی گھر مین چراغ سوال غفلت کا کیا سبب ہے جواب نادانی سوال
نتیجہ اوسکا کیا ہے جواب پشیمانی سوال ہوشیاری کا منشا کیا ہے جواب دانائی سوال نتیجہ اوسکا کیا ہے
جواب رسائی سوال انسان کے ساتھہ لگی کون چیز پھرتی ہے جواب موت کہ کسی طرح پیچھا ہی نہین
چھوڑتی سوال انسان سے بھاگتی کون چیز ہے جواب مانگی مراد کہ اگر تقدیر مین نہین ہے تو ضرور مونہہ
موڑتی ہے سوال ساتھہ کسکا نہ چھوڑے مونہہ کسے نہ موڑیے جواب آقا کا ساتھہ نہ چھوڑے میدان سے
مونہہ نہ موڑے سوال عاقل کی صفت کیا ہے جواب جو قناعت اختیار کرے اور دولت اور نعمت کا شکر
بجالاوے اور مصیبت مین صبر اور استقلال کو ہاتھہ سے نہ دے اور ہر کام کو سمجھہ بوجھہ کر کرے اور دوستی کی دوستی اور
دشمن کی دشمنی خوب سمجھہ لے دوست کو اتنی قوت نہ دے کہ جو دشمن ہو جاے تو اپنا زور نہ چلے اور دشمن کو حقیر
نہ سمجھے بے ضرورت بات نکرے مزاج اگرچہ تندرست اور قوی ہو اپنی زندگی پر اعتماد نکرے مرض ہر چند
کہ سخت اور مہلک ہو تدبیر اور معالجہ سے باز نہ رہ کر خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو دنیا کو اپنا نہ جانے سوال
احمق کی علامت کیا ہے جواب جو بیگانے دسترخوان پر بے بلاے کھانے لگے اور کسیکا مہمان ہو تو
گھر کے مالک پر حکومت کرے اور دشمن سے نیکی کا امیدوار اور بخیل سے احسان کا طلبگار ہو اور دو آدمی
کی گفتگو مین خواہ نخواہ دخل دیوے اور مخاطب کی رغبت نہ دیکھے مگر بکنا شروع کر دے اور جو مقام اوسکے
بیٹھنے کا نہین وہان بیٹھنے کا قصد نکرے کہ آخر اوٹھایا جاے اور حاکم کا مقابلہ کر کے اوسکی ہزیمت چاہے

اور نیک و بد نہ پہچانے سوال انسانکی صفتین کیا ہین جواب عبادت اور عیادت اور ریاضت
اور ہمت اور سخاوت اور شجاعت اور مروت اور فضیلت اور محبت اور عدالت سوال انسان کے
عیوب کیا ہین جواب زشت خوئی فتنہ جوئی ترش روئی دروغگوئی اور غفلت اور رزالت اور
دنائت اور غیبت اور ہمت اور جہالت سوال سچا دوست کیسا ہوتا ہے جواب جو مصیبت مین
ویسا ہی رہے جیسا مسرت مین تہا اور صحبت سے رنجیدہ نہو اور مفارقت مین بہول نجائے اور حاضر اور غایب
یکسان رہے سوال غافل کسکو کہتے ہین جواب جو آخرت کو دنیا سے بہتر جانے بوجھ کر دین کو دنیا سے
بدلے اور موتکو برحق بہی جانے اور زندگی کو پایدار سمجھے اور روزی کو رزاق مطلق کے اختیار مین ہی
جانے اور پہر اپنے قوت بازو پر نازان رہے سوال آدمی کی قدر کون چیز کہوتی ہے جواب افلاس
سوال آدمی کو نامرد کون چیز کرتی ہے جواب یاس سوال کون چیز ہے کہ ظاہر مین تو بڑہتی اور
حقیقت مین کہٹتی جاتی ہے جواب عمر ناپایدار سوال کون چیز ہے کہ ظاہر مین اپنی اور حقیقت مین
اپنی نہین ہے جواب حیات مستعار سوال کون امر آدمی کو بہت پشیمان کرتا ہے جواب اپنے
اپنے داناتر کے ساتہہ مقابلہ سوال کون امر انسان کو زیادہ پریشان کرتا ہے جواب زبردستکے ساتہہ
مجادلہ سوال وہ محرم راز کون ہے کہ زبان سے کچہہ نہین کہتا اور سب راز فاش کر دیتا ہے جواب قلم
سوال وہ کون چیز ہے کہ کہانے کی چیز نہین ہے اور اکثر کہائیجاتی ہے جواب قسم سوال زیادہ
رسوائی کی کون بات ہے جواب عورت بدکار کی صحبت سوال زیادہ شرمندگی کا کون باعث ہے
جواب فرزند ناہموار کی محبت سوال بے لیے کس چیز کا ادا کرنا چاہیئے جواب فرض سوال لیکر کیا
ادا کرنا چاہیئے جواب قرض سوال تندرستی کی کیا تدبیر ہے جواب بہوک رکہکر کہانا سوال پڑہنے
سے زیادہ کیا مشکل ہے جواب پڑہانا سوال ادا کرنا کس چیز کا مشکل ہے جواب دوسرے کا پیام
سوال اچہا کیا معلوم ہوتا ہے جواب اپنا کلام سوال اعتبار کون چیز کہوتی ہے جواب قرضدائے
سوال بلائے جان کون مصیبت ہوتی ہے جواب بیکاری سوال بے غم کون شخص رہتا ہے جواب
مالدار سوال رنج مین کون رہتا ہے جواب عیالدار سوال خدا کا کون عمل بندہ کے حق مین مفید ہے
جواب فضل سوال کون عمل خدا کا بندہ کے حق مین مضر ہے جواب عدل سوال خالق کی عبادتکا
کون فعل مانع ہے جواب سکر سوال دولت کی زیادتی کا کون امر موجب ہے جواب شکر +

واضح ہو کہ آدمی کا خط و خال جیسے ہندوستانی سرکارون مین چہرہ اور سرکار کمپنی انگریز
بہادر کی کچہریون مین حلیہ کہتے ہین اکثر فارسی ہی مین لکہا جاتا ہے اور سرکار انگریز بہادر کی عملداریون
اگرچہ اب اردو مین لکہتے ہین لیکن اوس تحریر مین بہی حروف روابط کے سوا اکثر فارسی کے الفاظ
دیکہنے مین آئے اسواسطے خاص اردو مین اوسکی تحریر کا طرز لکہہ دیا جاتا ہے +

حلیہ سانولا یا گورا یا کالا یا گیہوان رنگ پٹے خواہ زلفین یا سارے سر مین بہورے خواہ
کالے یا سفید بال یا تمام سر مونڈا ہوا چوڑی خواہ تنگ پیشانی بوڑہا خواہ ادہیڑ یا شروع جوانی
جبہی یا چہیتی بہوین بڑی یا چہوٹی یا کرنجی یا بہینگی انکہین ایک انکہہ مین پہلی یا کانا جیسا ہو بڑے خواہ
چہوٹے کان چہیدے خواہ گہنے دانت اونچی یا چپٹی ناک گال یا ہونٹہہ پر یا جہان کہین ہو دو خواہ ایک
تل ناک پر مسا کلہ پر ٹہوڑی اگر ہو یا جہان کہین ہو گول یا کتابی چہرہ سبزہ آغاز یا مسین بہیگتی ہوئین
داڑہی مونڈائے مونچہین کترائے یا چار ابرو کا صفایا یا گل مونچہے رکہائے ہوئے یا خشخاشی
خط یا لمبی داڑہی سفید یا سیاہ خواہ وسمہ یا مہندی کا خضاب کئے ہوئے یا کہوسا ٹہنگنا یا مجہولا یا
لمبا ڈیل کوتاہ یا لمبی گردن موٹا خواہ دبلا بدن اور مثل اسکے جو شکل اور صورت کا نقشہ ٹہیک ٹہیک
دریافت ہو اردو زبان مین ایسا لکہے جو سمجہہ مین آوے فقط چوتہا باب تحریر کاغذات
عدالت کے تعلیم مین اسباب مین چار فصلین ہین پہلی فصل دستاویزون کے بیان مین جاننا
چاہیئے کہ دو یا کئے شخصون کے درمیان مین جو کچہہ معاملہ ٹہہر کر کوئی کاغذ لکہا جاتا ہے اوسکو وثیقہ
اور دست آویز کہتے ہین اور اس زمانہ مین دستاویزون کے لکہے جانیکا بہت رواج ہے اور اکثر
دستاویزین جو مروج ہین تفصیل اونکے نامون کی یہہ ہے تمسک اقرارنامہ مچلکا بیع نامہ
رہن نامہ ہبہ نامہ نکاح نامہ محضر نامہ مختار نامہ وکالت نامہ سرخط پٹہ قبولیت ضمانی
عاریت نامہ امانت نامہ تملیک نامہ رسید قبض الوصول فارغخطی راضی نامہ صلح نامہ فیصل نامہ
وصیت نامہ تقسیم نامہ تمسک اوس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی سے کچہہ روپیہ قرض لیکر دستاویز
لکہدے قرض لینے والے کو مدیون اور قرضدار اور دینے والے کو داین اور قرضخواہ کہتے ہین اور روپیے
کا دینے والا جو اپنا قرض مانگے تو اوسکو تقاضا اور لینے والا جو روپیہ دیے دیے تو اوسکو ادا بولتے
ہین اور صبح شام کا وعدہ کرتا ہے تو اوسکو لیت و لعل اور حیلہ اور حوالہ اور ٹال بال کہتے ہین +

مثال اوسکی اور نقشہ اوسکے لکہنے کا اسطرح ہے

[illegible]

ہم کہ عبد اللہ قوم کے شیخ رہنے والے فرخ آباد محلہ مغلپورہ کے ہین

جو ہم تین ہزار روپئے سکہ کلدار کہ آدہا اوسکا پندرہ سو روپیہ

ہوتا ہے لالہ گلاب رائے کشن چند مہاجنون کی کوٹھی سے

دو برس کے وعدہ پر قرض لیکر اپنے تصرف مین لائے اسلیے

اقرار کرتے ہین اور لکہے دیتے ہین کہ وہ روپیہ تمام اور کمال

اصل معہ سود روپئے سیکڑے کے حساب سے میعاد کے

اندر ادا اور بیباق کر دینگے اور اگر کچہہ روپیہ درمیان مین پہونچادین

تو مہاجنون سے اوسکی رسید لین یا اس تمسک کی پشت پر وصول

لکہہ دین بدون اسکے اظہار وصول کا باطل اور غیر مسموع ہوگا

اسواسطے یہہ دستاویز تمسک کی لکہدی کہ سند ہو اور ضرورت کیوقت کام آئے

۲۲- اپریل سنہ ۱۸۵۱ع مطابق ۱۹- جمادی الثانی سنہ [illegible] ہجری

[illegible]

اور جو کسی بڑے آدمی کیطرف سے تمسک لکہنا پڑے تو نقشہ اوسکی تحریر کا یہہ ہے

کہ مبلغ پچاس ہزار روپئے جو نصفی اوسکا پچیس ہزار روپئے ہوتا ہے ساہ بہالیعل گوبندلعل مہاجنونکی کوٹھی سے سرکار مین قرض لیئے

اور اوسکے وصول کیواسطے دو ہزار روپئے ماہواری قسط مقرر کردی گئی اسواسطے لکہا جاتا ہے کہ مہاجنونکا روپیہ اصل

معہ سود روپئے سیکڑہ کے حسابسے جب تک تمام اور کمال ادا اور بیباق نہو امام علی کارندہ متعینہ جاگیر علاقہ بریلی

وغیرہ دو ہزار روپئے کی قسط ہر مہینے مین پہونچاتا رہیگا کسیطرح کی وعدہ خلافی نہوگی فقط

المبلغ

النصف منہ

عہ ہزار

[illegible]

المرقوم اٹہارہوین ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری مطابق چودہوین اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ عیسوی

اقرارنامہ اوس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی باتکا قول اور اقرار کرکے کاغذ اوس کا لکہے اور اوسکی شرائط کیواسطے کچہہ حد وحصر نہین ہے انواع اور اقسام کے اقرارنامے ہوتے ہین نقشہ اوسکا بعینہ مثل نقشہ تمسک کے ہے جو پہلے لکہا گیا **مثال اوسکی** مضمون کی ہم کہ شہامت علی قوم کے سید رہنے والے قصبہ رودولی متعلقہ دارالسلطنتہ لکہنؤ کے ہین جو ہمنے پچیس ۲۵ روپئے بابت اُجرت تحریر کتاب شاہنامہ کی پیشگی کے طور پر منشی امیر محمد صاحب کی سرکار سے وصول کئے اس صورت مین اقرار کرتے ہین کہ چار مہینے مین شاہنامہ نقل کرکے منشی صاحب کی خدمت مین پہونچا دینگے اور جب ساری کتاب لکہہ کر پہونچا دین تب باقی اجرت تحریر کی روپئے کی چار جزو کے حساب سے لینگے اور اگر نقل نہ کرسکین تو یہہ روپیہ پیشگی کا اور کاغذ اور روشنائی اور شنجرف اور قلم بلا عذر منشی صاحب کو پہیر دینگے اسواسطے یہہ اقرارنامہ لکہہ دیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے المرقوم تاریخ و ماہ فلان و سنہ فلان **مچلکا** مچلکے اور اقرارنامے کا مضمون اور طرز تحریر ایک ہی ہوتا ہے لیکن دونون مین فرق اسقدر ہے کہ اقرارنامہ کبہی آپس کے اقرار پر اور کبہی حاکم کے سامہنے لکہا جاتا ہے جیسے اقرارنامہ ثالثی وغیرہ اور مچلکا صرف حاکم ہی کو لکہا جاتا ہے **مثال اوسکی** ہم کہ زبر سنگہ زمیندار لمبردار موضع سریان پرگنہ دنوار ضلع آگرہ کے ہین جو ہم سے اور سیہے رام روپ زمیندار موضع بہدوئی سے بابت سرحد اور سوانہ کے تکرار اور نزاع چلی جاتی تہی اور اب ہنگامہ اور قضایہ کے سبب سے تہانہ دار نے ہمکو صاحب مجسٹریٹ کے حضور مین چالان کیا اور حاکم ممدوح کے حضور سے حکم داخل کرنے مچلکے کا صادر ہوا اسواسطے اقرار کرتے ہین کہ آئندہ کو کسی طرحکا قضیہ اور فساد نکرینگے اگر کرین تو دو سو روپئے جرمانہ داخل کرین اور مجرم سرکار کے ہون المرقوم **بیعنامہ** اوس دستاویز کو کہتے ہین کہ کسی چیز کے بیچنے کا اقرار بیچنے والے کیطرف سے لینے والے کے نام لکہا جاے اور زمانہ سلطنت اہل اسلام مین وہ ہمیشہ بایع کے اقرار سے قاضی کیطرف سے لکہا جاتا تہا اور اب اوس طریقہ پر کمتر لکہا جاتا ہے اور اوسکو قبالہ بہی کہتے ہین اگرچہ قبالہ عربی مین دستاویز کو کہتے ہین جیسے قبالہ بیع اور قبالہ نکاح وغیرہ لیکن اب عوام خاص کر بیعنامہ ہی کو قبالہ بولتے ہین اور بیچنے والیکو بایع اور لینے والیکو مشتری اور بکی ہوئی چیز کو شے مبیعہ اور قیمت کو ثمن بولتے ہین اور ایک صورت بیع کی یہہ بہی ہوتی ہے کہ مثلاً کسی پر روپئے کی ڈگری عدالت سے ہوجائے یا سرکاری مالگذاری کا روپیہ کسی زمیندار پر باقی ہو اُسکے وصول کیواسطے حاکم اوسکی جایداد کو لکہنے

کا حکم دیتا ہے اوسکو نیلام کہتے ہین اور جو کوئی وہ جایداد خرید کرتا ہے اوسکو خریدار نیلام اور نیلام دار کہتے ہین اور سند اِس بیع کی جو اوسکو دیجاتی ہے اوسکو قبالہ نیلامی کہتے ہین بیعنامہ کے تحریر کا نقشہ بھی مثل نقشہ تحریر تمسک کے ہے +

مثال بیعنامہ کی

ہم کہ شریف خان ولد لطیف خان اور وزیر خان ابن کبیر خان ذات کے پٹھان رہنے والے شہر اگرہ محلہ قاضی پاڑہ کے ہین +

جو ایک منزل حویلی قاضی پاڑہ کے محلہ مین پختہ عمارت کی واقع ہے اور اندر اوسکے ایک دالان دروالان پچھم رُخ کڑیون سے پٹا ہوا ادہر دالان کی دونو بغل مین ایک ایک کوٹھری اور ایک دالان پُورب رویہ کہ اوسکے دہنے اور بائین طرف کو ایک ایک شہ نشین اور اوتر طرف ایک دالان دہنی طرف ایک آبدارخانہ اور بائین جانب کونے ہین پایخانہ اور دکہن کیطرف ایک سایبان جسکو باورچیخانہ کہتے ہین اور درمیان مین صحن مربع کہ اوسکی زمین ستر گز مکسر ہے اور پچھم طرف کے دالان کی چہت پر ایک کمرہ انگریزی جسکی چارون طرف دروازے کھڑکہڑیہ دار زنگاری رنگ کے ہین اور پورب کے دالان کی چہت پر ایک بنگلہ کاہی اور اوسکے سامہنے ایک چہوٹا سا پایخانہ بنا ہوا ہے اور چارون حدین اوس مکان کی اِس تفصیل سے ہین

پورب حد خانقاہ میان امام علی شاہ سے ملی ہے	غرب حد مسجد شاہ معصوم کے متصل
شمال مسماۃ نورن طوایف کی حویلی	جنوب شیخ بدہو ترک سوار کا مکان

سو وہ مکان موروثی اور جدی ہم دونو مقرون کے قبضہ مین کہ ہم دونون چچیرے بہائی ہین بلاشرکت کسی دوسرے شریک اور حصہ دار کے چلا آتا ہے اِن دنون ہم دونون نے اوس مکان کو اپنی خوشی خاطر سے بدون اسباب کے کہ کسی نے ہم پر کچہہ زور اور ظلم اور جبر یا زبردستی کیا ہو پانچ ہزار رُوپئے پر کہ نصف اوسکا دو ہزار پانسو روپیہ ہوتا ہے میرزا محمد بیگ ولد مرزا احمد بیگ قوم مغل رہنے والے شہر اور محلہ مذکورہ کے ہاتہہ بیچ ڈالا اور روپیہ مشتری موصوف سے دام دام بہر پایا اور مشتری کو اوس مکان پر قابض کرا دیا پس اوسلا بدلا جسکو شرع مین تقابض بدلین کہتے ہین ہوگیا اور ہم اپنے ہوش اور حواس مین اور عقل کی درستی کے ساتہہ بغیر سکہانے اور بہکانے شخص غیر کے یہہ قبالہ بیعنامہ لکہہ کر اقرار کرتے ہین کہ بعد اسکے ہمکو اور ہمارے وارثون کو مشتری

اور اوسکے وارثون سے اس مکان کی بابت کبہی کچہہ دعوی نہوگا اگر ہم خواہ ہمارا کوئی وارث مشتری یا اوسکے کسی وارث پر کچہہ دعوی کرے تو جہوٹہا ہو اور ہرگز سنا نہ جائیگا اور اگر کوئی شریک خواہ حصہ دار ظاہر ہوکر اس مکان مین اپنے حصہ کا دعویدار ہو تو اوسکا جواب دہی اوسکی ہم بایعان کے ذمے ہے اور جب ایجاب اور قبول دونون طرفسے عمل مین آیا تو بیع کی تکمیل اور صحت مین کوئی جگہہ کلام کی باقی نہین اسواسطے یہہ قبالہ بیعنامہ لکہہ کر معتمدون کی گواہیون سے مکمل کرادیا کہ ضرورت کے وقت سند کامل ہو اور حاجت کیوقت کام آوے المرقوم بارہوین رمضان سنہ ۱۲ ہجری اور قبالہ نیلامی کا نقشہ بہی اوسیطرح کا ہے مگر عبارت کی تحریر مین البتہ فرق ہے **قبالہ نیلامی کی مثال** واضح ہو کہ پہلی جنوری ۱۸۵۱ء کو ایک منزل حویلی واقع محلہ نواب گنج من محلات بلدہ فیروز نگر محدود بحدود مفصلہ ذیل +

شرق ـــــــــــ غرب ـــــــــــ

جنوب ـــــــــــ شمال ـــــــــــ

ملکیت شیخ علی بخش مدعا علیہ کی شیخ ضامن علی مدعی کی اجراء ڈگری مین کہ مدعا علیہ مذکور کے نام محکمہ منصفی اول سے پہلی نومبر ۱۸۵۰ء کو صادر ہوئی تہی موافق قانون ہفتم ۱۸۲۵ عیسوی کے نیلام ہوئی اور شیخ بیدار علی نے معرفت رحیم بخش ملازم اپنے کے حق و مرافق مدعا علیہ مذکور کا جسقدر حویلی مذکور مین واقع ہے عوض ایکسو پچہتر روپیہ سکہ کمپنی کے خرید کیا اور خریداری اوسکی اوسی تاریخ سے نافذ ہے المرقوم تاریخ سنہ اس دستاویز پر عامل نیلام اور حاکم محکمہ کے دستخط اور مہر عدالت کی لازم ہے +

رہن نامہ اوس دستاویز کو کہتے ہین جسمین کسی چیز کے گرو کرنیکا حال کسیقدر روپیے کے عوض مین لکہا ہو اور زمینداروں مین اسکے کئی طریق جاری ہین ایک یہہ کہ راہن یعنی جسنے اپنی جایداد کو گرو کیا مرتہن کا یعنی جسنے گرو رکہا اوس جایداد پر قبضہ کرا دے اور اوسکے محاصل پر تصرف کا اختیار دے تو ایسے رہن کو بہوگ بندہک کہتے ہین دوسرے یہہ کہ راہن بعد گرو کرنے کے بہی آپ ہی اپنی جایداد پر قابض رہے مگر دستاویز مین یہہ شرط لکہے کہ جب تک زر رہن ادا نہوگا ہم اس جایداد کو کہین دوسری جگہہ بیع خواہ رہن یا ہبہ نکرینگے ایسے رہن کو دشٹ بندہک کہتے ہین اور کبہی یہہ اقرار ہوتا ہے کہ مرتہن اتنے عرصہ تک قابض رہ کے بغیر لینے زر رہن کے چہوڑ دے اوسکو سُٹ بندہک کہتے ہین اور ایک صورت رہن کی اور بہی ہوتی ہے کہ کچہہ میعاد رہن کی مقرر کرکے یہہ شرط لکہین

کہ مثلاً دو برس کے اندر روپیہ ادا کر کے نہ چھوڑا لین تو شے مرہونہ یعنی گروی چیز بیع ہو جائیگی
اسکو بیع بالوفا اور پورب میں کٹ قبالہ کہتے ہیں جو زر رہن ادا کر کے چیز اپنی چھوڑا لیتے ہیں تو
اوسکو فک رہن اور انفکاک رہن بولتے ہیں اسکی تحریر بھی مثل بیعنامہ کے ہوتی ہے فرق اسقدر ہے
کہ بیعنامے میں بیع کے الفاظ اور مضمون لکھا جاتا ہے رہن نامہ میں رہن کا مضمون ہوتا ہے +

مثال اوسکی یہہ دستاویز بعینہ بیعنامے کے طور پر لکھی جاتی ہے فرق اسیقدر ہے کہ فروخت
کی جگہہ رہن نامہ لکھا جاتا ہے اور رہن کے معاملہ میں جو شرطیں ٹھہری ہوں وہ لکھدی جائیں مثلاً
باغ کے رہن میں یون لکھا جا کہ میوہ جات اور پھل پھول ترکاری وغیرہ جو کچھہ اوسمین پیدا ہوتا ہے
سب مرتہن کو معاف کر دیا جب ہم سب روپیہ رہن کا ادا کریں تب باغ اپنا چھوڑا لین اور گاؤن کی
بابت اسطرح کی عبارت کہ منافع اور پیداوار جلکر منکہ سب مرتہن کو حق حلال ہے جب زر رہن ادا کریں
تب گاؤن رہن سے چھوٹ جاے اور فک رہن کے وقت نہ ہمکو دعوی واصلات کا مرتہن سے
نہ مرتہن کو زر رہن کے سود کا مطالبہ ہم سے ہوگا لکھنی چاہیے اگر اسطرح کی شرط ٹھہر گئی ہو نہیں
تو جو شرط ٹھہری ہو وسے لکھی جائیگی **فقط ہبہ نامہ** اوس دستاویز کو کہتے ہیں جسمین کسی کے
طرفسے کسی کے نام کسی چیز کے بخش دینے کا حال لکھا جائے اوسکی دو صورتیں ہیں اگر یونہیں بدون لینے
عوض کے بخشا ہو تو صرف ہبہ کہتے ہیں اور اگر کچھہ عوض لیکر بخشا ہو تو ہبہ بالعوض کہلاتا ہے اور ہبا لکھا ہیں
ہبہ کو وان کہتے ہیں اسی سبب سے اوس زبانمیں ہبہ نامے کو دان پتر بولتے ہیں صورت اسکی بہی مثل
صورت بیعنامے کے ہے صرف بیع اور ہبہ کے لفظونکا فرق ہوتا ہے **مثال اوسکی** اسکی تحریر
کی صورت بہی بجنسہ بیعنامہ اور رہن نامہ کی صورت ہے صرف اتنا فرق ہے کہ بیع اور رہن کی جگہہ ہبہ اور
بخشش کا لفظ لکھا جاتا ہے یعنی اگر واہب نے موہوب لہ سے کچھہ لیکر ہبہ کیا ہو تو یون لکھنے کا دستور ہے
کہ ہمنے موہوب لہ سے ایک جلد کلام اللہ خواہ ایک قبضہ شمشیر یا پچاس روپیہ نقد لیکر یہہ باغ
یا گاؤن خواہ مکان ہبہ بالعوض کر دیا اور اگر کچھہ نہ لیا ہو تو صرف ہبہ اور بخشش کر دیا لکھینگے باقی
حد حدود اور قبض اور دخل وغیرہ الفاظ اور عبارت اوسیطرح لکھنی چاہیے جو بیعنامہ کی
مثال میں لکھی گئی **فقط نکاح نامہ** جس دستاویز میں صورت نکاح اور تعین مہر کا حال لکھا جاے اوسکو
نکاح نامہ یا کابین نامہ یا مہر نامہ بولتے ہیں دولہہ کو ناکح اور دولہن کو منکوحہ لکھتے ہیں نقشہ اسکا یہی ہے

طرح کا ہے مثال اوسکی شکر بجا اوس قاضی الحاجات کو زیبا ہے جسنے گمراہونکو ایمانکی راہ بتائی اور حلال
حرام کی بات سکہائی اور صاف صاف حرام سے اجتناب کرنیکا حکم دیکر دو دو تین تین چار چار نکاح کی اجازت
اور جو عدل نکر سکے اوسکو ایکہی نکاح کی رخصت دی اور ہزاروں درود اور سلام اوس پیغمبر عادل پر جسنے امت
کو خدا کا حکم بجالانے اور حرام سے بچانے کے واسطے یوں تاکید فرمائی کہ نکاح میری سنت ہے جو میری سنت
سے پہرا اور منحرف ہووے وہ میرا نہیں ہے اسواسطے بندہ ضعیف محمد رشید ولد محمد سعید دار الخلافہ شاہجہان آباد
کا رہنے والا حال وارد شاہجہان پور کا اقرار کرتا ہے کہ مینے اپنی رضا اور رغبت اور ثبات عقل اور ہوش
حواس کی درستی سے مسماۃ حمیدہ خانم عرف گوہر بانو مسمی مرزا خرم بیگ کی بیٹی کے ساتھہ سید معصوم علی
وکیل کی وکالت سے کہ اوسکی وکالت پر مولوی ولی اللہ اور مولوی خلیل اللہ دو گواہوں نے قاضی شرع کے
روبرو گواہی دی پچاس ہزار روپئے اور ایک سو ایک اشرفی کا مہر مقرر کرکے نکاح کیا اور یہہ عقد صحیح
شرعی نہ خفیہ اور کتمان کے طور پر بلکہ شہرت اور اعلان کے ساتھہ واقع ہوا اوس مجلس عام میں جہاں شہر کے
بہت سے روساے عظام اور مشایخ کرام حاضر اور موجود تھے پس تمام ہوا ایجاب اور قبول حاضرین مجلس کے
روبرو اسواسطے یہہ وثیقہ نکاح نامہ لکہکر حضار محفل کی گواہیوں سے مکمل اور مرتب کرادیا گیا کہ سند متصور
ہوکر حاجت کیوقت کام آوے فقط محضر نامہ کسی احوال کے ثابت کرنے کے واسطے جو کاغذ لکہکر
واقف کاروں کی مہر اور گواہیاں لکہا لیتے ہیں اوسکو محضر نامہ اور صورت حال کہتے ہیں اور اوسکے یہی لکہنے کا
نقشہ یہی ہے مثال اوسکی جو خداوند مطلق اور حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چہپانا اور اداے شہادت
اور گواہی سے انکو بچانا گناہ ہے اسواسطے یہہ احقر الانام بندہ محمد اکرام اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہے
اور روساے کرام اور مشایخ عظام سے اداے شہادت چاہتا ہے اسبات پر کہ میرے جد امجد شیخ ولی محمد نے
بائیس برس ہوے کہ لکہنؤ سے آگرہ میں آکر سکونت اختیار کی اور نائی منڈی میں ایک قطعہ مکان پختہ اور
خانہ باغ اور مسجد اور خانقاہ اپنے مال مکسوبہ خاص سے تعمیر کراکر قابض اور متصرف رہے عرصہ دو برس
کا ہوا کہ بقضاے الہی فوت کر گئے اور میرے اسلام قلی چیلہ نے میرے غیبت میں کہ میں اندنوں تلاش
معاش کے واسطے حیدر آباد کو گیا تہا اوس املاک پر قبضہ کر لیا اور اب جو میں آگرہ میں آکر طالب اپنے
حق کا ہوا تو نامبردہ غصب کی راہ سے ساری املاک کو اپنی مکسوبہ خاص ظاہر کرکے مجہے دخل نہیں دیتا ہے
حال آنکہ اس ملکیت موروثی کا سواے میرے کوئی دوسرا مالک نہیں ہے اسواسطے امیدوار ہوں کہ جس

شخص کو اس حقیقت حال سے آگاہی اور واقفیت ہو مہر اور گواہی اپنی اس کاغذ پر کر دیوے
کر عند اللہ ماجور اور خلقت خدا کے نزدیک مشکور ہوگا فقط تحریر تاریخ سولہوین ذیقعدہ
مختارنامہ کسی شخص کو کسی کام کے واسطے مختار کرکے جو سند مختاری لکھدی جاوے تو اوسکو
مختار نامہ کہتے ہین اور اوسکے اختیارات کیواسطے حد و حصر نہین ہے مثال اوسکی ہم کورام چرن
مدعی زمیندار موضع کہوری پرگنہ راٹہہ ضلع کالپی کے ہین جو اکثر مقدمے ہمارے عدالت دیوانی مین
دایر ہین اور دایر ہونے والے ہین اسواسطے ہمنے مقدمے کی خبرگیری اور پیروی کے واسطے
لالہ منالعل کو مختار اور اپنی ذات کا قایم مقام کیا اقرار کرتے ہین کہ مختار مسطور ہمارے مقدمات
مین جو کچھہ سوال جواب کرے اور جو دلیل دستاویز گذرانے اور کسی کو وکیل مقرر کرے اور جو روپیہ
خزانہ مین داخل یا ہمارا پانا وصول کرے وہ سب ہمکو مثل کئے ہوئے اپنی ذات کے قبول
اور منظور ہے فقط المرقوم وکالتنامہ مثل مختارنامے کے ہے فرق اوسمین اسیقدر ہے کہ
مختار ہر شخص ہوسکتا ہے جو شخص کسی محکمہ مین حاکم کی جانب سے مختاری کے عہدہ پر مقرر ہو وہ
بہی اور سوا اوسکے اور بہی مقدمے والا اپنی طرفسے جسکسی کے نام سند مختاری لکہدے اوسے مختارنامہ
کہینگے اور وکیل کچہری کے حاکم کیطرفسے وکالت کے عہدہ پر معین ہوتے ہین اوسمین سے جبکسی کے
نام سند وکالت کی لکہی جاے اوسکو وکالتنامہ کہتے ہین یہہ سند سوا اون لوگون کے اور وں کے نام کی ہو
نہین سکتی محنتانہ وکیل کا جو عدالت سے مقرر ہے حال کے رواج کے موافق یا دیا پڑتا ہے یا وعدہ
کرکے راضی کرتے ہین اور وکیل مقرر کرنیوالے کو موکل کہتے ہین مثال اوسکی ہم کہ میر حسن علی
مختار سید نور الدین مدعا علیہ کے ہین جو مقدمہ شیخ حسین بخش مدعی کا سید نور الدین مدعا علیہ کے
نام واسطے دلاپانے دس ہزار روپئے قرضہ کے عدالت دیوانی ضلع آگرہ مین دایر ہے اسواسطے
ہمنے اپنے نام کے مختار نامے کے ذریعہ سے مولوی امان علی کو مدعا علیہ کی طرفسے بعد اوسکے
کل محنتانہ یا کل محنتانہ کے ادا کرنے کا اقرار کرکے وکیل مقرر کیا اقرار کرتے ہین کہ مشار الیہ جو کچھہ
سوال جواب کرینگے اور دلیل دستاویز گذرانینگے وہ سب ہمکو مثل کئے ہوئے اپنی ذات کے
قبول اور منظور ہے فقط المرقوم سرخط ان دونون اکثر تعداد سے کہتے ہین جو کوئی کسی کا
مکان کرایہ لیکر دستاویز اوسکی لکہدیوے یا ادنی قسم کے نوکر کو نوکر رکہکے اوسکی نوکری کا کاغذ لکھے

مثال اوسکي

خط

لاله منگل سین گماشته اودسے چند مہاجن کے نام

جو ہمنے ایک قطعہ مکان واقعہ قلعہ جوہري بازار کو لاله منگل سین گماشته اودسے چند مہاجن سے بیس روپئے ماہواري پر کرایه لیا اقرار کرتے ہین که کرایه مقرري بلا عذر اور تکرار ماه بماه پہونچاتے رہین اور مرمت شکست ریخت مکان کي مالک کے ذمه ہے اور جو ہم کوئي کمره یا اور قطعه مکان اپنے آرام کیواسطے بناوین اور اپني خوشي سے اس مکان کے چہوڑنیکا اراده کرین تو اوسن اپنے نیئے بنائے ہوئے قطعه کي قیمت کا مطالبه نکرین اور جو مکان کا مالک ہمارے اوٹہانے کا اراده کرے تو دو مہینے پیشتر سے اطلاع کرے اور ہمارے بنائے ہوئے مکانکي قیمت موافق نرخ بازار کے اداکرے فقط المرقوم ۲۷- رجب سنه ۱۲۵۳ ہجري العبد

پٹه سرکار جو زمیندار کو گانون کي بابت یا زمیندار رعیت کو اراضي کي بابت یا سرکار یا زمیندار گانو یا کسي قدر زمین کا محصول مقرر کرکے کسي کو اجاره دے اور دستاویز لکہه دے تو اوسکو پٹه کہتے ہین اور دوسرے قسم کے معامله کو اجاره اور ٹہیکه اور اس اجاره دینے والے کو مجیر اور لینے والیکو مستاجر اور ٹہیکه دار کہتے ہین پہر یه مستاجر اگر اپنا نفع کچهه ٹہراکر دوسرے شخص کو اجاره دے تو اوس معامله کو شکمنه بولتے ہین مثال اوسکی

قولقرار

پٹه پیر خان ولد جیون خان کاشتکار ساکن محله دریاباد کے نام فتح علي بیگ لمبردار مالگذار حصه چہارم موضع ریوتي پور پرگنه سارا ضلع فیروزنگر کیطرف سے یهه که جو موازي ایک بیگهه اراضي مزروعه نمبر چوبیس ۲۴ واقع موضع ریوتي حسب درخواست پیرخان مسطور کي عوض مبلغ پانچروپیه سالانه زر لگان کے ہمیشه کے واسطے نامبرده کي کاشتکاري مین دي گئي اس اقرار سے که نصف زر لگان فصل خریف اور نصف فصل ربیع مین موصي الیه مجهه لمبردار کو اداکرتا ہے اور اگر موصي الیه زر لگان کے بروقت اداکرنے مین عذر کرے تو مجهه لمبردار کو اختیار ہے که بضابطه سرکاري اوسکے نام نالش کرکے زر لگان وصول کرون اور اوسوقت مین یهه بهي اختیار ہے که اوسکو بیدخل کردون اور جبتک که موصي الیه قبول

قرار کے موافق زر بیاج کے ادا کرنے مین قاصر نہو تب تک مین اوسکو بیدخل نکرون اسواسطے یہہ
چند کلمہ بطریق پٹہ کے لکھدئے کہ حاجت کیوقت کام آوے فقط المرقوم فی التاریخ سنہ
واضح ہو کہ یہہ طرز تحریر پٹہ کی اوس حال مین مناسب ہے جبکہ جانب اعلی سے طرف ادنی کے
ہو اور جبکہ جانب ادنی سے طرف اعلی کے ہو یا طرفین کا درجہ برابر ہو تو مثل اقرارنامہ کے مین کہ
فلان اور فلان کرکے لکھنا مناسب ہے لیکن آخر مین لفظ پٹہ کی تحریر اوسمین بھی ہوگی +
قبولیت رعیت یا مستاجر یا شکمی دار جو دستاویز قول اور اقرار کے زمیندار یا ٹھیکہ دار کو
یا زمیندار سرکار کو لکھدے اوسکو قبولیت کہتے ہین مثال اوسکی مین کہ پیر خان ولد جیون خان
ساکن محلہ دریاباد کا ہون جو مینے موازی ایک بیگہہ اراضی مزروعہ لمبری ۲۴ چوبیس واقع موضع ریوتی
پرگنہ سارا ضلع فیروزنگر فتح علی بیگ لمبردار مالگذار حصہ چہارم موضع مذکور کیطرف سے اپنی کاشتکاری
مین لی اس اقرار سے کہ نصف زر بیاج فصل خریف اور نصف فصل ربیع مین لمبردار کو ادا کرتا رہونگا
اور اگر زر بیاج کے بروقت ادا کرنے مین قاصر ہون تو لمبردار کو اختیار ہے کہ بضابطہ سرکاری میرے
نام نالش کرکے زر بیاج وصول کرے اور اوسوقت مین پھر بھی اوسکو اختیار ہوگا کہ مجھکو بیدخل
کردے اور اراضی میرے قبضہ سے نکال لے اسواسطے یہہ چند کلمہ قبولیت کے طور پر لکھدئے کہ
عندالحاجت کام آوے فقط المرقوم ضامنی کسیکی طرف سے جو کسی بات یا کوئی چیز کے واسطے
ذمہ داری اپنی لکھدے تو اوسکو ضامنی اور لکھنے والیکو ضامن کہتے ہین اور اوسکی کئی قسمین
اگر کسیقدر زر معینہ کا ذمہ دار ہوکر دستاویز لکھے ہے تو مالضامنی ہے اور اگر اس شرط سے
لکھدی کہ جسقدر فلانا شخص تصرف کر جاوےگا ہم اوسکو ادا کرینگے تو اوسکو تصرف ضامنی کہتے
ہین اور یہہ تو اکثر ہوتی ہے یا عدالت مین کسی کی خرچہ وغیرہ کی ذمہ داری کیجاتی ہے اور اگر
کسی کے حاضر کردینے کا ذمہ کیا ہے تو حاضر ضامنی اور اگر کسی کام کی ذمہ داری کی ہے تو فعل
ضامنی ہے ہر ایک کی تحریر کا طور ایک ہی مثال سے واضح ہوگا + مثال اوسکی ہم کرتہا اکبر
بختاور سنگہ زمیندار موضع گہریا پرگنہ جاجمئو ضلع کانپور کے ہین جو مسمی زور آور سنگہ
ہمارے بیٹی دار نے ڈگری مداخلت قطعہ باغ واقعہ موضع بسولی کے ضلع سے حاصل کی
اور اوسکے اجرا کا حکم بعد لینے تصرف ضامنی کے صادر ہوا اسواسطے ہم بابت شئے دعوی کے

بلا شرط حیات اور ممات کے ضامن ہوکر اقرار کرتے ہین کہ اگر نامبردہ عدالت صدر سے ہار جاے تو جسقدر تعدیہ اوسکا
ثابت ہوگا ہم بلا عذر ادا کرینگے ہمین اور ہمارے وارثونکو کچھہ عذر نہوگا اور موضع کھیریا اپنی جایداد کو اپنی
ضامنی مین مکفول کرتے ہین جب تک مقدمہ عدالت صدر سے فیصل ہوگا اوسکو بیع خواہ رہن وغیرہ کے ذریعے سے
کہین منتقل نکرینگے یا یون لکھیے کہ ٹھاکر زور آور سنگہ ہمارے پٹیدار نے جو دو سو روپیہ لالہ رام رتن مہاجن سے
قرض لیئے ہین ہم ذمہ کرتے ہین کہ اگر وہ ادا نکریگا ہم لاکلام ادا کرینگے یا لکھا جاے کہ جو زور آور سنگہ
ہمارا پٹیدار جوے کی علت مین ماخوذ اور اوس سے فعل ضامنی یا حاضر ضامنی طلب ہے اسواسطے مین
مقر اقرار کرتا ہون کہ نامبردہ کبھی کوئی حرکت ناشایستہ نکریگا اگر کرے تو مین اوسکے عہدہ سے جوابدہی
کرونگا یا یہہ کہ مین اوسکو حاضر کر دون اگر حاضر نکر سکون تو اوسکے عہدہ کا جواب دونگا فقط المرقوم
عاریت نامہ اگر کسی سے کوئی چیز ایک زمان معین کیواسطے مانگ لیجاے اور اوسکی دستاویز
لکھی ہو تو اوسکو عاریت نامہ کہتے ہین اسمین خاص مضمون عاریت کا لکھا جاتا ہے نہین تو حال اوسکا مثل
حال اقرارنامے کے ہے اور اسی طرح اگر کچھہ زمین گھر بنانے کیواسطے کسیقدر روپیہ بطور ماہانہ یا
سالانہ ادا کرنے یا اوسکی عوض کچھہ حق مقرر کرنے کی شرط پر لیجاے تو اگر دستاویز اوسکے خواص
کی جانب سے ہے تو اوسکو اقرارنامہ اور عوام کی جانب سے ہے تو رعیت نامہ کہتے ہین **امانت نامہ**
اگر کسی کی کوئی چیز اپنے پاس رکھکر دستاویز لکھدے تو اوسکو امانت کہتے ہین دونو کا حال ایک ہی
مثال سے واضح ہوگا **مثال اوسکی** ہم کہ الہ یار خان رسالہ دار یا کریم اللہ جمعدار ساکن ضلع
اللہ آباد کے ہین جو ہمنے ایک فرد پستول کی دو مہینے کے واسطے شیخ محمد بخش صوبہ دار سے مستعار لی ہے
اسواسطے یہہ عاریت نامہ لکھدیا یا یہہ کہ مجھہ مقر نے قطعہ زمین چار ٹکے سالانہ کے وعدہ پر گھر بنانے
کے واسطے شیخ محمد بخش صوبہ دار سے لیکر حویلی بنائی اور سکونت اوسمین اختیار کی اسواسطے یہہ
رعیت نامہ لکھدیا فقط المرقوم **تملیک نامہ** اپنی ملکیت کی کوئی چیز جو کسی کو دیکر اوسکو مالک کر دیتے
ہین اوسکی دستاویز جو لکھی جاے وہ تملیک نامہ ہے اور اسی طرح اگر کسی کو مسجد کا متولی یا درگاہ یا خانقاہ
کا مہتمم قرار دیکر سند لکھے تو اوسکو تولیت نامہ کہتے ہین **مثال اوسکی** صرف اسیقدر کافی ہے کہ
جسطرح اوپر کی مثالون مین لکھا گیا مقر کا نام لکھکر یون لکھے کہ جو ہمنے قطعہ باغ واقعہ موضع دولت
کو محمد وزیر خان ساکنا انکو دیکر اوسکو ہر طرح مالک اور مختار کر کے یہہ تملیک نامہ یا ملا حسین اکبرآبادی

کو مسجد یا خانقاہ کا متولی اور مہتمم قرار دیکر یہہ تولیت نامہ لکھدیا فقط رسید کچہہ روپیہ خواہ
کوئی چیز کسی سے لیکر جو دستاویز لکھدے اوسکو رسید کہتے ہین اور یہہ رسید یا تو اونہین دستاویز
کے طور پر لکھی جاتی ہے یا رقعہ کے طور پر **مثال** اوسکی دستاویز مین بعد لکھنے نام مقر کے لکھا
جائیگا کہ سو روپئے فلانی بابت ہمکو زید سے وصول ہوئے اسواسطے یہہ رسید لکھدی اور رقعہ
مین بعد القاب کے لکھا جائیگا کہ دو شالہ جو آپنے بخشو خدمتگار کے ہاتھہ بہیجا تہا سو پہونچا **قبض
الوصول** مثل رسید کے ہے لیکن جو تنخواہ یا اور کوئی وجہہ معین مثل ششماہی یا سالانہ کے وصول
کا اقرار لکہا جاتا ہے اکثر اوسی کو قبض الوصول کہتے ہین **مثال** اوسکی مقر کا نام لکھہ کر اسطرح لکھے
پانسو روپئے بابت مشاہرہ شہر ربیع الاول یا بابت ششماہی خواہ سالانہ مقرری کے بدستور تحویلدار
سرکاری تحویل سے ہمکو وصول ہوئے اسواسطے یہہ قبض الوصول لکھدیا گیا **فارغخطی** کسی سے لین
دین کے حساب کا تصفیہ اور روپیہ سب بیباق اور ادا کرکے دستاویز لکھائی جاوے یا اپنے نوکر سے حساب سمجھہ
کر دستاویز لکھدی جاوے تو اوسکو فارغخطی کہتے ہین **مثال** اوسکی مقر کا نام دستور معینہ کے موافق
لکھہ کر یون لکھی جاتی ہے کہ جو ہم سے اور زید سے لین دین کی بابت کا حساب تہا آج اوسکے مقابلہ مین
سب حساب طے ہوکر دو سو تراسی روپئے پونے گیارہ آنے حساب کی رو سے پایا ہمارا اوسکے ذمے واجب
نکلا اور مشار الیہ نے سب دام دام ادا اور بیباق کیا یا یہہ کہ جو خرچ ہمارا پیر بخش خانسامان کے ہاتہہ سے
اوٹہتا تہا آج نامبردہ سے سب حساب سمجھہ لیا گیا کچہہ اوسکے ذمے باقی اور کسی طرح کا تغلب اور تصرف
اوسکا ثابت نہوا اسواسطے یہہ فارغخطی لکھدی گئی اور نوکر کے واسطے جو یہہ دستاویز لکھی جاتی ہے
اوسکو صافی نامہ بہی کہتے ہین **راضی نامہ** کوئی کسی پر نالش کرے اور پہر کسی طرح راضی ہوکر جو
دستاویز لکھدے تو اوسکو راضی نامہ کہتے ہین لیکن جو اوس نالش سے دست بردار ہوکر
آپ سے آپ باز آوے تو اوسکو بازنامہ کہتے ہین **مثال** اوسکی بعد لکھنے نام مقر کے
اسطرح لکھتے ہین کہ جو مینے واسطے دلاپانے تین سو روپئے اصل معہ سود قرضہ تمسک کے
مدعاعلیہ پر نالش کی تہی اور مدعاعلیہ نے ہمکو کچہہ نقد کچہہ جنس دیکر راضی کیا اسواسطے یہہ
راضی نامہ لکھدیا اور کبہی اسی مضمونکو سوال مین لکھکر جہان مقدمہ دایر ہوتا ہے گذرانتے
ہین **صلحنامہ** مثل راضی نامہ کے ہے لیکن دونون مین اتنا فرق ہے کہ راضی نامہ مین ہو سکتا ہے

کہ مدعی آپ سے راضی ہوگیا یا مدعا علیہ نے راضی کرلیا ہو اور صلحنامہ جبتک دونو ملکر صلح نکرین نہین ہوسکتا **مثال اوسکی** بعد لکھنے نام مقرون کے یون لکھتے ہین جو مقدمہ ہمارا بابت تکرار استرداد نیلام موضع بہوانی پور واپرگنہ زمانیہ عدالت دیوانی ضلع غازی پور مین دایر تہا ہم فریقین نے اسطرح صلح کرلی کہ مین رام سکہہ مدعی موضع پر دخل پاکر واصلات اور خرچہ سے دست بردار ہون اور مین رام اوتار مدعا علیہ مدعی کو بلا عذر اور تکرار موضع پر قابض کرادون اسواسطے یہہ صلحنامہ لکھدیا کہ آیندہ کو کام آوے

فیصلنامہ ہرچند کہ حاکم جس مقدمے کو فیصل کرے وہ بھی فیصلنامہ ہے لیکن اب جو پنچ لوگ قضیہ چکاکر فیصل کرتے ہین اوسیکو فیصلنامہ ثالثی کہتے ہین اگرچہ مضمون اوسکا موحقیقت حال مقدمے کے طول بھی ہوتا ہے لیکن حاصل مطلب کے لکھنے کا طرز یہہ ہے **مثال اوسکی فیصلنامہ ثالثی** لکھا ہوا رام دین موکل اور بندرابن تیواری اور پنڈت کالکاپرشاد ثالثونکا واقع تاریخ پہلی اکتوبر ۱۸۴۵ع حال یہہ ہے کہ مقدمہ اوجاگر مدعی اور بہیم سین مدعا علیہ کا بابت تکرار حساب منافع مالگذاری کے عدالت مین درپیش تہا اور طرفین نے اقرارنامہ ثالثی کا حاکم عدالت کے سامہنے لکہہ کر ہم لوگونکو ثالث مقرر کیا آج ہم لوگون نے ایک جگہہ جلسہ کرکے مقدمے کے سب کاغذات اور طرفین کی دستاویزات دیکھی ہماری تجویز مین مدعی کی دستاویزات کہ اوسپر خود مدعا علیہ کے حقیقی بہائی کے دستخط ہین اور گانونکا پٹواری بھی اوسکی تصدیق کرتا ہے صحیح اور دعوی اوسکا سچا معلوم ہوا اور مدعا علیہ نے سوائے دو چار چٹہیون کے کہ اوسپر مدعی کے دستخط نہین نہ خط اوسکا اون چٹہیون کے خط سے ملتا ہے اور کوئی دستاویز یا دلیل کہ اوسکے روسے بیان اوسکا درست معلوم ہو پیش نہین کیا اسصورتمین ہم ثالثون کے اتفاق سے یہہ تجویز قرار پائی کہ مدعی کا دعوی بابت منافع مالگذاری کے مدعا علیہ پر واجب ہے اسواسطے یہہ فیصلنامہ موافق حکم حضور کے لکہہ کر ارسال کیا جاتا ہے آیندہ جو حضور کی راے ہو فقط واضح ہو کہ کبہی مقدمہ طرفین کی رضامندی سے عدالت سے ثالثونکو سپرد ہوتا ہے اور کبہی فریقین بلا ذریعہ عدالت کے اپنے قضیہ کو تصفیہ کے واسطے ثالثونکو سپرد کرتے ہین تو اوسکے فیصلنامہ مین کسی حاکم کے حضور مین فیصلہ بہیجنے کا ذکر نہین ہوتا ہے فقط

وصیت نامہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی مین اپنے وارث یا کسی دوسرے شخص کو اسطرح حکم دے کہ بعد میرے اس کام کو یون کیجیو یا اس مال کو یون دیجیو تو اوسکو وصیت کہتے ہین اور جو اسکا

کاغذ لکہا جائے تو اوسکو وصیت نامہ کہتے ہین **مثال اوسکی** جو ظاہر ہے کہ حیات مستعار کو کچھہ اعتبار نہین ہے
اور ہر عاقل کو دوربینی اور عاقبت اندیشی کے اقتضا سے ہمیشگی اون مطالب کی جنکا سرانجام پذیر ہونا بعد
اپنے فوت کے دنیا اور آخرت کے مصالح کے لیئے منظور ہو اوسی حال مین واجبات سے ہے جبتک زبان
اور قلم اوسکے اختیار مین ہے اسواسطے بندہ ضعیف علی محمد خان ولد فرزند علیخان ساکن محلہ کٹرہ ارادتخان
من محلات شہر فیروزآباد اپنے ہوش اور حواس مین رضا اور رغبت سے بدون زور اور زبردستی
کرنے کسی شخص کے یہہ وصیت کرتا ہے کہ منجملہ دیہات معافی اور مالگذاری مملوکہ اور مقبوضہ میری کے
چک طوبی اراضی معافی واقع سواد موضع فرخ نگر متعلقہ پرگنہ رسول آباد جمع ایک سو نوے روپئے
سالانہ کو مین نے واسطے اخراجات ضروری مسجد واقع محلہ ارادتخان کے جو تعمیر کی ہوئی راقم کی ہے اور
جسکے اخراجات کی کفالت میری زندگی تک مجھہ سے تعلق رکھتی ہے مقرر کیا بعد میرے محاصل اراضی مذکور کا
شیخ قادر بخش کے اہتمام سے جو میری جانب سے متولی مسجد مذکور کے مقرر ہین اور میرے معتمد الیہ ہین مسجد
مذکور کے مصارف ضروری سے متعلق رہیگا اور اوسمین میرے وارثونکو کسیطرح کے تعرض کا اختیار نہین ہے
میرے وارثونکو لازم ہوگا کہ محاصل چک مذکور اور پر وقت معین کے وصول کرکے متولی مذکور یا بعد
اوسکے جو متولی کہ برضامندی میرے ورثا کے مقرر ہوگا سپرد کیا کرین اور اگر اسمین اونکی جانب
سے کچھ اغماض اور انحراف ہو تو متولی یا نمازیون کی نالش پر حاکم وقت کیطرف سے اعانت حاکمانہ اوسمین
لازم ہوگی اور اوس صورت مین متولی کے تقرر مین اہل محلہ کو اور اہل محلہ کے اختلاف کی صورت مین حاکم وقت
کو اختیار ہوگا اور منجملہ محاصل مذکور کے دس روپیہ مشاہرہ حق متولی کا ہوگا اور باقی ضروریات مسجد
کے خرچ مین آئیگا اسواسطے یہہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے لکھہ کے اور نقل اوسکی بہی رجسٹری مین
داخل کرکے حوالہ متولی حال مسجد کے کیئے گیئے کہ عند الحاجت کام آوے المرقوم **تقسیم نامہ** اگر دو یا کئی
شخص ایک شرکت کا مال آپ یا قاضی اور حاکم کے حکم سے بانٹ لین اور کاغذ اوسکا لکہا جائے تو اوسکو
تقسیم نامہ اور قسمت نامہ کہتے ہین **مثال اوسکی** ہم کہ سید دلدار حسین اور سید مظفر حسین دونو بیٹے
سید اشرف حسین زمینداران اور ساکنان موضع اشرف نگر پرگنہ سکندرا ضلع مظفر نگر کے ہین
جو مواضع سیلی اور گہرو دہرپور اور اشرف نگر اور شیرپورہ واقع پرگنہ مذکور معہ مکانات اور باغات
وغیرہ جو اون مواضع مین واقع ہین ملکیت مشترکہ ہم دونو بہائیونکی ہے اور اب بمصلحت وقت

دیکھکر آپکی رضامندیسے یہہ بات قرار پائی کہ دیہات مذکورہ معہ مکانات اور باغات کے نصف نصف آپسمین تقسیم ہو جائین اور آیندہ کو کوئی خرخشہ اور نزاع باقی نہ رہے اسواسطے کل جایداد مذکورہ بعد مساوی کرنے اوسکی مالیت کے اوپر دو تفریق کی اسطرح پر تقسیم کی گئی کہ کل موضع ریوتی اور شیرپورہ معہ مکان اور باغ وغیرہ جو اوسمین واقع ہے اور نصف موضع اشرف نگر جو مشتمل اوپر دو تھوک کے ہے اور حد فاصل اون دونو تھوکونمین سڑک سرکاری واقع ہے تھوک پورب مجہہ ولدار حسین کے حصہ مین اور موضع گھروہ پور معہ مکان اور باغ وغیرہ جو اوسمین واقع ہے اور تھوک پچھم موضع اشرف نگر مجہہ مظفر حسین کے حصہ مین مدا آئے اور حویلی مسکونہ قدیم واقع اشرف نگر جو تھوک پچھم مین واقع ہے بلا تعرض مجہہ ولدار حسین کے کہ مین نے سکونت اپنی موضع ریوتی مین اختیار کی مجہہ مظفر حسین کے قبضہ مین رہی اور مطابق اس تقسیم کے کلکٹری مین سوال دیکے نام ہر ایک کا ہم مین سے حسب تقسیم مذکورہ بالا کے جداگانہ خانہ ملکیت مین داخل کرا دیا جاوے اور مالگذاری موضع اشرف نگر کی سرکار مین یکجائی ادا کیجاوے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی جو اوپر دو کاغذ جداگانہ کے مرتب ہوئی ہم دونوں کے پاس رہیگی اور ہم مین سے کسی کو یا ہمارے وارثونکو خلاف شرائط مندرجہ اس تقسیم نامہ کے اختیار تعرض کا ہمدیگر نہو گا اسواسطے یہہ چند کلمہ بطریق تقسیم نامہ کے لکھدئے کہ حاجت کیوقت کام آوے المرقوم فلان سنہ فلان

واضح ہو کہ ان دستاویزات کے نمونہ مین صرف طرز تحریر دستاویزات ضروریکا ظاہر کیا گیا ہے لیکن شرائط ہر قسم دستاویز کی اور بیان انواع مطالب کا اوسمین موقوف اوپر صورت معاملات خاص کے ہے اور حصر اوسکا ممکن نہین ہے مبتدیونکی تعلیم کے واسطے اسقدر کافی ہے کہ ان مثالونکو دیکھکر ہر قسم کی دستاویز مین ہر طرح کا مطلب لکھہ سکتا ہے کچہری کے کام کرنیوالونکو ان دستاویزونکی تحریر سے واقف ہونا بہت ضرور ہے اور یہہ بھی واضح ہو کہ ان دستاویزونکی مثالون سے یہہ بات ہرگز نہ سمجھی جاوے کہ کتاب جو نواب معلی القاب دام اقبالہ کے ارشاد کے موافق لکھی گئی تو یہہ دستاویزات بطرز دستور العمل کے ہو گئی یعنی اگر کوئی دستاویز موافق اس کتاب کے نہوگی تو صحیح نہ متصور ہوگی سو ایسا نہین ہے بلکہ یہہ مثالین صرف واسطے دریافت کرنے طرز تحریر اردو کے لکھدی گئین +

فصل دوسرے اس بیانمین کہ دستاویزات کے لکھنے سے کیا غرض اور عدالت وغیرہ کچہریون کے تعین سے کیا مراد ہے

جاننا چاہئے کہ دستاویز لکھنے اور لکھانے سے مراد یہہ ہی ہے کہ لکھنے والا اپنے اقرار

پھر نہ جائے اور لکھانے والا برخلاف اوسکے کچھہ نہ چاہے اور اگر ایسا ہو تو حاکم کے سامنے کسی کا فریب
پیش نہ جائے اور کسی کی حق تلفی نہ ہونے پاوے پھر جو اسمین یہہ بھی ممکن تھا کہ کوئی ضد اور
عداوت سے کسی کے نام سے دست آویز اپنے گھر مین بناوے اور جھوٹے گواہ بہی بہم پہونچاوے
تو حتی الوسع اسکے بند کرنیکے واسطے سرکار کمپنی کے عہد مین اشٹامپ کا کاغذ جاری ہوا کہ دست آویز
کا لکہنے والا آپ اوسکو خرید کرکے دست آویز لکہا کرے بعد اوسکے جو اسمین بہی فریب ہونے لگا تو
یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ ایک عہدہ دار معین کے سامہنے دست آویز کا لکہنے والا آپ حاضر ہوکر
اقرار کرے اور وہ عہدہ دار جب تحقیقات اسبات کی کہ حقیقت مین یہہ شخص وہی لکہنے والا
دست آویز کا ہے کرے تب اوسپر دستخط کرکے اور نقل اوسکی اپنے دفتر مین رکھہ کے اصل پہیر دے اوسکو
رجسٹری کہتے ہین اور جو عورات خواہ بعضی امرا کا جانا اتنی بات کے واسطے عدالت مین نہین ہوسکتا تھا
تو عورات پردہ نشین کے واسطے قطعاً یہہ بات ٹھیری کہ اوسکی طرف سے کوئی ایسا مختار جسکی مختاری پر
دو گواہ گواہی دین اقرار کر دیا کرے اور مرد اگر قابل حاضری کے نہ ہو تو اوسکی طرف سے بھی مختار تصدیق کرسکتا ہے
اسپر بھی اگر تکرار پیدا ہو تو اوسکے لئے نالش اور تصفیہ کے قاعدے بنائے گئے اوسکو قانون کہتے ہین پھر جو
نالش مین بہی دو طرحکی مشکل نظر آئی ایک یہہ کہ اگر بلا قید پروانگی دیدیجائے تو سینکڑون برس کے پرانے
بے اصل دعوی بے تامل پیش کر دیا کرینگے اور مدت تک لڑائی ختم ہی نہ ہوگی اس سبب سے بارہ برس کے
میعاد مقرر ہوئی کہ نزاع کے واقع ہونے کے شروع سے جسکو زمان بناے مخاصمت کہتے ہین بارہ برس کے
اندر جو دعوی پیش ہوگا سنا جائیگا نہین تو بعد بارہ برس کے سننے کے قابل نہوگا اسکو حد سماعت
کہتے ہین لیکن خیال کیا گیا کہ البتہ اگر کوئی اوسوقت مین نابالغ ہو کہ اوس سبب سے اپنے حق کا مطالبہ نہ کرسکتا ہو
یا کہین سفر کو چلا گیا ہو یا کسی وجہہ موجہہ سے وہ بارہ برس کے اندر اپنی نالش پیش نہین کرسکتا تہا تو
اوسکے عذر کے سننے اور مقبول کرنیکے طریقے مقرر کئے گئے یا کوئی شخص غصب کی راہ سے کسی کے حق پر قابض
ہوا ہو تو اوسکی میعاد زیادہ یعنی ساٹھہ برس تک مقرر کئے گئے بعضے دعوؤن کے واسطے بنظر مصلحت
کے کم میعاد بھی قرار دی گئی دوسرے یہہ کہ اگر یونہین بدون خرچ کرنیکے نالش کا اختیار دیا جاے تو ہر ایک
بیدھڑک جسپر جو چاہے نالش کرکے مدت تک حیران کیا کرے اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ نالش کرنیوالا
اسقدر دعوی کے واسطے اتنی قیمت کا کاغذ اشٹامپ اور جو وکیل مقرر کرے تو اتنا محنتانہ وکیل کو

دیکر نالش کیا کرے اگر جیتہی کا تو خرچہ اپنا طرفثانی سے دلا پائیگا نہین تو اوسیکی ذمے عاید کیا
جائیگا اور جب واضح ہوا کہ کہین ایسا بہی ہوتا ہے کہ کوئی شخص محض بیمقدوری سے نہ اسٹامپ کا
کاغذ دے سکتا ہے نہ وکیل کا محنتانہ دے سکتا ہے اور بدون نالش کے اپنے حق کو پہونچ ہی نہین سکتا
تو اوسکو پروانگی دیگئی کہ اپنی بیمقدوری پر حلف کرکے اور اپنی حاضر باشی یا عندالطلب حاضر ہونیکے
واسطے دو معتبر آدمیونکی ضامنی دیکے مفلسی مین نالش کرے اور اب یہہ بہی حکم ہے کہ صرف ثابت ہونا
مفلسی کا رجوع نالش کی اجازت کیواسطے کافی نہ سمجہا جائے بلکہ ذرا اوسکی نالش کے حقیقت پر بہی غور
کرلینا ہوگا اب رہی یہہ بات کہ نالش کہان ہوا کرے سو اوسکے واسطے بادشاہی عدالت مقرر ہوئی
عدالت دیوانی اوسکا نام رکہا گیا اور سب طرحکے مقدمات بابت قرضہ تمسکی اور بیع اور رہن اور ہبہ
اور وراثت اور حقیت وغیرہ کی اوس عدالت مین پیش کرنیکا حکم دیا گیا کہ ایک دوسرے کے ظلم سے محفوظ
رہے یہان تک کہ رعیت کے اگر کسیطرح کی حق تلفی ہو جاتی ہے تو سرکار پر بہی نالش ہوتی ہے اور جب
غرض عدالت کے تقرر سے انصاف اور رعیت کی آسایش اور آرام تہے اسصورت مین اگر ایک ہی کچہری مقرر
ہوتے تو کمال تکلیف ہوتی اسواسطے ہر ایک ضلع مین ایک ایک کچہری عدالت دیوانی کے مقرر ہوئی اوس
کچہری کے حاکم کو صاحب جج کہتے ہین اور اگر کام کی کثرت ہوتی ہے تو دوسرا حاکم بہی مقرر کیا جاتا ہے جسکو
اڈیشنل جج کہتے ہین پہر جو اس کچہری مین نالشین بہت دایر ہوتی ہین تو ایک ہی حاکم کہان تک فیصل کرے
اور دیر ہونے مین رعیت کو حیرانی اور زیرباری اور ہرج ہوتا اسواسطے ہر ایک ضلع کے ایک ایک خواہ
دو دو پرگنہ مین ایک ایک منصف جہان جیسے کام کی کثرت دیکہی گئی اور ایک منصف خاص شہر مین مقرر کیا گیا
کہ ایک حد معین تک تہوڑے دعوون کے مقدمیکا فیصلہ کیا کرے اور جس جگہہ مقدمات کے اور زیادہ
کثرت معلوم ہوئی وہان ایک صدر امین بہی مقرر کیا گیا کہ حد منصفی سے زیادہ ایک حد تک کی مقدمے وہ سنے
اور ہر ضلع مین ایک ایک صدر امین اعلی بہی مقرر ہوا اور اوسکو اختیار دیا گیا کہ حد صدر امینی سے زیادہ کے
جو مقدمے ہون اوسکی کچہری مین دایر ہوا کرین اس انتظام مین دو طرحکی راحت رسانی ہوئی ایک تو رعیت کی آسایش
دوسرے ہندوستان کے شرفا کے ایسے ایسے جلیل عہدون سے پرورش جبکہ مقدمہ پہلے مرتبہ منصف یا صدر امین خواہ
صدر امین اعلی یا صاحب جج کے محکمہ مین زیر تجویز ہوا اوسکو مرافعہ اولی کہتے ہین پہر عدل اور انصاف اسکا نام ہے
کہ اونکی تجویز اور تحقیقاتکو ایک ہی درجہ تک ختم نکیا بلکہ جو شخص منصف او صدر امین کی تجویز سے اپنی حق تلفی سمجہے تو اوسکو

دو درجہ تک اور بھی راہ دکھا دی ایک تو یہہ کہ اوس فیصلہ سے ناراضی کے درخواست صاحب جج کے پاس
گذرانے اوس درخواست کو درخواست اپیل اور موجبات اپیل او رعذرات اپیل اور درخواست دینے والے
کو اپیلانٹ اور جسپر درخواست گذرے یعنی طرفثانی کو رسپانڈنٹ اور وہ جو اوس درخواست کا جواب
داخل کرے تو اوسکو جواب موجبات کہتے ہیں اور یہہ مقدمہ یا صاحب جج آپ فیصل کرتے ہیں یا صدر صدور کے
سپرد کر دیتے ہیں اساس اپیل یعنی پہلے محکمہ کے حکم سے ناراض ہوکر استغاثہ کرنیکو مرافعہ ثانی اور اپیل عام اور
صاحب جج کے خاص محکمہ میں اپیل دایر ہونے کو جج اپیل بھی کہتے ہیں دوسرے یہہ کہ اگر صاحب جج کے فیصلے
بھی مدعی خواہ مدعا علیہ راضی نہ ہو تو صدر دیوانی تک درخواست دینی کی اجازت ہوئی اوسکو مرافعہ
ثالث اور اپیل خاص کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے مقدموں کا تو یہہ حال ہے اور بڑے بڑے مقدمے
جو صدر الصدور فیصلہ کریں اوسکی ناراضی سے صدر دیوانی میں درخواست مرافعہ ثانی کے گذرتی ہے
اوسکو اپیل عام کہتے ہیں اور جو صاحبان عالیشان صدر دیوانی کے فیصلہ سے راضی نہوا ور دعوی اوسکا
دس ہزار روپیہ سے کم کا نہو تو بادشاہ جمجاہ انگلستان کے حضور میں یعنی لندن تک درخواست
اپیل ولایت کی ہو سکتی ہے سچ پوچھیے تو اسیکا نام عدالت ہے حکام عالیشان صدر کے اپنے فیصلہ کے
اپیل آپ ہی مرتب کرکے ولایت کو روانہ فرماتے ہیں اور مقدمات کے اپیل تو ایکطرف نوکر بھی اگر موقوف
ہو جاے اور اپنے تئین بے قصور سمجھے تو وہ بھی اپنے حاکم کے حکم کی اپیل اوس حاکم سے بالاتر حاکم کے
حضور میں کر سکتا ہے اور جو ریاست بے سیاست نہیں ہوتی اسواسطے چوری اور ڈاکہ اور رہزنی اور
مار پیٹ اور ہر طرح کے قضایا اور ہنگامہ اور فساد کی حفاظت کیواسطے اور مجرم کو سزا دینے کے لیئے
عدالت فوجداری مقرر ہوئی کہ رعیت پر رعب رہے اور زبردست زیردست کو ستانے نپاوے
اور اگر کوئی کسیکو مار ڈالے تو اوسکو پھانسی ہو یا ساری عمر کو قید رہے اور اپنی بری حرکت کا نتیجہ موافق
اوس حرکت کے جیلخانہ میں بیٹھا اور بیڑیاں پہن کر دنیا میں دوزخ کی صورت بناکر سرشتہ کا تا کری
اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ڈرے اس کچہری کے حاکم کو صاحب مجسٹریٹ کہتے ہیں اور ہر ضلع میں جابجا تھانہ دار
اور جمعدار محلہ محلہ میں چوکیاں اور چوکیدار اور خاص شہر میں کوتوال نگہبانی اور خبرداری کے واسطے
مقرر ہیں پھر اسمیں بھی احتیاط یہانتک کی گئی کہ صاحب مجسٹریٹ کو جہانتک سزا دینیکا اختیار
دیا گیا ہے وہیں تک سزا دیں اور اگر جرم سنگین ہو کہ سزا اوسکی صاحب مجسٹریٹ کے اختیار سے باہر

تو تجویز اوسکے سزا کی آپ نہ کرینگے بلکہ راے اپنی ثبوت جرم کی نسبت روبکاری مین لکھکر مقدمہ
صاحب سشن جج کے پاس بھیجدینگے اوسکو دورہ کے سپرد کرنا اور اوس روبکاریکو سپردگی کے روبکاری
اور یہان اون صاحب جج کو صاحب سشن جج بولتے ہین اور صاحب سشن جج کو اختیار دیا گیا ہے اگر
مقدمہ ویسا ہوگا تو خود سزا دینگے اپیل اوسکی صدر مین ہوگی نہین تو حکم ناطق کیواسطے مقدمہ
صدر مین روانہ کرینگے فوجداری کی مقدمونمین صدر کو صدر نظامت کہتے ہین وہان سے سزا اوسکی
مثل پھانسی اور دایم الحبس وغیرہ کی تجویز ہوگی اور بعضے مقدمونمین صاحب سشن جج کے حکم کی اپیل
صدر نظامت مین نہین ہوتی اوسکا حکم ناطق وہی ہے جو صاحب سشن جج صادر کرین تاہم حکام
صدر کو اختیار ہے کہ اگر اوس حکم کے بیجائی اور بیضابطگی سے کسیطرح مطلع ہون تو کاغذات کو طلب
کرکے اوسکی اصلاح کرین اور صاحب سشن جج نے کسی مقدمہ مین قیدیکو چھوڑ دیا ہو تو صدر نظامت سے
اوسکے قید کا حکم نہین ہوسکتا ہے بعد اسکے زمینداروں کی آبادی اور گانوونکا بندوبست اور خراج کا لینا
اور مالگذاری کا انتظام اور تحصیل کا اہتمام بھی حکومت اور ریاست کے لوازم سے ہے تو اوسکے واسطے
خاص کچہری کلکٹری کے مقرر ہوئے وہان کے حاکم کو صاحب کلکٹر کہتے ہین اور صاحب کلکٹر کی
طرفسے ہر ضلع مین ڈپٹی کلکٹر اور پرگنہ پرگنہ پر تحصیلدار مقرر ہین صاحب کلکٹر کے حکم کی اپیل صاحب کمشنر کے
محکمہ مین اور اونکی حکم کا مرافعہ صاحبان عالیشان صدر بورڈ کے حضور مین ہوتا ہے عموماً رعایا کی خبرگیری
اور نگہبانی کے واسطے اسطرح انتظام عمل مین آیا اور خواص کے حفظ مراتب اور مراعات اور اونکے امور
کی اصلاح اور بقاے ریاست کیواسطے رزیڈنسی کا عہدہ مقرر ہوا کہ صاحب رزیڈنٹ بادشاہ
اور راجہ اور روساکی سرکارونمین متوسط رہکر ہر امر مین مشورہ اور صلاح دیتے رہین اور اون کے
ریاست کی حفاظت مین مصروف رہکر ہر نیک و بدکی اطلاع بارگاہ عالیجاہ گورنمنٹ مین کرتے ہین کہ
اوس مسند کو حکومت اور ایوان وزارت کے رونق افروز جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اجلالہ
اور حضور پر نور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ ہین روشنی اونکے اقبال کے آفتاب اور ماہتاب کیطرح
عالمگیر ہے ہرطرح کا انتظام مالی اور ملکی کا اقتدار اور کل سیاہ و سفید کا اختیار اونہین کو حاصل ہے فایدہ
اسکے سوا کچھ حال اور بھی بہت ہین لیکن جو مبتدیکو اسقدر جاننا واجب اور ضرور تھا اسواسطے لکھا گیا
آگے جو ہوشیار ہوگا تو سب واقف اور قوانین کے مطالب سے بھی آگاہ ہوسکتا ہے ہرچند کہ یہہ بیان مختصر

واقف کارون کے نزدیک فضول معلوم ہوگا لیکن یہان نظر کرنا چاہیئے ناواقف کے لاعلمی پر جسنے اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ کا نام بھی نہ سنا ہو اور دیوانی کے دال اور فوجداری کی بھی نہ جانتا ہو بیشک اوس کے واسطے تعلیم ہے ✦ **فصل تیسرے مقدمہ کے بیان مین** جاننا چاہیئے کہ نالش کرنیوالے کو مدعی اور جسپر نالش ہو اوسکو مدعا علیہ اور جو مدعی اور مدعا علیہ دونونکا ایک ساتھ مذکور ہو اون کو طرفین اور فریقین یا متخاصمین اور جس چیز کا دعوا ہو اوسکو شے مدعا بہا یا شے متنازعہ کہتے ہین اور جو کاغذات اور دستاویزات طرفین کیطرفسے عدالت مین داخل ہون اوسکو مقدمہ اور اون سب کاغذونکے مطلب کو رویداد بولتے ہین اور مقدمہ ابتدا سے انتہا تک اکثر مندرجہ چیزون سے خالی نہین ہوتا عرضی دعوی وکالتنامہ اطلاعنامہ رپورٹ ناظر جواب دعوی جواب الجواب جواب الجواب اشتہار روبکاری تنقیح وجہ ثبوت وجہ تردید سمنیہ طلبی گواہان اظہارات حکم تجویز فیصلہ چنانچہ بیان ہر ایک کا جسقدر ضرور ہے کیا جاتا ہے اور ہر ایک کی مثال بہت سہل اور مختصر مبتدی کی سمجھ کے موافق اس ترتیب سے کہ اول سے آخر تک ایک مقدمی کی صورت ہوجاے لکھی جاتی ہے **عرضی دعوی** مدعی کے نالش کا بیان جس کاغذ مین لکھا جاتا ہے اوسکو عرضی دعوی کہتے ہین اور مقدمیکا پہلا کاغذ بھی ہے اسمین چاہیئے کہ دعویکا حال اور نالش کرنیکا سبب اور اپنے مطالبہ کی تعداد اور مدعا علیہ کا نام اور سکونت اور دستاویز کی حقیقت معہ تاریخ اور سنہ سب مفصل لکھے نہ کوئی ضروری بات چھوٹ جاے نہ کوئی مضمون فضول تحریر مین آوے **مثال اوسکی**

غریب پرور سلامت [illegible]

مین مدعی واسطے دلاپانے دوسو روپئے اصل اور اکیاون روپئے دس آنے تین پائی کے تمسک مرقومہ بارہوین نومبر سنہ ۱۸۴۲ع کے رو سے امین الدینخان قوم پٹھان رہنیوالے کشمیری محلہ متعلقہ شہر آگرہ پر نالش کرتاہون بیان دعوے یہہ ہے کہ مدعا علیہ مذکور نے واسطے ضرورت شادی اپنے بھائی کے دوسو روپئے دو برس کے وعدہ پر اس اقرار سے کہ زرمدعا بہا دو برس مین معہ سود روپئے سینکڑہ کے حساب سے بلا عذر ادا کرینگے مجھہ مدعی سے قرض لیکر تمسک منشار دعوے اپنی مہر اور العبد اور گواہونکی گواہیون سے مکمل کرا کے میرے حوالہ کیا لیکن باوجود گذر جانے وعدہ کے ابتک ایک حبہ ادا نکیا اور جب مانگتا ہون حیلہ اور حوالہ اور لیت و لعل کرتا ہے ناچار مدعا علیہ کے

نادہندی سے سوائے عدالت مین رجوع کرینگے اور کوئی اپنی حق رسی کی صورت نہ دیکھکر یہہ عرضی کامل القیمت
کے کاغذ پر گذرانتا ہون اور امیدوار ہون کہ بعد طلبی مدعاعلیہ کے اپنے حق کو پہونچون فقط

عرضی ... مدعی ساکن جوہری بازار
بیجناتھ ... معرفت ... ۱۸۴۵
... سیل ...
بتاریخ ... ۲۸ ...
...

وکالتنامہ اگر عرضی دعوی وکیل کے معرفت داخل ہو تو وکالتنامہ کے ساتھ داخل کرتے ہین
اور اس نالش کو وکالتاً اور جو مدعی خود گذرانے تو اوسکو اصالتاً کہتے ہین اور وکالتنامہ کے مثال دستاویزات
کے فصل مین لکھی گئے اطلاعنامہ مدعی کی نالش کے خبر جو مدعاعلیہ کو دیجاتی ہے اور اوسکے طلبی ہوتی
ہے تو اوسکو اطلاعنامہ کہتے ہین اور وہ اطلاعنامہ ناظر اپنے پیادہ اور چپراسی کے ہاتھ مدعاعلیہ کے
پاس بھیجتا ہے اور مدعیکا آدمی مدعاعلیہ کے نشاندہی کیواسطے اوسکے ساتھ ہوتا ہے اور اوس اطلاعنامہ
کے پشت پر چپراسی کے نام حوالات لکھی جاتی ہے **مثال اوسکی**

اطلاعنامہ کچہری منصفی شہر آگرہ کا مدعاعلیہ کے نام

بیجناتھ ساکن جوہری بازار — مدعی

بنام

امین الدینخان قوم افغان رہنیوالا کشمیری محلہ کا — مدعاعلیہ

دعوی دو سو اکیاون روپئے دس آنہ تین پائی بموجب تمسک

جو مدعی مذکور نے واسطے دلاپانے زر مذکور کے اس کچہری مین مدعاعلیہ کے نام نالش کی ہے اسواسطے
اطلاعنامہ میعادی پندرہ دنکا مدعاعلیہ کے نام جاری کیا جاتا ہے مدعاعلیہ کو چاہیئے کہ اصالتاً
خواہ وکالتاً حاضر ہوکر جوابدہی اور پیروی مقدمے کی کرے فقط تحریر تاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع

رپورٹ ناظر بعد پہونچنے اس اطلاعنامے کے مدعاعلیہ اگر ملتا ہے تو چپراسی رسید اطلاعنامے
کی معہ گواہی دو گواہ کے اوس سے اطلاعنامہ کی پشت پر لکھا لیتا ہے اور ناظر بھی کیفیت اسکی
اطلاعنامے کی پشت پر لکھدیتا ہے اوسکو رپورٹ ناظر بولتے ہین مدعاعلیہ اگر حاضر ہوا تو میعاد
مناسب مین جوابدعوی داخل کریگا اور نہین ملتا ہے تب بھی ناظر اوسکے نہ ملنے کی رپورٹ گذرانتا ہے

تب حکمنامہ ناظر کے نام مدعا علیہ کے نام اشتہار جاری کرینگے واسطے صادر ہوتا ہے اور وہ اشتہار
مدعا علیہ کے دروازہ پر دو گواہون کے سامنے چپراسی کی معرفت لٹکایا جاتا ہے اور ناظر اوسکے جاری
ہونیکی کیفیت دیتا ہے اور اظہار اشتہار کے لیجانے والیکے اور دونون گواہ کا لکھا جاتا ہے تب مدعا علیہ کے
غیر حاضری مین مقدمے کے یکطرفہ تجویز ہونیکا حکم دیا جاتا ہے اور مدعی کو وجہہ ثبوت گذراننے کی ہدایت
ہوتی ہے **جوابدعوی** اگر مدعا علیہ حاضر ہوا اور جوابدہی وکیل کے معرفت منظور ہے تو پہلے کوئی وکیل
مقرر کرکے وکالتنامہ داخل کرتا ہے اور جوابدہی کیواسطے مہلت مناسب دیجاتی ہے تب جواب داخل
ہوتا ہے اوسکو جوابدہی کہتے ہین **مثال اوسکی**

غریب پرور سلامت [illegible]

جوابدعوی امین الدینخان مدعا علیہ کیطرف سے بجواب عرضی مدعی کے نالش کے نسبت ہے
کہ مدعی نے جو دو سو اکیاون روپیے دس آنے تین پائی اصل معہ سود دلاپانے کے واسطے تمسک
مرقومہ بارہوین نومبر سنہ ١٨٤٣ع کی رو سے مجھہ مدعا علیہ پر نالش کی ہے سو حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ عرصہ تین برس کا
ہوا ہوگا کہ تقریب شادی زین الدینخان میرے بہائی کے درپیش تہی واسطے ضرورت اخراجات شادی کے
مدعی سے درخواست دو سو روپیے قرض کی گئی مدعی نے دینا اوسکا قبول کرکے تمسک مرقومہ تاریخ مذکورہ
مجھہ مدعا علیہ سے لکھا لیا اور منجملہ زر مندرجہ تمسک کے چالیس روپیے نقد اور تیس روپیے کا کپڑا اور پچیس روپیے کے
چاول اور پانچ روپیے کے پیسے متفرق سب سو روپیے دیئے اور سو روپیہ باقی کیواسطے کہا کہ جب دو چار دن
شادی کے رہ جاینگے تب وہ بہی لے لینا ابہی سے جو سب روپیہ لیجاؤ گے تو تمہارے پاس سے اوٹہہ جائینگے
مجھہ مدعا علیہ نے کہنا مدعی کا قبول کیا لیکن مدعی نے برات کے دن تک وہ روپیہ نہ دیا تب ناچار ہوکر مینے
بنسی لعل مہاجن سے سو روپیے قرض لیکر شادی کے کام مین خرچ کیئے اور تمسک اوسکے نام لکھدیا بعد
اوسکی مین مدعا علیہ اپنی نوکری پر لکھنؤ مین کہ قندہاری رسالہ کے سوارونمین نوکر ہون گیا اور وہانسے
بیس بیس روپیے پانچ بار مدعی کے پاس بہیجے سب روپیہ جو مدعی سے مجھہ مدعا علیہ کو وصول ہوئے تہے مدعی کو
وصول ہوگئے لیکن مین مدعا علیہ سفر مین تہا اسواسطے تمسک مدعی کے پاس پڑا رہگیا مین مدعا علیہ آیا تو

گواہون سے بخوبی ثابت کرونگا اب جو مین لکہنو سے آیا تو مدعی نے اس خوف سے کہ مجہہ مدعا علیہ کیطرفسے تمسک کے پہیرنیکا تقاضا ہوگا چالاکی کرکے یہہ نالش دایر کردی ہے لیکن عدالت مین چالاکی مدعیکی پیش نہ جائیگی فقط بقلم اُمید علی وکیل جواب الجواب مدعی جو مدعا علیہ کے جوابکا جواب داخل کرتا ہے اوسکو جواب الجواب اور رد جواب کہتے ہین مثال اوسکی

[illegible]

غریب پرور سلامت

جواب الجواب بہیجا ہوا مدعی کیطرفسے امین الدین خان مدعا علیہ کے جوابدعوی اسطرح

گذارش ہے کہ مدعا علیہ جو تمسک لکہنے سے اقبال کرکے وصول ہونا صرف سو روپیہ کا اور نہ پانا سو روپیہ باقی کا اور ادا کرنا سو روپیہ بدفعات اور پڑا رہنا تمسک کا مجہہ مدعیکے پاس لکہتا ہے اظہار اوسکا محض غلط ہے اور یہہ بات ہرگز قیاس مین نہین آتی کہ اگر منجملہ دو سو روپیے مندرجہ تمسک کے مدعا علیہ کو صرف سو ہی روپیے وصول ہوئے ہوتے تو مدعا علیہ باقی سو روپیے کیواسطے تقاضا اور اپنی روانگی کے وقت دستاویز کے واپس پانے یا اوسکے بدلنے کے کچہہ تدبیر کرنا اور چپکا لکہنو چلا جانا اور اسیطرح پہنچانا سو روپیے کا بدفعات جو لکہتا ہے یہہ بیان اوسکا ہرگز قابل قبول کے نہین ہے کسواسطے کہ کچہہ تفریح اسباب کی نہین ہے کہ مدعا علیہ نے وہ روپیے ہنڈوی کے ذریعہ سے بہیجے تو کس مہاجن کی دوکان سے کس مہتی اور سمت مین کتنے روپیے کے ہنڈوی میرے نام بہیجی اور جس مہاجن کی دوکان پر ہنڈوی بہیجی اوسنے بدون رسید لیے روپیے کسطرح مجہے دیئے کیونکہ مدعا علیہ یہہ نہین لکہتا کہ ہنڈوی اپنے خط مین مجہہ مدعیکے پاس بہیجے جو مجہے صرف ہنڈویکی ذریعہ سے وصول کرلینیکا اختیار ہوتا اور اگر کسیکے معرفت بہیجا تو وہ کون ہے اور اوسنے جو روپیہ مجہے دیا تو رسید بہی مجہہ سے لی یا تمسک کے پشت پر وصول بہی لکہا یا نہین اور یہہ جو مدعا علیہ قرض لینا سو روپیہ کا منشی لعل مہاجن سے لکہتا ہے جواب اوسکا اسیقدر کافی ہے کہ اگر مدعا علیہ نے اپنی ضرورت کیواسطے کسی دوسرے مہاجن سے بہی قرض لیا ہو تو اوس سے میرا دعوا باطل نہین ہوسکتا عند التحقیقات پہونچنا کل زر مدعا بہا مدعا علیہ کو اور نہ وصول ہونا ایکہ حبہ کا مجہہ مدعی کو مدعا علیہ سے قرار واقعی ثابت ہوگا فقط معروضہ چودہوین فروری ۱۸۴۵ء

بقلم ہیرا لعل وکیل مدعي حد جواب اوس کاغذ کو کہتے ہین کہ مدعا علیہ مدعي کے جواب الجوابکا
جواب داخل کرے اور بعضے عوام اس کاغذ کو کد جواب کہتے اور لکہتے ہین مثال اوسکي

غریب پرور سلامت [illegible]

حد جواب امین الدینخان مدعا علیہ کیطرفسے بہیجا ساتہہ مدعي کے جواب الجواب
پر یہہ ہے کہ باوجود انکار مجہہ مدعا علیہ کے سو روپئے باقي کے وصول ہونے مدعي نے جواب الجواب مین کچہہ تقریر
اسبابکی نہین کي کہ وصول ہونا اوسکا مجہہ مدعا علیہ کو کس دلیل اور دستاویز سے ثابت کر سکتا ہے اور
مدعي جو سو روپئے کے پہونچنے سے منکر ہے سو جس شخص کے معرفت وہ روپئے مدعي کے پاس
پہونچے اونکے اظہار سے یہہ بات قرار واقعي ثابت ہو جائیگي اوسوقت بد معاملگي اور خلاف بیاني
مدعیکي سب کہل جائیگي اور خود منبي لعل مہاجن کے بیان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ جب سو روپئے
منجملہ زر مندرجہ تمسک منشاء دعوي کے ہمکو مدعي سے وصول نہ ہوئے تب ہمنے اوسکے نام تمسک
لکہہ کر سو روپئے اوس سے قرض لیئے امیدوار ہون کہ بعد تحقیقات کے انصاف فرمایا جاوے فقط معروضہ
۱۹- فروري ۱۸۴۵ء بقلم امید علي وکیل مدعا علیہ فایدہ ان کاغذ اتکو کاغذات اربعہ اور چارون
کاغذ بولتے ہین پلیدنگس اور پلیدنگز اوسکي انگریزي ہے قانون مین ان کاغذات کو پیشتر ایسي انگریزي
لفظ سے تعبیر کیا ہے اور منصفي مین صرف دو کاغذ یعني عرضي دعوے اور جواب دعوي کا داخل ہونا کافي
ہے باقي دو کاغذ کا ہونا ضرور نہین اور صدر امین اعلے کے محکمہ مین جواب الجوابکا داخل ہونا بہي ضروري ہے
پر حد جواب ضروري نہین ہے اسصورت مین حد جواب اگر ہو تو خیر نہین تو کہین ضرور نہین ہے اور منصفي مین
ضرور نہین لیکن اکثر چارونکا غذ داخل ہوتے ہین اشتہار بعد داخل ہونے عرضي دعوي
وغیرہ کاغذات اربعہ کے ایک اشتہار عدالت مین میعادي آٹہہ دنکا آویزان کیا جاتا ہے اسمضمون سے
کہ مقدمہ آٹہہ دن کے بعد پیش ہوگا طرفین کے وکلا اپني اپني وکیل اور دستاویز آمادہ اور طیار رکہین لیکن
یہہ اشتہار بہي منصفے سے متعلق نہین ہے مثال اوسکي اوسکے مضمون ہي سے ظاہر ہے روبکار
تفہیم بعد داخل ہونے چارون کاغذات کے حاکم اوسکو سر دربار طرفین کے وکلا کے روبرو پڑہا کر سنتا ہے

اور خوب غور کرتا ہے کہ اصل نزاع اور بحث کس کس باتمین ہے اور مدعی کے ذمے کس کس باتکا ثبوت
لازم اور مدعا علیہ کو کیا کیا ثابت کرنا چاہیئے تب بعد غور کے ایک روبکار مین طرفین کے سوال جواب کا خلاصہ
اور فریقین کے نزاع کا مادہ لکھوا کر حکم دیتا ہے کہ مدعی کو ثابت کرنا اِسباتکا اور مدعا علیہ کی جانب
سے ثبوت اِس امر کا چاہیئے طرفین کے وکیل اِن مراتب کے ثبوت کیواسطے جو دلیل اور دستاویز
رکھتے ہون اتنی عرصہ مین داخل کرین اوسکو تنقیح کی روبکاری کہتے ہین منصف پر لکھنا ایسے
روبکاریکا بھی واجب نہین ہے **مثال اوسکی**

روبکار بعدالت دیوانی ضلع فلان فلان حاکم کے اجلاس مین واقع دسوین اپریل سنہ ۱۸۴۵ع

بہیجناتھ مدعی ہیرالعل وکیل

بنام

امین الدینخان مدعا علیہ امید علی وکیل

دعوی دلاپانے دوسو اکیاون روپئے دس آنے
بابت باقی اصل معہ سود کے بموجب تمسک مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۴۲ع

آج بیچ مقدمہ ہذا وکلاے فریقین کے مقابلہ مین روبکار ہوئے بعد سننے دعوے سے حد جواب تک
پڑہا گیا معلوم ہوا کہ مدعی واسطے دلاپانے دوسو اکیاون روپئے دس آنے بابت باقی اصل معہ سود کے
تمسک مورخہ بارہوین نومبر سنہ ۱۸۴۲ع کے روسے مدعا علیہ پر نالش کرتا ہے اور مدعا علیہ تمسک کے تحریر سے
اقبال کرکے یہہ جواب دیتا ہے کہ منجملہ دوسو روپئے مندرجہ تمسک کے صرف سو روپئے ہمکو وصول ہوئے اور
سو روپئے مدعی نے نہین دیئے اور وہ سو روپئے جو ہمکو وصول ہوئے تھے ہمنے لکھنؤ سے بدفعات
بہیج دیئے اس صورت مین ثبوت اِس امر کا کہ مدعا علیہ کو دونو سو روپئے مندرجہ تمسک کے مدعی نے
دیئے مدعیکی ذمے اور ثبوت اسباتکا کہ منجملہ زر مندرجہ تمسک کے صرف سو ہی روپئے مدعا علیہ
کو ملے اور مدعا علیہ نے بدفعات لکھنؤ سے مدعیکو بھیجدیئے مدعا علیہ پر واجب ہے اسواسطے حکم ہوا
کہ طرفین اپنے اپنے بیان کے ثبوت مین جو دلیل اور دستاویز رکھتے ہون آٹھہ دن مین پیش کرین
وجہ ثبوت موافق اوس حکم کے مدعی جو دستاویزات گذرانے اور گواہونکا اظہار لکھاوے
اوسکو وجہ ثبوت کہتے ہین **وجہ تردید** مدعا علیہ مدعیکے دعوی کے رد کرنیکے واسطے جو دستاو

گذرانے اور گواہونسے گواہی دلائے اوسکو وجہ تردید کہتے ہین لیکن طرفین کو اوسکے ساتھہ ایک
ایک درخواست علیحدہ علیحدہ مصنفے کے کچہری مین سادے کاغذ پر اور صدرامین وغیرہ کی کچہری مین
اشٹامپ معینہ پر کہ اوسکو نیس کہتے ہین گذرانی ہوگی اس تقریب سے کہ اس دستاویز کو اس امر کے
ثبوت کیواسطے داخل کرتے ہین اور اس گواہ کی طلبی اسباب کے اثبات کے لیئے چاہتے ہین مثلاً
مدعی اسطرح درخواست گذرانے + مثال اوسکی

غریب پرور سلامت

مین مدعی موافق حکم مصدورہ دسوین اپریل ۱۸۴۵ع
کے دستاویزات یا اسم نویسی گواہون کے واسطے ثبوت مراتب مصرحہ ذیل کے گذرانتا ہون

گواہان ثبوت و وصول		گواہان حاشیہ تمسک	قطعہ تمسک مرقومہ بارہوین نومبر ۱۸۴۲
مرزا مغل بیگ	شیخ الہی بخش	لالہ رتن سنگہ متصدی کاتب	میر باقی ساکن محلہ فلان

امیدوار ہون کہ سفینہ طلبی گواہونکا جاری ہو فقط
اور اسیطرح درخواست مدعا علیہ کی بھی داخل ہوتی ہے

طلبی گواہون کا سفینہ عدالت کا حکم جو واسطے حاضری گواہون کے جاری ہوتا ہے اوسکو
سفینہ کہتے ہین + مثال اوسکی

طلب سمیون میر باقی ساکن بادشاہی منڈوی اور لالہ رتن سنگہ متصدی رہنیوالا جوہری بازار
اور شیخ الہی بخش اور مرزا مغل بیگ ساکن محلہ مغل پورہ گواہان مقبولہ مدعی کے نام جو بھیجا تہہ مدعی
اور امین الدینخان مدعا علیہ کے مقدمے مین کہ واسطے دلاپانے دوسو اکیاون روپیے وسرآنہ تین پائی کے
اس کچہری مین دایر ہے حاضر آنا اون گواہونکا گواہی دینے کے لیئے ضرور ہے اسواسطے حکم بھیجا جاتا ہے کہ بست و
۲۳ اپریل تک گواہی دینے کیواسطے اس کچہری مین حاضر ہون تاکید جانین فقط المرقوم ۱۱ اپریل ۱۸۴۵ع
اس سفینہ کے پشت پر جس چپراسی کے ہمراہ جاتا ہے اوسکا نام لکہا جاتا ہے اسطرح اوسکے بعد ناظر کی کیفیت
یون لکھی جاتی ہے +

احکام ظہری کی مثال

داخل ہوا بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۸۴۵ع

[illegible]

خداوندا

پیادہ لیجانے والا سفینہ کا سمیون میر بلاقی اور لالہ رتن سنگہ اور شیخ الہی بخش مدعیکی گواہونکو حاضر لایا ہے اور مرزا مغل بیگ ایک گواہ اپنے گھر پر نہین ملا مدعی کے آدمی نے کہا کہ اگر ضرورت ہوگی تو نشاندہی اوسکی دوسرے دن کرینگے الرقوم

۲۲ — اپریل سنہ ۱۸۴۵ع

العبد خدا بخش رسالے ناظر

اظہار بعد حاضر ہونے گواہون کے بیان اونکا جو لکھا جاوے اوسکو اظہار کہتے ہین اور اوسکے لکہنے کی دو صورت ہین اسواسطے دونون صورتکا ایک ایک اظہار لکہا جاتا ہے کچہری منصفی شہر مین فلان منصف کے سامنے یا اجلاس مین ۲۴ — اپریل سنہ ۱۸۴۵ع کو میر بلاقی گواہ مقبولہ مدعی نے حاضر ہوکر حلف معینہ ایکٹ پانچ سنہ ۱۸۴۰ع کے روسے بیان کیا کہ نام میرا بلاقی بیٹا حسینی کا رہنے والا محلہ پھوٹی متعلقہ آگرہ قوم سید پیشہ ہون عمر میری تخمیناً چالیس برس کی ہو گی پیشہ نوکری

سوال	جواب
سوال ان مقدمہ کے فریقین کو جانتے ہو	جواب جانتا ہون لالہ بیجناتہ مدعی مہاجن اور امین الدین خان مدعا علیہ شہر کے رئیس ہین
سوال مدعی نے تمکو اس معاملہ کا گواہ قرار دیا ہے اسواسطے پوچہا جاتا ہے کہ جو کچہہ جانتے ہو اوسکو بیان کرو	جواب مدعا علیہ نے اپنے بہائی کی شادی کیواسطے مدعی سے دو سو روپیے قرض لیکر مدعی کے نام تمسک لکہدیا اوسپر گواہی مجہہ گواہ کی بہی ہے
سوال تمسک کیسے کاغذ پر اور کہان لکہا گیا اور کسنے لکہا اور تمنے گواہی اپنے ہاتہہ سے لکہدی تہی یا کسی سے لکہوادی تہی	جواب تمسک بہی سے اشٹام کے کاغذ پر مدعیکی دوکان مین لالہ رتن چند متصدی نے لکہا تہا اور مدعا علیہ کے کہنے سے مینے گواہی اپنی اپنے ہاتہہ سے لکہدی تہی
سوال روپیا تمسک کا سب یا کسیقدر تمہارے سامنے مدعا علیہ نے پایا تہا	جواب مدعی نے میرے سامنے دو سو روپیے نقد شمار کرکے مدعا علیہ کو دیئے اور مدعا علیہ نے دو دو روپیے شمار کرکے رومال مین باندہ کر اپنی کمر مین رکہہ لیئے +

مدّعا علیہ کا سوال تم اوسوقت مدّعی کے دوکان پر کیون گیئے تہے	جواب مین نوکر دیوان منالعل کا ہون دیوان جی نے قسط کا رقعہ بہہ میرے ہاتہہ بہیجا تہا اوسیوقت یہہ معاملہ ہوا
سوال تمسک پہچان سکتے ہو	جواب دیکہون تو پہچان سکتا ہون چنانچہ تمسک دیکہہ کر ظاہر کیا کہ یہی تمسک ہے اور اپنی گواہی کو بتایا کہ یہہ میرے گواہی ہے

العبد
میر بلاقی گواہ

العبد
ہیرالعل وکیل مدّعی

العبد
میر امید علی وکیل مدّعا علیہ

حکم ہوا کہ اظہار شامل مثل کیا جاے اور گواہ رخصت ہو ۲۴ - اپریل ۱۸۴۵ع

دوسرے طرز کا اظہار ۲۴ - اپریل ۱۸۴۵ع کو ملا امامی گواہ مقبولہ مدّعا علیہ سے موافق مراد ایکٹ پانچ ۱۸۴۰ع کے حلف کی روسے پوچہا گیا کہ تمہارا نام اور تمہارے باپکا کیا اور تمہاری عمر کسقدر ہے اور کہان رہتے ہو اور کون قوم ہو اور پیشہ تمہارا کیا ہے جواب دیا کہ نام میرا ملا امامی باپکا شیخ الہی بخش عمر چھبیس برس کشمیری محلہ مین رہتا ہون قوم کا شیخ پیشہ معلمی کے نوکری سوال اس مقدمہ کے فریقین کو جانتے ہو جواب جانتا ہون سوال اس معاملہ سے کیا واقف ہو جواب اسقدر واقف ہون کہ مدّعا علیہ نے پانچ چار مرتبہ لکہنو سے ہنڈوی اپنے گہر کے خرچ کے واسطے خط کے ساتہہ بہیجے تہے اوسمین بیس بیس روپئے مدّعی کیواسطے بہی لکہا تہا چنانچہ وہ روپیا مدّعی کے پاس بہیجدیا جاتا تہا سوال تم کیون کر اس حال سے واقف ہوئے جواب مین گواہ مدعا علیہ کے لڑکونکو پڑہاتا تہا اور ہنڈویکا روپیا مین وصول کر کے مدّعا علیہ کے گہر مین پہونچا دیتا تہا اوسمین بیس روپئے قادر بخش خان کے ہاتہہ کہ مدّعا علیہ کے بہائی ہوتے ہین مدّعی کے پاس بہیجدیئے جاتے تہے اور مین کچہہ نہین جانتا +

العبد
ملا امامی

العبد
ہیرالعل وکیل مدّعی

العبد
میر امید علی وکیل مدّعا علیہ

تجویز بعد طیار ہونے ان سب کاغذون کے حاکم جو حکم دیتا ہے اوسکو تجویز کہتے ہین اور

سیہ تجویز ایک روبکار مین لکھی جاتی ہے ✦ **مثال اوسکی**

روبکاری کچہری منصفی شہر فلان حاکم کے اجلاس مین واقع پانچوین جون سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

بیجناتھ		مدعی ہیرالعل وکیل
	بنام	
امین الدینخان		مدعاعلیہ میر امید علی وکیل

دعوی دلاپانے دوسو اکیاون روپئے دس آنے تین پائی

اصل معہ سود بموجب تمسک مرقومہ ۱۴- نومبر سنہ ۱۸۴۲ع

آج مقدمہ وکلائی طرفین کے مقابلہ مین روبکار ہوا سب کاغذات اول سے آخر تک پڑہی گئی میری دانست مین تمسک منشاء دعوی کہ مدعاعلیہ کو بہی اوسکی تحریر سے انکار نہین ہے اور وصول ہونا کل زر مندرجہ تمسک مدعاعلیہ کو مدعی کے گواہون کے بیان سے بخوبی ثابت اور مدعاعلیہ جو وصول ہونا صرف سو روپئے نقد اور جنس کا اقرار اور وصول نہ ہونے سو روپئے باقی کے نسبت عذر کرتا ہے سیہ بیان اوسکا موافق اطمینان عدالت کے ثبوت کو نہ پہونچا کسواسطے کہ مرزا امیر بیگ اور شیخ ولی اللہ مدعاعلیہ کے گواہ اسبابین سیہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم مدعاعلیہ کے دروازی پر شادی کے سبب سے موجود تہے مدعاعلیہ باہر سے آیا اور ہمارے روبرو سو روپئے اپنے گہر مین بہیجدیے اور کہلا بہیجا کہ مہاجن نے دو سو روپئے کا تمسک لکہاکر سو روپئے اسوقت دیئے ہین اور سو روپئے کے واسطے وعدہ چند روز کا کیا ہے سو سیہ بیان اونکا خود مدعاعلیہ کے جوابدعوی کے برخلاف ہے کیونکہ جوابدعوی مین صاف وصول ہونا صرف چالیس روپئے نقد اور باقی کپڑا اور غلہ اور دیگر اسباب کا بیان کرتا ہے اور نسبی لعل مہاجن کا اظہار سیہ ہے کہ مدعاعلیہ نے وصول نہ ہونا بقیہ زر تمسک کا ہم سے ظاہر کرکے سو روپئے ہماری دوکان سے قرض لیئے تہے پس حالتین کوئی گواہ مدعاعلیہ کا سیہ بیان نہین کرتا کہ ہمارے سامہنے مدعی نے سو روپئے دیکر باقی کے واسطے وعدہ کیا تہا تو بیان اونکا تمسک کے باقی روپئے وصول نہ ہونے کے ثبوت کے لیئے کافی نہین ہے باقی رہا پہونچنا سو روپئے کا بدفعات مدعی کے پاس جسکے ثبوت کیواسطے مدعاعلیہ نے ملا امامی اور قادربخش خانکا اظہار لکہایا سو ملا امامی کا سیہ بیان نہین ہے کہ میرے روبرو مدعیکو روپیا دیا گیا بلکہ صرف روپیہ کا آنا لکہنؤ سے اور بہیجا جانا مدعی کے پاس قادربخش خان کے ہاتہہ ظاہر کرتا ہے اور قادربخش خان جو لیجانا روپئے کا مدعیکی پاس بیان

کرتا ہے اول تو ایک گواہ کی گواہی کافی نہین دوسرے وہ لاعلمی اپنی تمسک سے ظاہر کرکے یون لکھاتا
ہے کہ تمسک سے مجھے خبر نہ تھی جو ہوتی تو رسید مدعی سے لکھا لیتا پھر ایسے گواہ مفرد کا قول زبانی
کیونکر قابل اعتبار کے ہو سکتا ہے اس صورت مین دعوی مدعی کا واجب متصور ہوکر حکم ہوا کہ مدعی کے
حق مین ڈگری ہو مدعی نالش کے تاریخ سے فیصلہ تک اصل پر اور فیصلہ کے تاریخ سے زر ڈگری پر سود
اور خرچہ معہ سود کے روپے سینکڑہ کے حساب سے وصول کے دن تک دلایا وے فقط **فیصلہ** بعد اس
تجویز کے عرض دعوی سے لیکر آخر تجویز تک سب حال مقدمے کا جسمین لکھا جاتا ہے اوسکو فیصلہ
اور ڈگری کہتے ہین اوسکی نقل عدالت کے مہر اور حاکم اور سررشتہ دار کے دستخط سے مدعی یا مدعاعلیہ
جو چاہے سو لے سکتا ہے اور طور اوسکے لکھنے کا اگر تھوڑا سا غور کیجی تو بہت آسان ہے یعنے روبکاری کی
جگہہ فیصلہ کا لفظ لکھہ کر عرضی دعوے سے تجویز تک جو کاغذ داخل ہوئے اور جتنے حکم ہوئے ہون
سب کا خلاصہ لکھہ کر آخر مین تجویز اور حکم کے نقل لکھدے بس اوسی کا نام فیصلہ ہے مثال اوسکی
بہت طول ہوتی اس سبب سے نہ لکھی گئی **واضح ہو** کہ اسی مقدمہ مین اگر دعوی کی تعداد اسیقدر رکھین
جسقدر لکھی گئی تو یہہ مقدمہ قوانین حال کے موافق منصف کے تجویز کے قابل ہے اور اگر دو سے
زیادہ کرکے ہزار تک رکھین تو صدر امینی کے لایق اور ہزار سے بڑہ کے جہان تک بڑہا دین صدر امین اعلی
کے قابل ہو جائیگا چوتھی **فصل بعضی فایدون کے بیانمین** فایدہ فیصلہ کے بعد جو مدعاعلیہ
مدعابہا مدعی کو نہ دے تو مدعی درخواست اوسکے دلاپانے کی گذرانتا ہے اوسکو درخواست اجراے
ڈگری کی کہتے ہین اور مدعی وہ ڈگری جاری کراکے اپنے حق کو پہونچتا ہے اوسکو ڈگریدار کہتے ہین +
فایدہ مدعی جو عدالت سے جیتی تو اوسکے دعویکو ڈگری ہونا اور ہار جائے تو ڈسمس ہونا کہتے اور لکھتے
ہین اور اگر نہ ہارے نہ جیتی بلکہ نالش اوسکی اون قاعدون کے جو سرکار کے قانونمین مقرر کئے گئے
ہین برخلاف ہوکر قابل سننے کے نہ ٹھہرے اور اوسکو پھر نالش کرنیکا اختیار دیا جاے تو اوسکو نانسٹ
لکھتے ہین اور اپیل کے مقدمامین اگر ضلع کا فیصلہ بحال رہے تو یون لکھتے ہین کہ اپیل اپیلانٹ کے ڈسمس
اور صدر امین اعلی یا صاحب جج کا فیصلہ بحال ہوا اور اگر فیصلہ ضلع کا منسوخ ہو تو اپیل ڈگری اور
فیصلہ منسوخ لکھا جاتا ہے اب محکمہ صدر دیوانی مین ضلع کا فیصلہ منسوخ کرنیکی دو صورتین ہین یا
اگر تجویز کی رو سے منسوخ کرکے دعویکو ڈگری یا ڈسمس کیا چاہین تو جب تک سب حاکم اجلاس کامل مین

اتفاق یا غلبہ رائے سے حکم مذین تب تک ضلع کا فیصلہ منسوخ نہین ہوسکتا اور یہی حال اپیل خاص کا ہے اگر منظور ہوکر داخل ہوچکی ہو اور جو درخواست پہلی ہے نامنظور ہوجاے تو صرف حکم نامنظوری کا لکھنا چاہیئے اور اگر ضلع کے تجویز مین کوئی نقص ایسا پایا جائیگا کہ رفع ہونا اوسکا وہین سے ممکن ہے تو وہ فیصلہ ناقص اور ناتمام متصور اور ایکہی حاکم کے اجلاس سے منسوخ ہوکر تجویز ثانی کے واسطے واپس بھیجا جاسکتا ہے اور کبھی ایک حاکم اوسی نقص کے بابمین مقدمہ اتفاق راے کے لیئے دوسرے حاکم کے اجلاس مین سپرد کرتے ہین اوس صورت مین اگر دوسرا حاکم اتفاق کرے تو وہ دونو حاکم کی راے سے ضلع کا فیصلہ ناقص ہوکے مقدمہ دوبارہ تجویز کے واسطے بھیجا جاتا ہے اگر اختلاف ہو تو تیسرے حاکم کے اجلاس مین سپرد ہوتا ہے پھر وہ جاہی جس سے اتفاق کرے پھر جو حکم کہ دونوں حاکمون کے غلبہ آرا سے صادر ہو وہی نافذ ہوگا اب یہان ہرایک کی ایک ایک مثال لکھی جاتی ہے

اپیل عام کی روبکاری کے مثال

روبکار بعدالت دیوانی صدر مقام اگرہ فلان حاکم کے اجلاس مین واقع ۲۴- اگست سنہ ۱۸۴۸ع مطابق

شیوچرن مدعی — اپیلانٹ

بہاریلعل مدعا علیہ — رسپانڈنٹ

مولوی محمد انعام اللہ اپیلانٹ کے وکیل اور مولوی محمد شفیع اور مولوی غلام جیلانی رسپانڈنٹ کے وکیل حاضر ہوئے یہہ مقدمہ آج ہمارے اجلاسمین پیش ہوا ضلع کے کاغذات موجبات اپیل اور جواب موجبات اور فیصلہ صدر امین اعلی پڑھے گیئے معلوم ہوا کہ مدعی اپیلانٹ نے واسطے دخلیابی نصفے موضع شیوراجپور جمعی دو ہزار روپئے سالانہ اور دلاپانے نو ہزار پانسو بارہ روپئے سوا گیارہ آنے واصلات کے سب گیارہ ہزار پانسو بارہ روپئے سوا گیارہ آنے کے مقدار پر مدعا علیہ رسپانڈنٹ کے نام اس خلاصہ بیان سے نالش کی کہ متعلقہ مدعا بہا پیدا کیا ہوا سکہہ نندن پٹواری مورث فریقین کا ہے اوسنے اس موضع کو سنہ ۱۸۱۹ع مین اصل زمینداروں سے خرید کیا جو مین مدعی اوسوقت نابالغ تہا مدعا علیہ بڑا بیٹا بالغ اور ہوشیار تہا اسواسطے بیعنامہ اوسکے نام لکھا گیا بعد اوسکے فوت کے ہم فریقین اوسپر قابض اور دخیل رہے اور مین مدعی حد بلوغ کو پہونچکر نفع اور نقصان ہر سال کا نصفے کے حساب سے سمجھہ لیتا تہا اب تین برس ہوئے کہ مدعا علیہ نے مجھے بیدخل کر دیا اس لیئے نالشی ہوں اور مدعا علیہ نے یہہ جواب دیا کہ موضع متنازعہ

زر خرید خاص محمد مدعا علیہ کا ہے اور روز خرید سے آجتک بلا شرکت اوسپر قابض ہون مدعی کبھی ایک بسوہ پر بھی قابض نہین رہا اسصورتمین دعوا اوسکا حد سماعت سے خارج ہے اور عرصہ سات برس کا ہوا کہ فیمابین مدعی اور محمد مدعا علیہ کے حویلیات اور دیہات وغیرہ متروکہ پدری کی تقسیم ہوکر تقسیم نامہ اوسکا طرفین کے دستخط اور گواہون کی گواہی سے لکھا گیا میرے پاس موجود ہے اگر یہہ علاقہ میرا مکسوبہ خاص نہوتا تو متروکہ پدری کی تقسیم کیوقت تقسیم نامہ مین لکھا جاتا اور بدون اوسکے مدعی تقسیم نامہ پر اپنے دستخط نکرتا صدر امین اعلے ضلع غازیپور نے اس وجہہ سے کہ مدعی کوئی دلیل یا دستاویز ایسی کہ اوس سے موضع متنازعہ زر خرید خاص سکھہ نندن فریقین کے باپ کا ثابت ہوا اوسکے قبض اور دخل کے واسطے دلیل کافی ہو پیش نہین کرتا مدعی کا دعوا ڈسمس کیا کہ مدعی اپیلانٹ اوس سے ناراض ہے ہمارے نزدیک علاوہ وجوہات مجوزہ صدر امین اعلے کے مدعا علیہ کی بڑی دلیل تقسیم نامہ ہے کہ اوسمین کہین ذکر اس موضع کا پایا نہین جاتا ظاہر ہے کہ اگر موضع متنازعہ فریقین کے باپ کا زر خرید ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ مدعی اور دیہات کی تقسیم پر راضی ہوکر اس موضع کو چھوڑ دیتا اور تقسیم نامہ پر دستخط کرتا اسصورتمین فیصلہ صدر امین اعلی کا مشعر ڈسمس کرنے دعوی مدعی کے مناسب اور اوسپر عذرات مدعی اپیلانٹ کے غیر واجب متصور ہوکر حکم ہوا کہ اپیل اپیلانٹ ڈسمس اور فیصلہ صدر امین اعلی ضلع غازیپور واقع پچیسوین مارچ ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ع بحال اور برقرار رہے اور خرچہ اوسکے ذمہ عاید ہو فقط جاننا چاہیئے کہ جس مقدمے مین ضلع کا فیصلہ تجویز کی رو سے اجلاس کامل سے منسوخ ہو جائے تو اوسکی روبکاری بھی بعینہ اوسطرح لکھی جاتی ہے جسطرح کی روبکاری اوپر لکھی گئی لیکن فرق اسیقدر ہے کہ روبکاری کے عنوان مین وہان ایک ہی حاکم کا نام لکھا جاتا ہے یہان سب حکام کا نام لکھا جاتا ہے اور وہان اپیل ڈسمس اور ضلع کا فیصلہ بحال لکھا جاتا ہے یہان اپیل ڈگری ضلع کا فیصلہ منسوخ لکھتے ہین فایدہ عدالت کے تحریر جو اردو مین ہوتی ہے اوسکا لہجہ تو یہی ہے جیسا مثالونمین لکھا گیا لیکن حال مین جب سے حکام کی راے انگریزی مین لکھی جاتی ہے اور ترجمہ اوسکا اردو مین ہوتا ہے البتہ ربط اور ضبط اردو کا بخوبی نہین ہوسکتا لیکن اگر لکھنے والا ہوشیار ہو اور ترجمہ حاصل مطلب انگریزی کا سمجھکے کرے تو عبارت مطلب خیز ہوتے ہے ✦ مثال اوسکی

بابو سیوا سنگہ وغیرہ	اپیلانٹ
گنگا رام وغیرہ	رسپانڈنٹ

حال اس مقدمہ کا یہہ ہے کہ ۱۸۲۸ء مین وقت بند وبست کے یہہ بات کیفیت مین اس موضع کے نسبت لکھی گئی ہتی کہ یہہ موضع کم تردد ہے اور نواز سنگہ اور سیوا سنگہ زمیندار ہین اور یہہ بھی لکھا ہتا اس موضع مین کچہہ حقیت برت نہین ہے لیکن قطعہ معافی تعدادی سو بیگہ اس موضع مین ہے اور بند وبست کل اراضیات موضع کا ترددی اور قابل تردد کے باستثنا قطعہ اراضی مذکور سیوا سنگہ اور اوسکے شرکا کے ساتہہ بجہم رسید عمل مین آیا وہ بند وبست تا بند وبست حال برقرار رہا بعد اسکے کل موضع کا بند وبست مدعا علیہون کے ساتہہ بہ حقیت برت کے قرار پایا ۱۸۲۸ء مین مدعا علیہون نے دعوا زمینداری اور مالگذاری کا پیش کر کے بیع معافیدارون کیطرف سے اور اقرار نواز سنگہ اور سیوا سنگہ نسبت بہ برت اور بیع حقیت زمینداری مدعیان بہ بدل ما مع ۵ کو بنای دعوی قرار دیئے ہتی اور بعد تحقیقات سرسری کلکٹری مین بیع ہونا حقیت زمیندار کا ثابت نہ ہوا اور مدعا علیہم کو واسطے ثبوت اپنی حقیت کے نالش نمبری کی ہدایت ہوئی فقط صدر امین نے مدعیون کے حق مین ڈگری کی اور صدر الصدور نے اس تمہید سے کہ ہرگاہ مدعیون نے اپنا قبضہ بارہ برس کے اندر بطور خام تحصیل ثابت نکیا تو بنظر قانون تمادی ایام کے اونکا دعوا لایق سماعت کے نہین ہے اوس فیصلہ کو منسوخ کیا اپیلانٹ بغرض تنقیح اس امر کے منظور ہوئی ہتی کہ آیا صدر الصدور کو یہہ بات چاہئیے ہتی یا نہین کہ صدر امین کے وجہہ کو تردید کرتا اور یہہ کہ دعوا تمادی ایام کی دلیل سے ممنوع السماعت ہے یا نہین واضح ہو کہ ۱۸۲۸ء مین مدعا علیہم کو ہدایت نالش نمبری کی واسطے ثبوت اسبات کے ہوئے ہتی کہ وہ مستحق اسبات کے ہین کہ اونکے ساتہہ بند وبست عمل مین آوے اور حقیت کامل بلا نقص سیوا سنگہ اور اوسکے شرکا کے نسبت کل اراضی واقع موضع مذکور باستثنای اراضیات معافی مذکور قرار پاکے بند وبست اونکے سات بلا برت عمل مین آیا تہا پس امر تجویز طلب اس مقدمے مین وہ امر نہین ہے جسکی تجویز ہوئی ہے اور نہ دعوا اسمقدمے مین بدلیل تمادی ایام کے ممنوع السماعت ہے بلکہ مقدمے کے تجویز اسبات پر منحصر ہے کہ آیا مدعا علیہم مستحق ہین یا نہین کہ وے حقیت برت پر قابض اور دخیل رہین اور اگر مدعا علیہم اسباتکو ثابت کر سکین کہ وے بہ حقیت برت بارہ برس سے زیادہ قابض ہین تب البتہ اس دعوی کے سماعت تمادی ایام کے رو سے ممنوع ہوگی اور اگر یہہ بات ثابت ہو تو صدر الصدور کو لازم ہوگا کہ وہ حقیت کی کماحقہ تحقیقات کرے اسبات کے نسبت اپنی تجویز لکہے کہ بنظر حالات بند وبست حال کے مدعیان اسبات کے مستحق ہین یا نہین کہ وے مدعا علیہم کو برت سے بیدخل کرین پس بہ سبب نقص فیصلہ

صدر الصدور فیصلہ مذکور لایق تنسیخ اور مقدمہ لایق واپسی ہے فقط حاصل یہہ کہ اصل اردو کا روزمرہ
جسکا نام اردو ہے اس ترجمہ مین بھی نہین ہے لیکن ترجمہ اگر اتنا بھی لکھا جاے تو بہت غنیمت ہے بعضے ضلعون
کے ترجمے تو ایسے دیکھنے مین آتے ہین کہ اردو سے کوسون دور بلکہ اسقدر غیر مربوط ہوتے ہین کہ مطلب سمجھنا
دشوار ہوتا ہے جیساکہ اِس مثال سے واضح ہوگا ضلع کی روبکاری کا انتخاب اینجانب کی راے صدر امین
کے راے کے ساتھہ متفق ہے دو امر بابت ایک یہہ کہ چودہ گانون مذکور ملکیت موروثی ہین دوسرا
یہہ کہ ثالثی متذکرہ مدعیان فی الحقیقت واقع ہوا اور مدعیون کے حق مدعے ثالثون نے کیا تجویز کیا
کیا خوب روشن نہین ہوتا مگر مدعیون بیان کرتے ہین کہ جتنا اپنا حق حقوق تھا اتنا ہمنے پایا اور
حق حقوق مذکور رجسٹری بھی ہوا اور بیتھرا اور کشن پور مین ایسا ہی نہ ہوا اور جو حال اونہون نے
پیش کیا سو اتنا ہی کہ موروثی حق کی رو سے اونہون کے باپ دادا جب ہوتا اِلّا اونہون کے حال واقعی
کا بنیاد حق موروثی نہین ہے لیکن حق مجوزہ ثالثون ہی چنانچہ اونکو چاہیے کہ بیان کرین کہ اون
سب گانونمین اونہونکا کیا حق ہے کہ اوسپر قابض ہین اور اگر بعد تحقیقات واضح ہو کہ اون گانونمین
حق مجوزہ ثالثان اور حق موروثی موافق ہے تب فی الحقیقت حال دعوی اوس موافقت سے تقویت پاویگا
مگر عجیب بات ہے کہ اون سب گانونکی نسبت اونہون نے رجسٹری پایا اور بیتھرا اور کشن پور کی نسبت نپایا بلکہ اوسکا
کچھہ وجہہ مفصل مثل مین نہین اور واضح ہے کہ فی الحقیقت بیتھرا مین اونکی کچھہ زمین ہے زیراکہ بندوبست کے منتخب
خسرہ سے اونہونکا نام پایا جاتا ہے لیکن اوس زمین کی تعداد اس زمین کے دعوی کے تعداد سے بہت مختلف
اور جو بیتھرا اور کشن پور کے ثالثون کی تجویز مدعے گواہون پیش ہوئے ہین سو اونکی نسبت اشتباہ گذرتا ہے
زیراکہ روپ لعل اور بدہم سنگہ نے اپنے تئین منجملہ ثالثون کے بیان لکھوایا ہے اِلّا نوین جنوری سنہ ۴۸ لہ کے سوال
مین جسمین ثالثون کی تفصیل ہے اونکے نام درج نہین اور باقی دو گواہ جو اونکے گذارش تصدیق کرنے
مین اس قرینہ سے قابل اشتباہ ہین اور جو سرسری ڈگری ہوئی ہے وہ بھی مثل مین شامل نہین باوجودیکہ
اپنی بیدخلی اوسی پر مدعیون منتہی کرتے ہین سو اینجانب کے راے مین یہہ تحقیقات ناقص اور غیر مکمل اور مقدمہ
واپسی کے لایق متصور فقط انصاف یہہ کہ معاملات کے تحریر مین اردو صدر دیوانی مقام اگرہ کے بہت درست
اور صاف ہے سواے اس رابطہ اور ضبط کا سبب اور منشا یہہ ہے کہ صاحب والا شان سرمنشاے اکابر و اعیان دریاے جود
واحسان مرکز دایرہ عدالت و کرم مصدر فیض و ہمت غربانواز غربا پرور رتبہ شناس اہل ہنر قدردان علم و جوہر

حاکم جلیل القدر جناب جارج فردرک ادمنسٹن صاحب بہادر دام اقبالہ ہر ترجمہ کو آپ توجہ تمام سے
ملاحظہ فرماتے ہین اور جہان کہین سقم یا کوئی لفظ غلط ہوتا ہے اوسکو آپ اپنی قلم بلاغت رقم سے بنا دیتے
ہین یہی سبب ہے کہ اس عدالت کے کسی کاغذ مین غلطی کا نام بہی رہنے نہین پاتا ہے اور ہر ایک ترجمہ عیوب لفظی
اور معنوی سے پاک اور مبرا ہے لیکن عدالت صدر کلکتہ کے بعضے روبکاری جو دیکھنے مین آئی البتہ اوسمین
بنگالی زبانکا میل بہت پایا گیا جیسے ہماریونکی رای مین جو وہان لکہتی ہین یہان ہم حکام یا ہم حاکمون یا
ہماری راے مین لکہینگے اور یہہ فقرہ حکم اجراے اشتہار تقرر وکیل دوسرا جگہہ مین وکیل متوفی کے نام مین
اپیلانٹیان بتوسط عدالت ممدوحہ کے نفاذ پایا جناکی تحریر ہے یہان کے لکہنے والے اس مطلب کو یون
لکہتے ہین اپیلانٹونکی نام اشتہار جاری کرنے کا حکم واسطے مقرر کرنے دوسرے وکیل کے وکیل متوفی کے جگہہ
عدالت صدر آگرہ مین بہیجا گیا اور اس عبارت کا بہی وہی حال ہے **صدر کلکتہ کی روبکاریکا**
انتخاب وہ سند جسکے ذریعہ سے مدعیان رسپانڈنٹیان کو جاگیر حاصل ہوا باوجود عمل آنے تلاش اور
تفحص اوسکی پایا نگیا ہماری دانست مین مدعیان رسپانڈنٹیان کے حق ہے بصورت جاگیردار کے کہ مستحق
ہین طلب کرنا وہی قدر مالگذاری زمینداران سے کہ جو قدر سرکار بہادر کے خزانہ مین ادا کر سکتا لیکن نسبت
دست اندازی زمین کے استحقاق اور اقتدار نہین رکہتے ہین دوسرا بابت واسطے تجویز کے یہہ ہے کہ مدعا علیہم
اپیلانٹان کیا حق ہے راے ہمار النسبت بخوبی ثابت رہنے حق زمینداری اپیلانٹان مدعا علیہم کے ساتہہ راے
حاکم ممدوح کے موافق ہے اور دست آویز پٹہ مقرری جعل اور جو سب دست آویز اوسکی تائید مین پیش کیا
گیا ناجایز اسمین راے ہمارا حاکم ممدوح کی راے سے برخلاف ہے کاغذات اس مقدمہ کا پانچوان حاکم کی نشست
مین پیش ہونیکا واسطے بذریعہ چٹہی صاحب رجسٹر اس عدالت کے عدالت دیوانی صدر مقام آگرہ کے
بہیجی جاے فقط **فاین** عدالت کے کاغذون کے تحریر عرضی دعوی وغیرہ ہو یا روبکاری ایسی صاف
اور سہل چاہیئے کہ خاص اور عام کی سمجہہ مین آوے اور اسیواسطے اردو کی تحریر جاری ہوئی اس صورتمین
لکہنے والے پر احتیاط اسکی واجب ہے اور یہہ بڑا عیب ہے کہ عدالت کے کاغذات مین عبارت مشکل اور رنگین
اور لغت غیر مشہور لکہی جاے جیسی بعضی لوگ اپنی قابلیت دکہانے کو لکہتے ہین حضور کی عدالت کا آوازہ
آویزہ گوش عالم و عالمیان ہے اور جناب عالی کے لغت پژوہی کے شہرت قاف سے قاف تک پہونچی۔
صداقت بیانی میری اظہر من الشمس اور کذابت طرفشانی کی ابین من الامس جب ایسی تحریر سے نہ اپنا کچہہ

فایده نه حکام راضی ہوتے ہین تو محض بیفایده ہے **فایدہ** بعضی لوگون نے جو دیکھا که نالش کرنیوالا اگر مرد ہوتا ہے تو اوسکو مدعی اور جو عورت ہوتی ہے تو اوسکو مدعیہ اور جسپر نالش ہوتی ہے مرد ہو تو مدعا علیہ اور عورت کو مدعا علیہا لکھتے ہین اسی قیاس سے اپیل کرنیوالا جو مرد ہو تو اوسکو اپیلانٹ اور عورتکو اپیلانٹیہ اور طرفثانی جو مرد ہو تو اوسکو رسپانڈنٹ اور عورت کو رسپانڈنٹیہ لکھتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ یہ انگریزی الفاظ ہین اسمین عربی کے قاعدے کے موافق علامت تانیث کی بڑھانا نہ چاہیے اور انگریزی مین مرد اور عورت کے واسطے کوئی علامت خاص مقرر نہین ہے **فایدہ** یارون نے ایک لفظ اور بھی اپنے ایجاد سے گڑہا ہے یعنی شئ مدعا بہا جو اکثر خواص کو لکھتے دیکھا تو اوسکی جگہہ شئے متدعویہ لکھنے لگی اور ایک لفظ اور بھی اسیطرح تراشا ہے کہ اچھے لکھنے والے کو جو کہین عندالتحقیقات اور واحد الطرفین لکھتے دیکھا یا کسی سے سن پایا تو آپ اوسکی جا بین عندالدہشتی اور واحد الپنج اور واحد الرسپانڈنٹ اور واحد الاپیلانٹان لکھنے لگے اور روبکاری اجلاسی حاکم کو روبکاری محلوسی اور مثل اسکے اکثر الفاظ اپنی طبیعت سے تراش تراش اور بنا بنا کر لکھا کرتے ہین ہرچند کہ بعضی حکام کو ان باتون سے کچھہ کام نہین ہے صرف اپنی تجویز اور احکام کا مطلب دریافت اور ملاحظہ فرما لیتے ہین لیکن آپسکے لوگونمین جو قاعدون سے آگاہ ہین اسطرح کی تحریر پر بہت ہنسی اور لکھنے والے کے سخت رسوائی ہوتی ہے

پانچوان باب اردو کے بعضے قاعدون اور ضروری فایدون کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ جو بات زبان سے نکلے اوسکی کچھہ معنی ہون یا نہ ہون اوسکو لفظ کہتے ہین پس اگر اوس لفظ کے واسطے کوئی معنی خاص قرار دیئے گئے ہون تو اوسکو کلمہ کہتے ہین جیسے دیز اور زید دو لفظ ہین مگر زید کلمہ ہے اور دیز بےمعنی کلمہ نہین ہے اور کلمہ تین حال سے خالی نہین یا تو معنی خاص اوسکے ایسے ہون کہ سننے والا مطلب اوسکا بدون ملانے دوسرے کلمہ کے سمجھہ نہ سکے تو اوسکو حرف کہتے ہین یا معنی خاص اوسکے ایسے ہون کہ اوسکے سمجھنے کیواسطے دوسرے کلمہ کی ملائی کی حاجت نہ ہو اور اوس سے کسی زمانہ کا تعلق نہ سمجھا جائے تو وہ اسم ہے اور زمانہ سمجھا جائے تو فعل ہے اور لفظ کے واسطے جو زبان سے نکلنے کی قید لگائی گئی فایدہ اوسکا یہہ ہے کہ جب تک بات زبان سے نہ نکلی اگرچہ مطلب اشارے اور علامت سے دریافت بھی ہو سکے تو اوس اشارے اور علامت کو لفظ نہ کہینگے جیسے سوداگرونمین مال کی قیمت فیصل کرنیکے واسطے رسم مقرر ہے کہ کپڑے کی اندر ہاتھہ سے ہاتھہ ملاکر انگلیون سے کمی بیشی قیمت کی طے کرتے ہین ہرچند کہ اسمین مطلب اوسکا

سمجھہ لیتے ہین لیکن لفظ اوسکو نہین کہہ سکتے یا مثلاً راستے مین کوس کوس اور آدہ آدہ کوس پر ایک ایک
مینار قایم کر دیا جاتا ہے اگرچہ اوس سے کوسونکا تو حال معلوم ہوتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ صرف اِس
دریافت ہونے سے مینار کو لفظ یا کلمہ کہیئے تو نہین ہو سکتا اور یہی حال ہے نقوش کا یعنے رقم اور
ہندسہ جیسے عـه عـه لے للعہ صر اور ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ اور ایسی ہی ا ب ت ث ج ح خ
ہی تک کہ ترکیب اور الفاظ بنانیکے واسطے موضوع ہین سب نقوش ہین لفظ وہ بہی نہین ٹھہرسکتے اور اِس
سبب سے کہ کلمہ تعریف مین بہی داخل نہین ہے حرف اور اسم بہی اونہین نہین کہہ سکتی لیکن اگر اسطرح
کہا جائے کہ الف ایک سیدہی لکیکا نام ہے اور بی ایک بینڈی خط کو کہتے ہین جسکے نیچے ایک نقطہ ہوتا ہے
تو یہہ صورت دوسری ہی اور اسصورتمین یہہ الف جو سیدہی لکیر کا نام رکہا گیا البتہ کلمہ ہے اور اسم کی تعریف
اوسپر صادق آتی ہے **سوال** اِس بیان سے ایسا معلوم ہوا کہ اون حرف کے سوا جو کوئی کلمہ کہا جائے
وہ سب ہی نقوش ہین اسصورتمین چاہیئے کہ ہر بات کی صورت تحریریکو سمجہکر لفظ اور کلمہ اوسکو نہین
خصوصیت انہین حروف کی کیا ہے **جواب** فی الحقیقت سب نقوش ہین تحریر کے اعتبار سے اور کلمہ
ہین تلفظ اور معنی کے اعتبار سے اور خصوصیت حروف ہجی کے بیان کی اِس مقام پر یہہ ہے کہ وہ حروف
کہلاتے ہین لیکن اس حرف کے لفظ سے وہ حرف مراد نہین ہے جو داخل تعریف ہے اور کلمہ کیواسطے
معنی خاص کی قید اسواسطے ہے کہ بعضی الفاظ ایسے ہین کہ حقیقت مین لفظی معنی اونکے کچہہ نہین ہین
لیکن جو ایک معنی فرضی اونکے لیئے ٹہرائی گئی ہین تو کلمہ اونکو کہتے ہین چنانچہ ہندوستان مین بعضی الفاظ
جانوروںکے آواز دینے کیواسطے یا اونکی بولیون کی نقل کرنیکے واسطے مقرر ہین جیسے **تو تو** کتے
کے واسطے اور **دہت دہت** اور **بری بری** ہاتی کے واسطے اور **غٹ غوں**
کبوتر کے آواز اور **ککڑوں کوں** مرغ کے بولی اور **کایں کایں** کوئی کی آواز اور **ٹین ٹین**
طوطی کی آواز اور **ہیچوں** یا **ششینوں** گدہی کی بولی اور **میوں**
میوں بلی کی بولی اور **مین** بکری کی نقل ٹھرائی ہے تو اون کو کلمہ سمجہنا چاہیئے کیون کہ تلفظ کیوقت
اون سے ایک معنی خاص مراد ہوتے ہین فی الجملہ حرف جو اپنی معنی سمجہانے مین دوسرے لفظ کا محتاج ہے
ایک **سی** ہی ابتدا کے واسطے جیسا تک اور تلک ہی انتہا کے لیئے جیسے کہتے ہین دالان سے
صحن تک اور گھر سے بازار تک اور زمین سے آسمان تلک اور کبہی **سی** اکیلا بدون تک کے

ابتدا کی معنی مین استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ صبح سے پیاسا ہون اور کل سے نہ آونگا اور آج سے
دو اکر دونگا اور کبھی ساتھہ کے معنی مین استعمال کرتے ہین مثلاً ہم سے بحث کرتا ہے تم سے لڑتا ہے
اور کبھی تجاوز اور تفاوت کے واسطے لاتے ہین جیسے آپ مجھہ سے بڑے ہین یہہ ہمسے چھوٹا ہے
اور کبھی انفصال کیواسطے مثلاً زید یہان سے اوٹھہ گیا چیز ہاتھہ سے گر پڑی چڑیا درخت سے اوڑ گئی
اور کبھی تفضیل کیواسطے جیسے کہا جاتا ہے کہ زید روپئے سے پیسے سے کہانے سے کپڑی سے کسی چیز کا
محتاج نہین ہے اور کبھی ذریعہ کے معنی مین مستعمل ہے جیسا کہتے ہین قلم سے لکھا اور تلوار سے مارا اور
کبھی سبب کے واسطے جیسے افلاس سے تنگ آگیا اور کبھی بعض کے معنی اوس سے مقصود ہوتے ہین مثلاً زید
ہنود سے ہے یعنے ایک شخص ہے منجملہ ہنود کے لیکن غالب ہے کہ یہہ محاورہ بغیر لفظ مین کے فصیح نہو یعنی
ہنود مین سے ہے اور کبھی زاید بھی ہوتا ہے مثلاً کہا جائے کہ مین اوسکی گھر آپ سے چلا گیا یعنی آپ
چلا گیا اور تک اور تلک دونو درست ہین لی یہہ حرف استیعاب کے واسطے ہے لیکن استعمال اسکا بدون
شمول سے اور تک اور تلک کے نہین ہوتا جیسے زمین سے لی اسمان تک اور سر سے لی پاؤن تلک اور
کبھی لفظ کر کا بھی بعد اسکے بڑہا دیا جاتا ہے جیسے کوٹھری سے لیکر دالان تک مین یہہ حرف علامت ظرف
کی ہے جیسے گھر مین اور سینہ مین اور دل مین اور بعضے مقام مین اسکا دور کرنا بھی درست ہے جیسے
ہمارے گھر آوگی یعنی گھر مین آوگے اور چوک گیا تہا اور بازار جاتا ہون یعنے چوک مین گیا اور بازار مین
جاتا ہون بیچ یہہ بھی علامت ظرف کی ہے جبکہ معنے کے وسط اوس سے مراد نہون جیسے گھر کے بیچ
یا بیچ صحن کے اور دل کے بیچ اور سینہ کے بیچ اور استعمال اسکا اگرچہ بدون لفظ کے کے فصیح نہین ہے
بلکہ ہمارے زمانہ کے فصحا بدون لفظ کے کے بولتی ہی نہین لیکن اگلی شاعرون نے ضرورت شعر کی واسطے
حذف کرنا کی کا جایز رکہا ہے جیسے اس شعر مین شعر تجہہ سوا خانۂ دل بیچ گذر کسکا ہے + اسمین
تو ہی نہ رہیگا تو یہہ گھر کسکا ہے + اور جب وسط کے معنی مین مستعمل ہو تو وہ حرف نہین بلکہ اسم ہے
اور کبھی اسکے بعد مین بھی بڑہا دیتے ہین جیسے مین کشتی کے بیچ مین یا سب کے بیچمین بیٹھا تہا یعنی درمیان
مین بیٹھا تہا پر اور اوپر یہہ بھی علامت ظرف کی ہے باختلاف محل استعمال کے فرق دونو مین اسقدر
ہے کہ پر بدون کاف اور یے کے مستعمل ہوتا ہے جیسے کوٹھی پر چڑہا اور زینہ پر گیا اور اوپر کا
استعمال کاف اور یے کے ساتھہ ہوتا ہے جیسے کوٹھی کے اوپر اور چھت کے اوپر اور کبھی کسی کے ساتھہ

استعمال کرتے ہین جیسے کوٹھی پر سے آیا اور گھوڑی پر سے گرا اور اسمان کے اوپر سے اوترا اور پر کا
استعمال کبھی غیر حقیقی بھی ہوتا ہے اور اس مقام پر ظرف مجازی اعتبار کرتے ہین جیسے بولتی ہین
کہ سو روپئے ہم پر قرض ہین اور یہہ بات تم پر فرض ہے اور یہہ بات اوسکی مونہہ پر کہہ دونگا اور
سوا علامت ظرف کے کبھی استثنا کے معنی مین آتا ہے لیکن اور مگر کے جگہہ جیسے یون کہا جاے کہ باغ سے
سب آئی پر زید یعنی سب آئی لیکن زید نہین آیا ای اور اؤ پکارنے کے حرف ہین اور فرق دونو
مین یہہ کہ پہلا حرف خاص و عام سب بولتی ہین اور سبکے نسبت جسکو پکارتے ہین چاہے وہ عالی رتبہ
ہو یا کم رتبہ ہو یا کم رتبہ جیسے ای صاحب خیر مانگو ای قبلہ آپ کیا فرماتے ہین ای میان جانے بھی دو ای
زید ادہر آو اور دوسرا حرف اپنی سے بڑی اور عالی رتبہ کی نسبت نہین بولتی اور مساوی اور کم رتبہ کے نسبت
اوسوقت بولتی ہین جب اوسکا کوئی وصف کہکر پکارین جیسے او بیوفا او بیمروت او ظالم او بے رحم اور مثل
اسکی اور ای کو کبھی کلام سے دور بھی کر دیتے ہین جیسے صاحب تمتو سمجھتے نہین ہو اور قبلہ آپ کو خبر ہے
اور حضرت آپ کہان تشریف لیگئے تھے اور جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین بخلاف دوسرے حرف کی
کہ وہ اپنے محل سے دور نہین کیا جاتا ارسے یہہ حرف شاہجہان آباد کے استعمال مین ہے کبھی تو
شخص حقیر اور کم رتبہ کو کہتے ہین اری بیوقوف تو نہین مانتا اور کبھی یار دوستین اختلاطاً بولتی ہین
اری میان ارسے بھئی ارسے یار کچھ نہ پوچھ کہ کیا حال تھا ہوت یہہ حرف ندا کا ہے خواص کے
استعمال مین نہین عوام البتہ بولیتے ہین اور جسکو پکارتے ہین اوسکا نام ہمیشہ اس پر مقدم ہوتا ہے
جیسے زید ہوت میان مداری ہوت بھائی سلارو ہوت ابے یہہ بھی حرف ندا ہے اور اسی خاص
بھی بولتے ہین مگر شخص حقیر اور کم رتبہ کو جیسے ابے کیا کرتا ہے ابے احمق سنتا نہین ابے پاجی اوٹھتا
نہین اجی یہہ بھی حرف ندا ہے اس حرف سے بڑی مرتبہ والے کو پکارتے ہین جیسے اجی حضرت
ادہر تشریف لائی یا یہہ حرف اگر کسی عربی اور فارسی کے لفظ کے ساتھہ بہت مستعمل ہو گیا ہے تو
اردو مین ہو اوس لفظ کے البتہ کہین استعمال کرتے ہین نہین تو نہین جیسے کوئی بات سنکر
بول اوٹھتی ہین یا کریم یا الہی یہہ کیا ہوا اور یا قسمت یا نصیب یا مولا یا علی یا حسین اور مثل
اسکی جیسا اور ایسا اور ویسا اور سا حروف تشبیہہ کے ہین مثلاً کہا جائے کہ جیسا زید ہے
ویسا بکر اور جیسا سنا تھا ویسا دیکھا اور تم سا آدمی دنیا مین نہین اور کبھی حرف سا کی الف کو ی

کے ساتھہ بدل بھی دیتے ہین جیسے تم تو گدھے سے ہو یا ہمتو کچھہ الّو سے معلوم ہوتے ہو مگر
فرق یہہ ہے کہ ضمیر غایب یا خطاب کے مشبہ کے ساتھہ اگر جمع ہے تو دونو حرف تشبیہ یعنے سا
اور سے آئیگا اور اگر واحد ہے تو وہان حرف تشبیہ فقط سا آویگا سے نہ بولینگے تو الّو سے
ہی اور احمق سے نہ کہین گے اور حرف عطف کا ہے کہ اسکی ذریعہ سے ایک کام مین دوسریکو
شریک کر دیتے ہین جیسے زید آئیگا اور خالد بھی یہہ حرف شرکت فعل کیواسطے ہے اور استعمال اسکا
اکثر حرف عطف کے ساتھہ ہوتا ہے مثلاً زید کل آئیگا اور عمر بھی آئیگا یا حرف تردید کا ہے یعنے دو باتون
مین سے ایک بات کے اختیار کرنے یا پوچھنے کے مقام مین اس حرف کا استعمال ہوتا ہے جیسے
آج آوگے یا کل اور خواہ اور چاہو کا لفظ بھی قایم مقام اس حرف کا استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ
برا مانو خواہ بھلا مین تو جاونگا بیٹھو چاہو جاو اور چاہو اور خواہ مکرر بھی آتا ہے جیسے خواہ آو
خواہ نہ آو چاہو رہو چاہو جاو اور بعضی شخص تو کو بھی ان حروف مین شمار کرتے ہین لیکن اگر
غور کیجیے تو یہہ نہین تو کسی طرح تردید نہین ہو سکتا لیکن کبھی تو یہہ شرط اور جزا کے طور پر آتا ہے جیسے
کہا جاتا ہے کہ تم جلد آو نہین تو مین چلا یعنی اگر تم جلد آئی تو بہتر نہین تو یعنے اگر جلد نہ آئی تو مین تمام ہوا اور
کبھی انکار کے معنی مین جیسے ایک شخص پوچھے کسی سے کہ تم بازار گئے تھے اور وہ جواب مین کہی نہین
تو یعنی نہین گیا تھا جو یہہ حرف تعمیم اور شرط دونو معنی مین آتا ہے فرق یہہ ہے کہ حرف سو کے
ساتھہ جب کہین گے تو فایدہ تعمیم کا دیگا جیسے جو کہاو سو پکاون جو منگاو سو لاون جو جانے
سو مانے اور حرف تو کے ساتھہ جب بولینگے تو شرط کے معنے مین ہوگا جیسے جو تم بلاو تو مین آون
جو وہ پوچھے تو کہیو ہے واسطے حصر اور تخصیص کے ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ کیا زید ہے عالم ہے
یعنے کیا زید کے سوا دوسرا کوئی نہین ہے اور ہان اور ہون اور ہہون اور ہین کو بھی
حرف جانتے ہین لیکن قاعدہ دانون سے مخفی نہین ہے کہ ہان اور ہون جب فایدہ ایجاب اور قبول
کا دیتے ہین مثلاً کسی نے پوچھا کہ وہان جاوگے اور اوسکے جواب مین ہان یا ہون کہا جائے اور علی ہذا القیاس
ہنون جو ہمزہ کے ساتھہ چشم نمائی اور منع کرنیکی محل مین بولتی ہین کہ ہنون یعنی یہہ کیا حرکت ہے اور کیا
کرتا ہے یا مثلاً کسی نے کوئی بات ایسی کہی کہ سننے والا تعجب کر کے بول اوٹھا ہین یہہ کیا کہتے ہو تو یہہ
سب الفاظ ایک خاص معنی کیواسطے ٹھہرائی گئی ہین اور جس بات کے لیے ٹھہرائی گئی ہین وہ مطلب اونہین الفاظ

سے سمجھا جاتا ہے تو اونکو اسم کہا چاہیئے نہ حرف اور ہین کا حرف سوائے معنی استعجاب کے جیسا اوپر بیان
کیا گیا اور بھی دو معنی مین آتا ہے ایک تو جب سوال کے آخر مین ہو تو فایدہ استفسار کا دیتا ہے جیسے
مولویصاحب گھر مین ہین یا شیخصاحب آئے ہین دوسرا اثبات کے معنی مین جب جواب کے آخر مین آوے
جیسے انہین سوالون کے جوابمین کہا جائے کہ ہین یا آئے ہین کا اور کی یا یے مجہول کے ساتھ اضافت کی علامت
ہے اگر مضاف مذکر ہو اور جو مؤنث ہو تو کی یا یے معروف کے ساتھ اور اضافت کے علامت ہمیشہ
مضاف کے بعد ہی آتی ہے چاہیئے مضاف مضاف الیہ پر مقدم ہو یا موخر جیسے زید کا گھوڑا
اور گھوڑا زید کا اور تاخیر مضاف الیہ کے بے وجہ خاص کے فصیح نہین ہے مگر بعضے حالات مین لہجہ
کی بعضی خصوصیت سے تاخیر سے فصیح ہے مثلاً گاڑی تو زید کی اچھی ہے پر گھوڑی عمر کے اچھی ہین
اور کا اور کے کے استعمال مین فرق یہہ ہے کہ جس حال مین مضاف اسم مذکر واحد ہو تو کا اضافت کی علامت
مستعمل ہوگی جیسے زید کا باپ اور عمر کا بیٹا اور خالد کا بہائی اور مثل اسکی اور کی کا استعمال کئی مقام
مین ہے اوّل یہہ کہ مضاف جمع ہو یا واحد کا صیغہ تعظیم کے محل مین واقع ہو جیسے زید کے بہائی گئی جاتے ہے
کہ کئی بہائی ہون خواہ ایک ہی کو تعظیماً کہا ہو اور زید کے باپ آئیے اور زید کے ہاتہہ باندہی اور مثل
اسکے دوسرے ظرف زمان یا ظرف مکان ترکیب مین واقع ہو جیسے زید کے گھر یا صبح کیوقت یا جمعہ کے
دن یا دو پہر کے بعد یا شام کے قبل گیا تہا اور یہی حال ہے اندر اور باہر اور اوپر اور نیچے اور آگے
اور پیچھے اور داہنی اور بائین اور سمت اور طرف اور جانب اور ساتھہ اور پاس کا کہ یہہ سب الفاظ
ظرف مکانی اور سال اور مہینا اور وقت اور قبل اور بعد ظرف زمانے ہین اور اگر ترکیب مین ظرف
واقع نہ ہوئی ہون تو وہان کی اضافت کی علامت نہوگی بلکہ کا مستعمل ہوگا مثلاً صبح کا وقت اچھا ہے
اور شام کا آنا غضب ہے اور رمضان کا مہینا آیا اور یہہ سال کا آخر ہوا تیسرے یہہ کہ مضاف الیہ مشبہ واقع
ہو جیسے زید شیر کی مثل یا مست ہاتہی کے مانند آیا چوتھی جب مضاف سے ایک وصف غیر طبعی اور
غیر ارادی مقصود ہو اور اوس سے فاعلی اور مفعولی کے صفت ملحوظ نہ ہو جیسے زید مدح کے قابل یا
لایق اور عمر کا قول زید کے قول کے مطابق یا مخالف ہے اور اگر وصف طبعی اور ارادی مقصود ہو
اور فاعلی اور مفعولی کی صفت کا لحاظ ہو تو اضافت کی علامت وہان کا ہوگی جیسے زید سزا کا مستوجب
یا جرم سزا کا مستلزم ہے یہان سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لایق اور قابل اور مستوجب اور مستلزم کے الفاظ ایکسا ہے

محل مین مستعمل ہین لیکن اردو کے محاورے مین لایق اور قابل کے لفظ سے فاعلی اور مفعولی کی صفت مقصود نہین ہوتی اسواسطے استعمال اوسکا ہر مقام مین کی ہی کے ساتھہ ہوتا ہے گو علامت مفعول کی ہے اور یہہ حرف ہمیشہ بعد مفعول کے آتا ہے جیسے مارا زید نے عمر کو اور بکر کو خالد نے بلایا استعمال اسکا دو صورت پر ہے اگر مفعول مظہر ہے تو کچھہ تغیر اور تبدیل کی حاجت نہوگی مثال اوسکی وہی ہے جو اوپر لکھی گئی اور اگر مضمر ہے یعنے ضمیر غایب اور حاضر اور متکلم کے ہے تو غایب کے واسطے ضمیر واحد مین وہ کے جگہہ اوس اور جمع مین وہ کی جگہہ اون کے ساتھہ استعمال کرتے ہین جیسے اوسکو اور اونکو اور حاضر کیواسطے ضمیر واحد مین تو کے جگہہ تجھہ اور جمع اوسیطرح مسلم لاتے ہین جیسے تجھکو اور تمکو اور متکلم کے واسطے واحد مین مے کے جگہہ مجھہ اور جمع اوسیطرح مسلم رہتے ہے جیسے مجھکو اور ہمکو اور اکثر ان لفظون سے گو علامت مفعول دور کرکے واحد کوی اور جمع کوی اور نون کے ساتھہ استعمال کرتے ہین جیسے وسی اور اونہین دیکھا تہا اور تجھے اور تمہین دیا ہون اور مجھے اور ہمین و و واضح ہو کہ مثال کے واسطے یہہ چند حرف اور ہر حرف کے چند معنی لکھدیے گئے کچھہ اس سے حصر مراد نہین ہے **فاعدہ** اسم کہ تعریف اوسکی اوپر بیان ہوچکی دو قسم پر ہے ایک جامد کہ نہ وہ کسی لفظ سے بنایا گیا نہ اوس سے کوئی لفظ بنا جیسے میان اور بی بی اور جورو اور ما اور باپ اور بیٹا اور بیٹی اور بہائی اور گہوڑا اور ہاتہی اور گای اور بیل اور اونٹ اور گہی اور تیل اور دہی اور مثل اسکی دوسرے یہہ کہ اوس سے کوئی اور لفظ بہی بن سکے اوسکو مصدر کہتے ہین اردو مین مصدر کے پہچان یہہ ہے کہ لفظ کے آخر مین نون اور الف ہو لیکن یہہ نون اور الف ایسا ہو کہ اگر اوسکو دور کر ڈالین تو باقی حرف جو رہ جائین وہ بےمعنی نہون بلکہ وہ امر بن جاے جو اوس مصدر سے نکلتا ہے جیسے کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا چلنا پہرنا رونا رولانا دینا دلانا اور مثل اسکی اگر ان سب سے نون اور الف دور کردیا جاے تو باقی جو رہتا ہے وہ بےمعنی نہین ہے بلکہ اوسے مصدر کا امر ہے جیسے کہا اور پی اوٹہہ بیٹہہ اور مثل اسکے یہان سے معلوم ہوا کہ اگر اور کسی لفظ مین ایسا نون اور الف جسکے دور کردینے سے باقی لفظ بےمعنی رہ جاے تو اوسکو مصدر نہ کہین گے جیسے نانا اور گننا اور املی کا پتا اور سرہانا اور چونا اور پرانا اور سمدہیانا اور ملکہانا اور تانا اور بانا کہ اسکے نون اور الف دور کرنے سے نا اور کن اور پن اور سرہا وغیرہ رہ جاتا ہے جسکے کچھہ معنی نہین ہین **سوال** بگڑنیکا بتانا باوجودیکہ مصدر نہین ہے لیکن اوسکے نون اور الف کہ اگر دور کرڈالین تو باقی حروف بامعنی رہ جاتے ہین اور امر بن جاتا ہے تو چاہیے کہ اوسی ہی مصدر کہین **جواب** اوّل تو دوسری تعریف مصدر کیے

جو کے گئی کہ اوس سے اور الفاظ اور کلمات بہی بنائی جائین وہ تعریف یہان نہین پائی جاتی دوسرے امر جو بنایا
جاتا ہے تو اوسکو شرط یہہ ہے کہ اوسی مصدر سے بنایا جاے سو وہ بتانا جسکو بتلانا بہی کہتے ہین اور اوسکا
امر بتا او بتلا ہی لفظ ہے دوسرا سے اور یہہ بتانا اور ہی لفظ ہے **سوال** ہم بعضے مصدر ایسی دیکہتے ہین
جسکے آخر مین نون اور الف ہے مگر اوس نون اور الف کے دور کرنے سے صیغہ امر کا باقی نہین رہتا تو چاہئیے
کہ اونہین مصدر نہ کہین جیسے گرمانا اور خریدنا **جواب** ہمنے یہہ تعریف ہندی کے مصدروں کی بیان کی
ہے اور یہہ گرمانا اور خریدنا اگرچہ مصدر تو ہین لیکن اصلی نہین ہین بلکہ ہندیون نے فارسی لفظ کو
ملاکر مصدر بنا لیا ہے اور اسیطرح اکثر عربی خواہ فارسی لفظ کے آخر مین نون اور الف بڑہاکر مصدر
بنا لیتی ہین جیسے بدل سے بدلنا اور بدلوانا اور مثل اسکے جیسے فرمانا اور شرمانا اور بخشنا اور بخشوانا
لیکن اس ترکیب مین قیاس کو کچہہ دخل نہین ہے چاہئیے کہ جو لفظ اردو کی محاورہ مین زبان والون
سے سنی اوسیطرح بولے یہہ نہین ہوسکتا کہ جسطرح فرمانا اور شرمانا جایز سمجہا گیا اوسیطرح
اپنے قیاس سے حلم اور فہم کے آخر مین نون اور الف بڑہاکر حلمانا اور فہمانا بہی بولنے لگے **سوال**
مصدر کے تعریف جو بیان کی گئی کہ اوسکے اخر مین نون اور الف ہوتا ہے اور اوس نون اور
الف کے دور کر دینے سے صیغہ امر کا باقی رہجاتا ہے سو اوسمین ایک بڑی قباحت لازم آتی
ہے کہ بعضے الفاظ ایسے ہین جسکے آخر مین نون اور الف بہی نہین ہے اور معنی مصدر کے رکہتے
ہین کہ وہ الفاظ سب حقیقت مین مصدر ہین نون اور الف اون سے گرا دیا گیا تو چاہئیے کہ معنی امر کے
پیدا کرین اور جب یہہ نہین ہے تو اونکو مصدر کہینگے یا امر جیسے مار اور پیٹ اور
لوٹ اور کاٹ اور اوتار اور پکار اور بگار اور دوڑ اور کہیل اور کود اور چاٹ اور ہار اور جیت
اور سمیٹ اور لپیٹ اور مثل اسکے **جواب** اصل مین یہہ سب مصدر ہین بعد گرانے نون
اور الف کے کبہی تو مصدر کے حاصل معنی کیواسطے استعمال کرتے ہین کہ اوسکو حاصل
بالمصدر کہتے ہین اور کبہی امر کے معنی لئی جاتے ہین لیکن واضح ہو کہ یہہ قرینہ اوسکے پہچاننے کا اسطرح
کہ کس علامت سے اوسکو امر اور کس علامت سے حاصل بالمصدر کہنا چاہئیے سو موقع اور مقام کے
اور کچہہ نہین ہے یعنے اگر مقام مصدر کا ہے تو مصدر کے معنی لئی جائینگی جیسے بازار مین مار پیٹ ہوگئی
اور خوب روپئے کے لوٹ ہوتی اور یہہ تلوار بہت کاٹ کرتی ہے اور زینہ کا اوتار کم ہے اور مجلس مین

پالنے کی پکار ہے اور زید سے بگاڑ ہو گیا اور گانو میں دوڑ گئی ہے اور لڑکو کی طرح کھیل کود میں مصروف رہتا ہے اور جات پر لگایا اور چوسر کے ہار جیت سے جی لگتا ہے اور کاغذ کی لپیٹ میں رکھا اور دامن کے سمیٹ کیا پہلی معلوم ہوئی اور اگر امر کا مقام ہے تو امر کے معنیوں میں مستعمل ہونگے جیسے اسکو مار اور اپنا سر پیٹ اور روپئے تو بھی لوٹ اور سر کاٹ لے اور گلاس طاق پر سے اوتار لا اور زید کو پکار لے اور حرف بگاڑ دی اور جلدی دوڑ اور شطرنج کھیل اور کوٹھی پر سے کود پڑ اور شہد چاٹ جا اور کوئی بازی تو ہار اور پھر بازی جیت لے اور کاغذ لپیٹ اور اپنا دامن سمیٹ لے **فایدہ** بعضی مصدر جنمیں نون اور الف مصدر کی قبل ایک الف اور بھی ہے اوس سے کبھی نون اور الف مصدر کے کو دور کر کے ایک واو بڑھا کے حاصل بالمصدر کر لیتے ہیں جیسے لگانا اور لگاؤ اور چڑہانا اور چھپانا اور چھپاؤ اور دبانا اور دباؤ اور جنمیں اوس نون اور الف مصدر کے سوا اور کوئی الف نہیں ہوتا اوس سے صرف نون گرا کر واو بڑھاتے ہیں جیسے پہیلنا اور پہیلاؤ بہنا اور بہاؤ ڈوبنا اور ڈوبا اور کبھی صرف نون دور کر کے الف کے بعد وٹ اور ہٹ بڑھا دیتے ہیں جیسے سجنا اور سجاوٹ اور رکنا اور رکاوٹ اور چمکنا اور چمکاہٹ اور کبھی صرف الف دور کر کے نون کو ساکن اور اوسکی پہلی جو حرف ہوتا ہے اوسکو زبر دیدیتی ہیں جیسے پہنا اور پہن اور چلنا اور چلن اور جلنا اور جلن اور کبھی اسم جامد کے اخر میں تے بڑھا کر حاصل بالمصدر کر ڈالتی ہیں جیسے رنگ اور رنگت اور سنگ سنگت اور الف اور یے اور تے بھی بچپایت اور بہتایت میں اسیطرح کی معلوم ہوتی ہی شاید ایسا بہت ہی اسیطرح ہوا اور کبھی اسم جامد کو بعد تغیر اور تبدیل بعضی حروف یا حرکات اور سکنات کے الف اور سین سے حاصل بالمصدر کر ڈالتے ہیں جیسے میٹھا اور مٹھاس اور کھٹا اور کھٹاس اور کبھی ہمزہ اور یے سے جیسے بھلا اور بھلائی اور برا اور برائی اور بڑا اور بڑائی اور میٹھا اور مٹھائی اور کھٹا اور کھٹائی لیکن یہہ ہمزہ اور یے اوس لفظ میں بڑہائے جاتی ہے جسکی آخر میں الف بھی ہو اسصورتمیں ترشائی جو بعضی عوام بولتے ہیں محض غلط ہے کسواسطے کہ ترشا کوئی لفظ نہیں ہے جسکے بعد ہمزہ اور یے بڑہا کر ترشائی بنالیں بلکہ لفظ ترش ہے اوسکے آخر میں یائے مصدری بڑہا کر ترشی البتہ بولتے ہیں اور بعضے بعضے خاص مصدر ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ اونمیں بھی بعد دور کرنے نون اور الف مصدری کے اسیطرح ہمزہ اور یے بڑہا دینے سے حاصل بالمصدر بنتا ہے جیسے کمانا اور کمائی اور دہولانا اور دہولائی کہلانا اور سلائی رنگانا اور رنگائی منہہ دکہائی بہی اسی قیاس پر ہے لیکن

بارعی یب ح بلنا یعنے سکھانا اور سکھانے اور بتانا اور بتا۔ پاتا
اور تر ۔ باپ عدہ کی قیاس پر نہین بول سکتی ہین اور اور کبھی امر کے دو صیغہ مختلف کو یکجا
ترجمہ حاصل بالمصدر بنا لیتے ہین جیسے گپ شپ مار پیٹ جان بوجھ سمجھ بوجھ اور کبھی ایک ہی صیغہ کی تکرار
سے جیسے رو رو کر جان دیتا ہے اور دوڑ دوڑ کی آتا ہے اور ہنس ہنس کے لوٹا جاتا ہے یک یک کی دماغ خالی کرتا ہے
روٹھ روٹھ بیٹھتا ہے **قاعدہ فعل اور اوسکی متعلقات کے بیان مین** فعل مقابل
قول کے ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ تمہارے قول اور فعل کا کیا اعتبار ہے پس جسطرح قول زبان سے متعلق ہے
اوسیطرح فعل اور اعضا کے کاموں مین ایک کام ہے اسصورت مین قول بھی فعل ہے مین داخل ہے پس قول خاص
ہوا اور فعل عام مگر یہان فعل مراد اوس کلمہ سے ہے کہ معنی اوسکے بدون ملانے دوسرے لفظ کے اوس سے سمجھے جائین
اور اوسمین ایک زمانہ بھی پایا جائے اور زمانہ کی تین صورتین ہین یا گذرا ہوا ہو کہ اوسکو ماضی کہتے ہین یا
آیندہ جسکو استقبال کہتے ہین یا اب بھی وقت کہ حال ہے پھر اوس فعل کا کرنے والا مرد ہے یا عورت اور وہ
غایب ہے یا حاضر اور ایک [illegible] یا ایک سے زیادہ پس اگر ایک مرد غایب سے واقع ہوا اوس فعل کا بیان کیا گیا ہے
تو اوسکو صیغہ واحد مذکر غایب اور جو ایک سے زیادہ ہے تو اوسکو صیغہ جمع مذکر غایب اور اگر ایک عورت غایب ہے
تو اوسکو صیغہ واحد مونث غایب اور اگر ایک سے زیادہ ہے تو صیغہ جمع مونث غایب اور اسیطرح اگر
حاضر ہے تو صیغہ واحد یا جمع مذکر حاضر اور واحد یا جمع مونث حاضر کہتے ہین اور اگر وہ فعل خود اپنی ذات
اکیلی سے واقع ہوا اور اوسمین کوئی دوسرا شریک نہین ہے تو اوسکو واحد متکلم اور دوسرا شریک ہی تو متکلم
غیر کہتے ہین پھر اگر ایک وہ فعل ایسا ہے کہ کرنے والا اوس فعل کا کلام مین معلوم ہی تو اوسکو فعل معروف
ہین اور جو معلوم نہین ہے تو مجہول کہتے ہین اور اگر اوس لفظ سے ثبوت اوس فعل کا پایا جائے تو اوسکو
کہتے ہین +